اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ﴿قرآن﴾

اپنے رب کے راستے کی طرف بلایئے حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ

صدائے عبداللہ

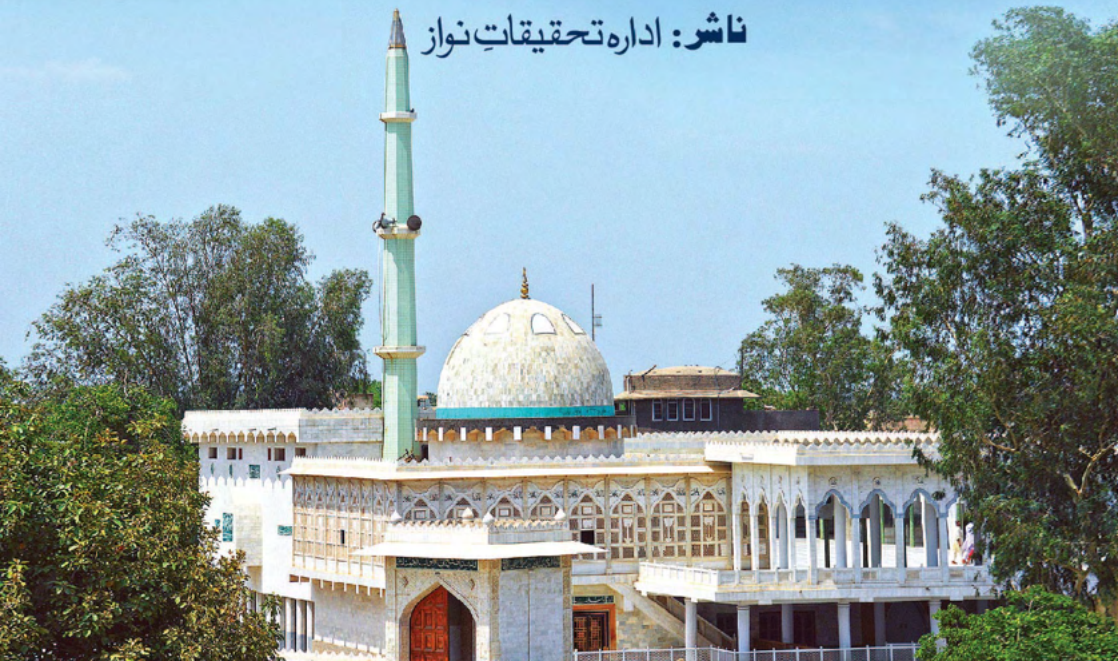
(جلد دوم)

مواعظِ حسنہ

مبلغِ اسلام حضرت پیر سیّد محمد فراز شاہ مشہدی قادری زید مجدہ

ڈائریکٹر جنرل: حزب الرحمٰن اسلامک یونیورسٹی

ناشر: ادارہ تحقیقاتِ نواز



اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ (القران)

اپنے رب کے راستے کی طرف بلایئے حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ

صدائے عبداللہ

جلد دوم

مواعظِ حسنہ

مبلّغِ اسلام حضرت پیر سیّد محمد فراز شاہ مشہدی قادری زید مجدہ

ڈائریکٹر جنرل

حزب الرحمٰن اسلامک یونیورسٹی

موضع قادر بخش شریف، کمالیہ

ناشر: ادارہ تحقیقاتِ نواز

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب :صدائے عبداللہ (جلد دوم)
مواعظِ حسنہ :سید محمد فراز شاہ مشہدی قادری زید مجدہ
تحقیق وتدوین :ادارہ تحقیقاتِ نواز
تعداد باراول :1100
سن اشاعت :اکتوبر 2023ء بمطابق ربیع الاول ۱۴۴۵ھ
تعداد صفحات :224
مطبع :ایشین آرٹ پریس، C-55 مزنگ روڈ، لاہور
ہدیہ :1200
ناشر :ادارہ تحقیقاتِ نواز

ملنے کا پتہ : مکتبہ حزبُ الرحمٰن، آستانہ عالیہ قادریہ،
حضرت پیر سید محمد عبداللہ شاہ مشہدی قادری قدس سرہ العزیز
موضع قادر بخش شریف، تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
موبائل نمبرز
0300-4686561 / 0302-4471237
0300-6512697 / 0344-4525527



زیرِ سرپرستی

زبدۃ الاصفیاء ثانیِ عبداللہ حضرت پیر سید محمد شیراز شاہ مشہدی قادری مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ

حضرت پیر سید محمد عبداللہ شاہ مشہدی قادری رحمۃ اللہ علیہ

موضع قادر بخش شریف، کمالیہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

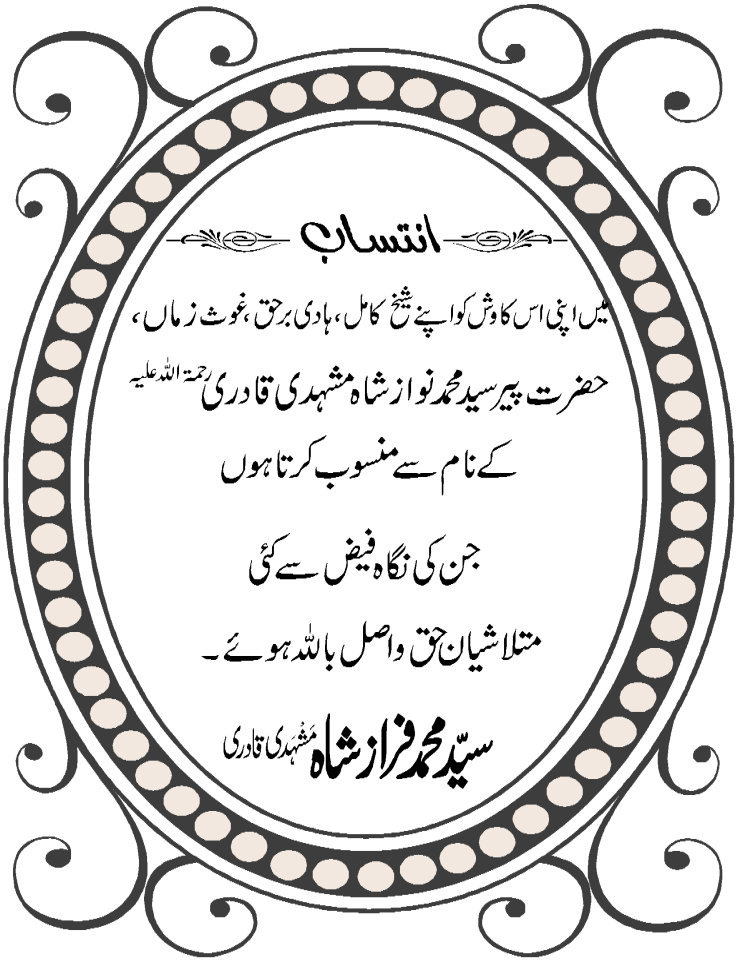
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

بفیضانِ کرم

امام الاولیاء زبدۃ الاصفیاء

حضرت پیر سید **محمد عبداللہ شاہ** مشہدی قادری

قدّس سرّہ العزیز



انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اپنے شیخ کامل، ہادی برحق، غوث زماں،

حضرت پیر سید محمد نواز شاہ مشہدی قادری رحمۃ اللہ علیہ

کے نام سے منسوب کرتا ہوں

جن کی نگاہ فیض سے کئی

متلاشیان حق واصل باللہ ہوئے۔

سیّد محمد فراز شاہ مشہدی قادری

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	7
۲	اظہار تشکّر	10
۳	اعتذار	12
۴	منصب رسالت	13
۵	رحمۃ للعالمین	35
۶	نبی ہمارے حاضر و ناظر	47
۷	کامیابی کے اصول سورۃ العصر کی روشنی میں	59
۸	تعلیمات نبوی اور ہمارا معاشرہ	85
۹	اسلام کی تعلیمات	110
۱۰	اُمت محمدیہ کے اوصاف	129
۱۱	مؤمن کے اوصاف	148
۱۲	تکمیل دین	172
۱۳	صبر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ	188
۱۴	فلسفہ کربلا	201

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم اور اس کے محبوب عظیم، احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دین وایمان کی بنیاد ہے۔

اسلام کی صحیح تعلیمات، اللہ تعالیٰ کے بارے صحیح عقیدہ اور قرآن مجید کی درست انداز میں دعوت، رسالت مآب ﷺ کی وساطت ہی سے ہم تک پہنچی ہے۔ ربِّ مصطفی ﷺ پر ایمان لانے والے رہتی دنیا تک اپنے آقا ومولیٰ ﷺ کے اس احسان عظیم سے سبکدوش نہیں ہو سکتے کہ آپ نے انہیں خالق ومالک سے روشناس کرایا۔

اعمال کے مقابلے میں عقائد کی اہمیت زیادہ ہے کیونکہ وہ بنیاد اور جڑ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ظاہر ہے بنیاد کے بغیر عمارت کا تصور اور جڑ کے بغیر درخت کی زندگی ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فقہِ اسلامی کی تدوین سے قبل اصول دین اور ایمانیات پر گراں قدر رسائل مرتّب فرمائے۔ جن میں سے اہم ترین رسالے کا عنوان ''الفقہ الاکبر'' رکھا۔ بعد میں جو عقائد و ایمانیات پر مبنی کتب لکھی جاتی رہیں ان میں

بنیادی اصول وضوابط امام صاحب ہی کے تھے۔

چنانچہ اس کی وضاحت میں آپ نے فرمایا: ''الفقه فی اصول الدین افضل من الفقه فی فروع الاحکام''

عقائد کو سمجھنا فروعی احکام کے جاننے سے افضل ہے۔ ہر دور کے تقاضوں کے مطابق علماء کرام اور مشائخ عظام نے تبلیغِ دین متین کا فریضہ سرانجام دیا۔ اِسی سلسلے میں امام الاولیاء، زبدۃ الاصفیاء حضرت پیر سید **محمد عبد اللہ شاہ** مشہدی قادری رحمۃ اللہ علیہ 1928ء سے لے کر 1961ء تک شب وروز دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مشغول رہے۔ ہزاروں گمگشتگانِ راہِ حق نے آپ کے دست مبارک پر توبہ کی اور آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے۔ اُس دور کے وسائل اور تقاضوں کے مطابق آپ کی مجالس اور آپ کے مواعظ حسنہ سے لوگ مستفید ہوتے رہے۔

زیرِ نظر کتاب ''**صدائے عبداللہ** (جلد دوم)'' دراصل مختلف مواقع پر کیے جانے والے میرے خطابات کا مجموعہ ہے۔ عہد حاضر کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایک تحریری کاوش کی ہے۔ قارئین بخوبی جانتے ہیں کہ خطاب کی بجائے کتاب سے استفادہ زیادہ ہوتا ہے۔ لوگ تقریر بھول جاتے ہیں جب کہ تحریر باقی رہتی ہے۔ نفرتوں کو مٹانا، محبتوں کو عام کرنا اور مخلوق کا خالق سے رشتہ استوار کرنا صوفیہ کا مشن رہا ہے جسے تحریری انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ کے

پیش نظر تنقید کی بجائے اصلاحی انداز اختیار کیا گیا ہے۔

کتاب ھذا ''حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ'' کے گیارہ حروف اور آپ کی گیارہویں شریف کی نسبت سے گیارہ خطبات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو حوالہ جات کا اِہتمام کر کے معیاری اور تحقیقی بنانے کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے۔ آئندہ ایڈیشن میں انشاء اللہ مزید بہتری آئے گی۔ سادہ اور عام فہم انداز میں دین کا پیغام پہنچانے کی ادنیٰ سی کاوش کی ہے۔ خالق لم یزل قبول فرمائے اور اِسے قبولیت عامہ عطا فرما کر قارئین کے لیے نافع بنائے۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سیّد محمد فراز شاہ مشہدی قادری عفی عنہ

اظہارِ تشکّر

کتاب ہذا ''صدائے عبداللہ (جلد دوم)'' مختلف مقامات کے کئی موضوعات پر مشتمل میرے خطبات کا مجموعہ ہے۔ آڈیو، ویڈیو تقاریر کو ریکارڈنگ سے پرنٹنگ تک لانے میں کئی دشوار گزار مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ میرے خطبات کو کتابی صورت میں مرتب کرنے کے لیے ''ادارہ تحقیقاتِ نواز'' کے تحت لاہور سے ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب اور حزب الرحمن اسلامک اکیڈمی سے شیخ الحدیث والتفسیر مفتی غلام محمد سعیدی صاحب، مفتی محمد اعظم اکبری صاحب اور مفتی محمد فیضان قادری صاحب سے میری نشست ہوئی تو میں نے انہیں مناسب ترمیم واضافہ کی اجازت دی۔

مختلف اُمور میں جن حضرات نے معاونت کی ان میں مولانا حاجی فضل کریم چشتی صاحب، مفتی محمد شاکر قادری صاحب، محمد رمضان قادری صاحب، مولانا نیّر عباس قادری صاحب، مولانا شوکت بشیر قادری صاحب، مولانا محمد آصف قادری صاحب، مولانا مرید احمد سعیدی صاحب، مولانا شانِ اسلام قادری صاحب اور مولانا صدام حسین قادری صاحب جبکہ **فارغ التحصیل اسکالرز حضرات** میں سید وسیم احمد شاہ صاحب، مفتی ذوالقرنین قادری صاحب، مفتی حافظ سلیم ممتاز قادری صاحب، مفتی محمد اختر

قادری صاحب، مولانا حافظ محمد ندیم قادری صاحب، مولانا غلام شبیر قادری صاحب کے نام شامل ہیں جنہوں نے حسب استعداد اپنی خدمات سرانجام دیں۔

سرورق کی تزئین میں محترم عرفان اکبر قادری صاحب، کمپوزنگ میں **الطاف حسین قادری صاحب** اور محمد عاصم صاحب نے اپنی خدمات پیش کیں۔ طباعت کے جملہ اُمور میاں غلام محمد سرگانہ صاحب اور نجم الثاقب قریشی صاحب ایشین آرٹ پریس لاہور نے انتہائی محبت کے ساتھ بخوبی سرانجام دیے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ رحمت سے اِن مواعظ حسنہ کی جلد دوم قارئین کرام کے ہاتھ میں ہے۔ کتاب کی تکمیل کے جملہ مراحل میں جن احباب نے جو بھی کاوش کی، اس پر میں ان تمام معاونین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اِن سب کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کارِ خیر کو ان کے لیے باعث اجرِ دارین بنائے۔ آمین

گر قبول افتد، زہے عزوشرف

سید محمد فراز شاہ مشہدی قادری عفی عنہ

اعتذار

گرامی قدر قارئین!

انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ علوم وفنون سے نوازا ہے اور اصحاب علم ودانش میں درجات بھی بجا ہیں "وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ" اور ہر علم والے سے اوپر سب سے زیادہ علم والا ہے (یوسف 12:76) اس کی خوب صورت شہادت ہے ۔اس لیے صاحبان قرطاس وقلم سے گزارش ہے کہ اگر اس کتاب میں کسی حوالے سے کمی محسوس ہو تو ہمیں ضرور آگاہ کریں تا کہ نئے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جا سکے۔

خیر اندیش

سید محمد فراز شاہ مشہدی قادری عفی عنہ

منصب رسالت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اَصْحَابِہِ الْمُھْتَدِیْنَ وَعَلٰی اَوْلِیَائِہِ الْکَامِلِیْنَ الرَّاشِدِیْنَ وَعَلٰی عُلَمَآءِ الدِّیْنِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ وَاَنَّہٗٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ❶

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ہدیہ درود وسلام بحضور خیر الانام:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰٓی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

وَعَلٰٓی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

میرے مسلمان بھائیو، دوستو، عزیزو، بزرگو!

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے ہم سب کو ایک مرتبہ پھر اپنے ایک محبوب بندے حضرت سید محمد عبداللہ شاہ مشہدی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کی پاک اور مقدس محفل میں اپنے گناہوں اور خطاؤں کا محاسبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور مجھ گنہگار کو سعادت بخشی کہ میں اس پاک، مقدس اور عظیم محفل میں آپ سے کچھ گزارشات کرسکوں۔

میرے مسلمان بھائیو، دوستو، عزیزو، بزرگو!

اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں ارشاد گرامی فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ❷

ترجمہ: اے ایمان والو۔ اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر (فوراً) حاضر ہو، جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہارے لیے حیات آفرین ہو۔ اور یقین رکھو کہ انسان اور اس کے دل کے درمیان اللہ (کا حکم) حائل ہوجاتا ہے اور بیشک تم اسی کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔

فرض نماز میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلانے پر حاضر ہونا واجب ہے، اور نفل نماز میں ماں کے بلانے پر جب کوئی شخص نفل نماز پڑھ رہا ہو اور اس کی ماں اس کو نماز میں بلائے تو اس پر واجب ہے کہ نماز توڑ کر ماں کے بلانے پر حاضر ہوجائے البتہ باپ کے بلانے پر نفل نماز نہ توڑے۔ ❸

حضرت ابوسعید بن معلّیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نماز پڑھ رہا تھا

رسول ﷺ نے مجھے بلایا پس میں حاضر نہیں ہوا۔ (جب میں نے نماز پڑھ لی) تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا اللہ اور رسول کے بلانے پر (فوراً) حاضر ہو۔ ❹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا: یاابی! حضرت ابی نے مڑ کر دیکھا اور حاضر نہیں ہوئے اور حضرت ابی نے جلدی جلدی نماز پڑھی پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا السلام علیک یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: وعلیکم السلام! اے ابی جب میں نے تمہیں بلایا تو کس چیز نے تمہیں حاضر ہونے سے روکا تھا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو وحی نازل کی ہے کیا تم نے اس میں یہ آیت نہیں پڑھی: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بلانے پر (فوراً) حاضر ہو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! اور میں انشاء اللہ دوبارہ اس طرح نہیں کروں گا۔ ❺

اے لوگو! جو ایمان لے آئے ہو اللہ کی وحدانیت پر۔

اے لوگو! جو ایمان لے آئے ہو اللہ کے رسول ﷺ کی رسالت پر۔ اے لوگو! جو ایمان لے آئے ہو قیامت اور (Justice) کے دن پر۔ اے لوگو! جو ایمان لے آئے ہو فرشتوں کے وجود پر۔ اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو جنت اور دوزخ کی زندگی پر۔ جب تمہیں اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ پکارے تو فوراً حاضر ہو جاؤ۔

میرے محترم دوستو!!!

اگر قرآن مقدس کے ان الفاظ کو غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہاں رب نے صیغہ تو واحد کا استعمال کیا ہے لیکن مراد ''اللہ عزوجل اور رسول ﷺ'' دونوں

ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے صیغہ واحد کا استعمال کیا ہے کہ جب تمہیں بلائے اللہ کا رسول تو فوراً حاضر ہو جاؤ لیکن رسول کی ذات کے ساتھ ساتھ ہم سمجھیں گے کہ اللہ کا حکم ہی رسول اللہ کا حکم ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا بلاوا اللہ کا بلاوا، رسول اللہ کی اطاعت اللہ کی اطاعت، رسول اللہ کی فرمانبرداری اللہ کی فرمانبرداری، رسول اللہ ﷺ کی محبت اللہ کی محبت، رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی، رسول اللہ سے بغض اللہ سے بغض۔

کیونکہ اللہ کا رسول نہ اپنی مرضی سے کچھ بولتا ہے نہ اپنی مرضی سے کچھ کرتا ہے۔ اللہ کے رسول کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ہر حکم درحقیقت اللہ کا حکم ہے۔ آپ کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ حق پر مبنی ہے۔

یہاں خالقِ کائنات نے فرمایا: اپنے حبیب ﷺ کے بارے میں کہ جب تمہیں اللہ کا رسول پکارے تو فوراً حاضر ہو جاؤ اور وہ تمہیں بلاتے کس چیز کی طرف ہیں؟ وہ تمہیں بلاتے ہیں حقیقی زندگی کی طرف، یہ زندگی نہیں ہے جو ہم سمجھ بیٹھے ہیں۔ جو ایمان سے خالی ہے وہ چلتا پھرتا مردہ ہے۔ اللہ کا رسول اور اللہ ہمیں کس حقیقی زندگی کی طرف بلاتے ہیں؟

وہ ہمیں بلاتے ہیں اُس حقیقی زندگی کی طرف جس میں دارین کی سعادتیں اور کامیابیاں موجود ہیں۔

آج سے کئی سال پہلے حضرت سید محمد عبداللہ شاہ مشہدی قادری رحمۃ اللہ علیہ اس جہان فانی سے چلے گئے ہیں مگر یہ ہزاروں لوگ یہاں کیا کرنے آئے ہیں؟۔ یہ آپ کا فیض ہے جو آپ کو کھینچ کے لایا ہے، یہ آپ کا فیض ہے جو میری زبان سے جاری ہو رہا ہے۔ یہ میں نہیں بول رہا، میرے پیر کا فیض بول رہا ہے یہ میری صدا نہیں بلکہ ''صدائے عبداللہ'' ہے اور ان شاء اللہ یہ صدا قیامت تک جاری رہے گی اور دن

بدن اس فیض میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اگر آپ نے ایک لاکھ کو بیعت کیا تو آج آپ کے مرید کئی لاکھ ہیں۔ جو ہمیشہ بڑھتے چلے جائیں گے۔ یہ ہے وہ حقیقی زندگی جس کی طرف اللہ اور اس کے رسول بلاتے ہیں۔ کہ اُس حقیقی زندگی کی طرف آؤ جو اس دنیا میں قبر میں، حشر کے دن بھی قائم ہے۔ جس حقیقی زندگی کی طرف اللہ کے رسول ﷺ ہمیں پکار رہے ہیں وہ حقیقی زندگی کیا ہے وہ حقیقی زندگی شریعت پر عمل کرنا ہے۔ وہ حقیقی زندگی دینِ اسلام پر عمل کرنا ہے۔ وہ حقیقی زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہر پکار پر لبیک کہنا ہے، اپنی زندگیوں کو قرآن اور سنت کے تابع لانا ہے جو شخص اپنی پوری زندگی قرآن وسنت اور اللہ کی حدود کے تابع لیکر آتا ہے وہ بندہ اس دنیا میں بھی زندہ ہے قبر میں بھی زندہ ہے اور جو بندہ اس دنیا میں اللہ کی حدود کا خیال نہیں رکھتا، قرآن کے اصولوں کی پرواہ نہیں کرتا، محمد مصطفی ﷺ کے فرامین کو اہمیت نہیں دیتا میں اس کو اِس دنیا میں بھی مردہ کہوں گا، قبر میں بھی مردہ کہوں گا۔

زندگی کا ایک ہی معیار ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عشق ومحبت سے سرشار ہو کر، رسول اللہ ﷺ کی غلامی کا پٹہ گلے میں ڈال کر، قرآن اور سنت پر عمل کر کے اپنی پوری زندگی بسر کرے اُس کی فرمانبرداری اختیار کرے۔

دینِ اسلام زندہ وجاوید رہنے کا طریقہ ہے، دینِ اسلام پر عمل کرنا اس دنیا میں کامیابی کا نسخہ ہے، دینِ اسلام پر عمل کرنا دنیا وآخرت میں کامیابی کا نسخہ ہے، جب تک ہم مسلمانوں نے دینِ اسلام کو اپنائے رکھا، جب تک ہمارے حکومتی ایوان، ہمارے معاشرے اور ہماری تعلیمات، اسلام اور دین کے تابع رہے اُس وقت تک کامیابی ہمارے قدم چومتی رہی، جب ہم نے دین اسلام کو محض عبادتوں تک محدود کر دیا ناکامی ہمارا مقدر بن گئی، اور یہ حقیقی زندگی ہمیں تبھی مل سکتی ہے جب دین اسلام کو اپنی زندگی کے ہر میدان میں عملی طور پر ہم اختیار کریں گے۔

کون سا دین اسلام؟

وہ دین اسلام جو اللہ کے حبیب محمد مصطفی ﷺ کے وسیلے اور ذریعے سے ہم تک پہنچا۔ ایک بات عرض کر دوں کہ:

اسلام ایک کامل دین ہے صرف مذہب نہیں ہے۔ مذہب محض عبادتوں کے مجموعے کو کہتے ہیں، عیسائیت مذہب ہے، یہودیت مذہب ہے، ہندومت مذہب ہے، سکھ مت مذہب ہے، بت پرستی مذہب ہے، اسلام صرف مذہب نہیں بلکہ اسلام دین کامل ہے۔ جس میں عبادات بھی ہیں، معاملات بھی ہیں، حقوق العباد بھی ہیں اور حقوق اللہ بھی ہیں، اور یہ وہ دین ہے جو اللہ کے حبیب محمد مصطفی ﷺ پر مکمل ہوا۔ اس کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا۔ اس کی تبلیغ حضرت نوح، حضرت اسماعیل، حضرت ابراہیم، حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کرتے رہے، یہ وہ دین ہے جس کا آغاز تو حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا لیکن مکمل حضرت محمد مصطفی ﷺ پر ہوا۔ عرفات کے میدان میں حجۃ الوداع کے موقع پر، آپ کی اور میری جان کے مالک محمد مصطفی ﷺ دورانِ خطبہ اونٹنی پر سوار تھے۔ اور کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار افراد کو آپ نے خطاب فرمایا۔ آپ کا وہ عظیم الشان خطاب، آج بھی تاریخ میں سونے کے حروف سے لکھنے کے قابل ہے میرے دوستو! آج دنیا جس محبت کی بات کرتی ہے۔ آج دنیا جن انسانی حقوق کی بات کرتی ہے، آج دنیا جس انصاف کی بات کرتی ہے آج دنیا جس برابری کی بات کرتی ہے۔ وہ اصول اگر دیکھنے ہیں تو میرے آقا کی اِس تقریر کو پڑھ لو ''الف'' سے ''ی'' تک اور ''A'' سے ''Z'' تک کوئی ایسا حق نہیں، کوئی ایسا آئین نہیں دنیا کی کوئی ایسی جمہوریت نہیں، جو ایسے انمول اصول پیش کر سکے۔ جو آپ کے اور میرے نبی نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے مختصر سے خطاب میں عطا فرمائے یہ خطاب آپ کی پوری 23 سالہ تعلیمات کا نچوڑ تھا، آیت کریمہ نازل ہوئی۔

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا "❻

جس کا مفہوم یہ ہے خالقِ کائنات نے فرمایا: ''اَلْیَوْمَ'' آج کے دن، عرفات کے میدان میں، میں نے اپنا وہ دین مکمل کر دیا جس کا آغاز آدم علیہ السلام سے کیا تھا۔جس کی تبلیغ تین سو تیرہ رسولوں نے کی۔جس کی تبلیغ کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں نے کی۔آج میں نے خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس دین کو مکمل کر دیا۔سن لو !تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا اور تم پر اپنی شریعت کی نعمت کو پورا کر دیا۔یہ ہیں قرآنِ پاک کے وہ الفاظِ مبارک جو اللہ وحدہ لاشریک نے اپنے آخری نبی محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خطبہ حجۃ الوداع میں نازل فرمائے۔جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن حکیم کے یہ الفاظ پڑھے تو سب اہل محبت وہاں بیٹھے تھے۔اُن میں سے ایک خلیفۃ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے یہ سُن کر آپ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ساتھ والے لوگوں نے پوچھا اے صدیق اکبر! کیا ماجرا ہے؟ آپ نے فرمایا: جب دین مکمل ہو گیا ہے تو صاحبِ قرآن کی تشریف آوری کا مقصد بھی پورا ہو گیا مجھے لگتا ہے کہ حضور تھوڑے عرصے بعد ہم سے پردہ فرما جائیں گے۔کیونکہ خالقِ کائنات نے دین مکمل کر دیا ہے۔اب قیامت تک یہی دین مکمل ہے جس کے بارے میں خالقِ کائنات نے فرمایا :

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً "❼

ترجمہ: اے لوگو!جو ایمان لائے ہو اس دین اسلام میں مکمل طور پر داخل ہو جاؤ۔یہ نہیں کہ جو پسند ہے وہ کرنا ہے اور جو نہیں پسند وہ نہیں کرنا دین میں الحمد للہ رب العالمین سے والناس تک جو ہے سر سے لیکر پاؤں تک تم اس کے پیکر بن جاؤ۔یہ دین، دینِ اسلام آج بھی زندہ وجاوید ہے ان حقیقی زندہ لوگوں کے

ذریعے جن کو ہم اولیاء کاملین کہتے ہیں۔ جن لوگوں کی انتھک دن رات کی محنت سے آج بھی دین ویسے ہی زندہ وتابندہ ہے۔ جیسے چودہ سو سال پہلے تھا ویسے ہی قیامت تک زندہ وجاوید رہے گا۔

میرے دوستو!

اِس دین کی قدر کرو۔ اپنے مرشد کے در پر آنے والو! یہی وہ دین ہے جس کے لیے قبلہ سید محمد عبداللہ شاہ مشہدی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی صرف کر دی۔ صبح سے لیکر شام تک وعظ فرماتے۔ کئی کئی گھنٹے آپ کی مجلس جاری رہتی تھی۔ اور اسی دین کا پرچار لوگوں کو کیا جاتا تھا۔ آج پیر کی محبت کا تقاضا یہ ہے، رسول اللہ کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ دین جو خالقِ کائنات نے اپنے حبیب کے ذریعے ہم پر مکمل فرمایا: اُس پر عمل کرو یہی پیر کی محبت ہے، اور وہ دین اسلام جو ہے یہ زندگی کے ہر لمحے پر ہماری رہنمائی کرے گا، کیونکہ یہ ضابطۂ حیات ہے، اس کو ہم نے ضابطۂ حیات بنانا ہے۔

میری باتیں غور سے سنیے گا، یہ دین ہمیں بتائے گا کہ ایک زمیندار نے زمینداری، کھیتی باڑی کیسے کرنی ہے؟ یہ دین اسلام ہمیں بتائے گا کہ ایک دوکاندار نے دوکانداری کیسے کرنی ہے؟ یہ دینِ اسلام ہمیں بتائے گا کہ ایک تاجر نے تجارت کن اصولوں کو مدنظر رکھ کر کرنی ہے۔ یہ دین اسلام ہمیں بتائے گا کہ ایک صنعت کار نے صنعت کاری کن اصولوں کے تحت کرنی ہے۔ یہ دین اسلام ہمیں بتائے گا کہ ایک وکیل نے وکالت کن اصولوں کے تحت کرنی ہے۔ یہ دین اسلام بتائے گا کہ ایک جج نے فیصلے کن اصولوں کے تحت کرنے ہیں۔ یہ دین اسلام بتائے گا کہ ایک افسر نے عدل وانصاف کس طرح کرنا ہے۔ یہ دین اسلام بتائے

گا کہ سیاست کس طرح کرنی ہے۔ یہ دینِ اسلام بتائے گا کہ حکومت کس طرح کرنی ہے۔ یہ دین اسلام بتائے گا کہ حکومتی ایوان کس انداز سے چلیں گے۔ یہ دین اسلام بتائے گا کہ آپ کی خارجہ پالیسی کیسی ہونی چاہیے؟ یہ دین اسلام بتائے گا کہ معاشی پالیسی کیسی ہونی چاہیے؟ یہ دین اسلام بتائے گا کہ ایک حکمران کا معیار کیا ہونا چاہیے؟ یہ دین اسلام بتائے گا کہ جمہوریت کس چیز کا نام ہے؟ یہ دین اسلام بتائے گا کہ ماں باپ کا ادب کیسے کرنا ہے؟ یہ دین اسلام بتائے گا کہ اولاد کی پرورش کس طرح کرنی ہے؟ یہ دین اسلام بتائے گا کہ برادریوں اور رشتے داروں سے کیسا سلوک اختیار کرنا ہے؟ یہ دین اسلام بتائے گا کہ ہمسائے سے کیسا رویہ اختیار کرنا ہے؟

الغرض! یہ دین اسلام بتائے گا کہ اللہ کی بندگی کیسے کرنی ہے؟ اس کے سامنے جھکنا کیسے ہے؟ بیت اللہ کا طواف کیسے کرنا ہے؟ غریبوں کی مدد کیسے کرنی ہے؟ پوری زندگی کا ضابطہ وآئین دین اسلام بتائے گا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمارے لیے اسلام کو آئین بنایا، اسلام کو ہی دین بنایا، اسلام کو ہی قانون بنایا۔

مسلمان بھائیو!

شریعت عربی زبان کا لفظ ہے جو انگریزی میں ''islamic law'' اردو میں اسلامی قانون ہے۔ ایک ہی لاء ہے اور ایک ہی شریعت ہے جس کو دین اسلام کہا جاتا ہے۔ جو قرآن ہے اور محمد کریم ﷺ کے فرامین ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک مسلمان کے لیے نہ کوئی قانون ہے نہ کوئی لاء ہے۔ سن لو! اگر کوئی قانون اور لاء ہے تو وہ ہے جس کو نبی کریم

ﷺ کی شریعت بتاتی ہے۔ ہمارے لیے ایک ہی قانون ہے جس کو آپ ﷺ نے مدینہ کی ریاست میں اختیار کیا، ہمارے لیے ایک ہی لاء ہے جس کو خلفاء راشدین نے اختیار کیا، ہمارے لیے ایک ہی لاء ہے جس کی خاطر سیدنا امام حسین علیہ السلام نے کربلا میں جان دی، ہمارے لیے ایک ہی لاء ہے جس کی تبلیغ اولیاء کرام چودہ سو سال سے کرتے آئے، ایک ہی قانون ہے جس پر ہمارا تن من دھن قربان ہے۔

میرے دوستو!

ہماری زندگی عارضی زندگی ہے اتنی مختصر اور اتنی کم ہے کہ ہم میں سے کوئی یہ نہیں بتا سکتا کہ اگلا سانس بھی لینا ہے کہ نہیں۔ سورج غروب ہوتے دیکھنا بھی ہے کہ نہیں، رات دیکھنی ہے کہ نہیں اگلا دن، اگلا مہینہ دیکھنا ہے کہ نہیں۔ جب اتنی فانی زندگی ہے تو توبہ کرو اپنے مرشد کی مجلس میں توبہ کرو اپنے گناہوں پر، اور اس دین اسلام پر عمل کرو جو محمد مصطفی ﷺ نے ہمیں دیا۔

خالقِ کائنات نے قرآن میں فرمایا:

”كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَّاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ“ ❹

خالقِ کائنات نے قرآن مقدس میں جو ارشاد فرمایا اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے۔ تم کو اس دنیا میں ہم کبھی بھلائی دیں گے، اولاد دیں گے، راحت دیں گے اور آزمائیں گے اور کبھی بیماریاں دیں گے، مصیبتیں دیں گے، پریشانیاں دیں گے اور اُس سے بھی آزمائیں گے اور پھر تم سب نے ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے، ہر عمل کا جواب دینا ہے، دنیا ایک آزمائش ہے۔ خیر بھی ملتی ہے اس لیے کہ آزماؤں جب بھلائی ملے تو رب کا شکر ادا کرتا ہے کہ نہیں؟ شر پہنچے تو

صبر کرتا ہے کہ نہیں۔ اگر بھلائی پر صبر اور مصیبت پر صبر آ گیا تو کامیابی ہوگئی۔

پھر اُس دن ہم تمام لوگ خالقِ کائنات کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ وہ کونسا دن؟ قیامت کا دن، جسٹس کا دن، وہ دن کہ جس نے ذرہ بھر بھی نیکی کی ہوگی اُس کے سامنے ہوگی۔ ذرہ بھر بھی برائی کی ہوگی تو وہ بھی اُس کے سامنے ہوگی ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ❾

ترجمہ: اپنا اعمال نامہ پڑھ لو آج تم خود ہی اپنا محاسبہ کرنے کے لئے کافی ہو۔

جب ہر چیز اُس کے سامنے ہوگی۔ اُس دن کے بارے میں خالقِ کائنات کے سامنے آؤ تو کس طرح آؤ؟ کیا بن کر آؤ؟ اے اللہ! اُس دن جب تیرے سامنے ہم حاضر ہوں جو قیامت کا دن ہے اور ضرور ضرور آنے والا ہے ہمیں کامیاب فرمانا۔

میرے دوستو!

اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، اُس کا وعدہ ہے:

"كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ"

موت کا ذائقہ چکھ لینے کے بعد ہر جان نے اُس کی بارگاہ میں حاضر ہو جانا ہے۔ میرے دوستو! وہ دن ضرور آنے والا ہے۔ خالقِ کائنات نے فرمایا:

"يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۙ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ" ❿

ترجمہ: اس دن مال اور بیٹے کسی کو فائدہ نہ دیں گے مگر اُسے جو سلامتی والا دل لیکر آیا۔

میرے مسلمان بھائیو سنو!

اِس دنیا میں اگر ہم اپنی زندگی کا مشاہدہ کریں اور دیکھیں کہ یہ انسانی فطرت ہے کہ ہماری زندگی دو چیزوں کے اردگرد گھومتی ہے ایک ہے مال اور دوسری ہے

اولاد۔ ہماری زندگی کی ہر تگ ودو، ان دو چیزوں کے لیے ہے اگر کوئی نوکری کرتا ہے تو انہی دو چیزوں کو پروان چڑھانے کے لیے اگر کوئی تجارت کرتا ہے کچھ بھی کرتا ہے محنت مزدوری کرتا ہے تو اُس کے سامنے صرف یہ دو چیزیں ہوتی ہیں مال اور اولاد اور انہی دو چیزوں کے اردگرد ہم سب کی پوری کی پوری زندگی گزرتی ہے۔ خالقِ کائنات نے واضح فرمادیا کہ کل قیامت کے دن

"یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ" ❸❼

کہ نہ تیرا مال تیرے کام آئے گا نہ تیری اولاد تیرے کام آئے گی۔ وہ مال اور اولاد جس کے آگے اور پیچھے ہم دنیا میں پھرتے رہے۔ اللہ اگر مال دے تو اس کو شریعت کے مطابق استعمال کرنے کا طریقہ بھی ہمیں سکھائے۔ اللہ اگر اولاد دے تو اس کی پرورش بھی دین اسلام کے مطابق ہم سے کروائے تا کہ وہ مال اور اولاد بھی ہماری بخشش کا ذریعہ بنے۔

کیونکہ جس کا قلب سلیم ہوگا اس نے اپنا مال زکوٰۃ وخیرات اور صدقات میں خرچ کیا ہوگا لہٰذا اس کا مال اسکے لیے نفع بخش ثابت ہوگا۔ اسی طرح قلب سلیم والا شخص اپنی نیک اولاد چھوڑ کر گیا ہے تو اس کا فائدہ بھی اسے قبر میں حاصل ہوگا ایسے ہی حدیث مبارک ہے:

"اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْمَالٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْلَهٗ" ❶❷

ترجمہ: انسان کے فوت ہونے سے اسکے تمام اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے مگر تین عملوں کا نہیں اول صدقہ جاریہ دوم نفع دینے والا علم سوم نیک اولاد جو دعاء خیر کرتی رہے قلب سلیم مؤمن کا قلب ہے جو ہر طرح کی بیماری سے تندرست ہے جبکہ منافق کا دل تو مریض ہے اسی لیے فرمایا:

"فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ" ⓭

دل کئی قسم کے ہوتے ہیں اور ہر ایک کی کئی صفات ہیں ① قلب سلیم ② قلب میت ③ قلب مریض

① قلب سلیم وہ قلب ہے جس میں معرفت الٰہی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ اور اس کی دس صفات ہیں

① مطمئن ② منیب ③ وجل ④ سلیم ⑤ لیّن ⑥ رحیم رؤف ⑦ خاشع ⑧ علیہ سکینۃ ⑨ قوی ⑩ مخبت۔

② قلب میت وہ قلب ہے جو ہر شئی سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف یکسو ہوجاتا ہے۔ اور اس کی 13 صفات ہیں

① مطبوع علیہ ② قاسٍ ③ مقفل ④ کنون ⑤ علیہ ران ⑥ مختوم ⑦ مغلف ⑧ مرعوب ⑨ مشمئز ⑩ لا یفقہ ⑪ لا یعقلو ⑫ منکر ⑬ مغمور (مغطّی)۔

③ قلب مریض وہ قلب ہے جو ہر شئے میں مشاہدہ حق کرتا ہے۔ اور اس کی ۱۲ صفات ہیں

① مریض ② لاہ ③ زائغ ④ غافل ⑤ اَعمی ⑥ غلیظ ⑦ مفرق ⑧ علیہ حسرۃ ⑨ مخالف للقول ⑩ مرتاب ⑪ فیہ نفاق ⑫ مصروف عن الحق۔ ⓮

خالقِ کائنات سے پوچھا الٰہی! وہاں نہ مال کام آئے گا نہ اولاد کام آئے گی تو کام کیا آئے گا۔ خالقِ کائنات نے فرمایا:

"اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ"

جو اس دن میرے سامنے قلب سلیم لے کر آ گیا کامیاب ہو گیا۔ ⓯

قلبِ سلیم، سلامت دل، پاکیزہ دل، وہ صحیح سالم اور پاکیزہ دل کون سا

ہے؟ وہ دل جس میں کفر اور شرک کی غلاظتیں نہ ہوں، وہ دل جس میں بغض اور نفرت نہ ہو۔ وہ دل جس میں کینہ نہ ہو، وہ دل جس میں دوسروں کے لیے نفرتیں نہ بھری ہوں۔ وہ دل جس کے اندر دوسروں کے حق کھانے کی تمنا نہ ہو، وہ دل ''قلب سلیم'' ہے۔ اللہ کی محبت سے سرشار ہو، رسول اللہ ﷺ کی محبت سے سرشار ہو، اہل بیت کی محبت سے سرشار ہو، صحابہ کی محبت سے سرشار ہو، پھر اس کے بعد وہ دل جو ہر کسی کو پیار دے۔ محبت دے۔ دوسروں کے دکھ درد بانٹے۔ جسکو اپنی ذات کی کوئی پرواہ نہ ہو، سر سے لیکر پاؤں تک انسانیت کی بہبود کا کام کرنے والا ہو، انسانیت کی فلاح کا کام کرنے والا ہو، تاریخ میں جس نے بھی اپنی ذات کے لیے کام کیا اس کو تاریخ نے کبھی زندہ نہیں رکھا۔ جس نے اپنی ذات کے علاوہ لوگوں کے لیے کچھ کیا وہ زندہ و جاوید ہو گیا۔ جس نے انسانیت کے لیے کام کیا جس نے بھٹکی انسانیت کی رہنمائی کا کام کیا۔ جس نے لوگوں کو تعلیم سکھائی جس نے لوگوں کو ہنر سکھایا۔ جس نے اپنی ذات سے بڑھ کر لوگوں کی بات کی، لوگوں کی خیر خواہی کی اُسی کو تاریخ نے ہمیشہ یاد رکھا اور قیامت تک یاد رکھے گی۔ وہ شخص اگر کلمہ گو ہے تو قبر میں بھی زندہ ہے۔

میرے دوستو!

میں اپنی بات کو سمیٹ رہا ہوں اے مسلمانو! ہمیں آج اپنا مقام پہچاننا ہوگا۔ آج اپنی حالت پر غور کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بنی نوع آدم کی پیاسی روحوں کی تسکین کے لیے عالمِ وجود میں بھیجا۔ افسوس! کہ آج خود ہماری ہی روحیں پیاس کی شدت سے مرجھا گئیں انسانی وجود دو چیزوں کا مجموعہ ہے روح اور جسم، آج ہم میں سے کتنے ہیں؟ جو روح کو پروان چڑھانے کے لیے کام کر رہے ہیں یا دن رات جسم کی پرورش ہی کی تگ و دو میں لگے ہوئے ہیں۔ روح کی خوراک کچھ اور ہے اور جسم

کی خوراک کچھ اور ہے روح کسی اور خوراک سے تندرست ہوتا ہے اور جسم کسی اور خوراک سے تندرست ہوتا ہے روح کے معالج اور ڈاکٹر اور ہیں جبکہ جسم کے معالج اور ڈاکٹر اور ہیں۔ روح کو کبھی موت نہیں، روح کو کبھی فنا نہیں، روح کبھی ختم نہیں ہوتی۔ صرف عالم Change کرتی ہے چاہے ماں کے پیٹ کا عالم ہو، دنیا کا عالم ہو، قبر کا عالم ہو یا حشر کا عالم ہو، جسم ختم ہو جاتا ہے، روح ختم نہیں ہوتی۔ روح پروان چڑھتی ہے اللہ کا ذکر کرنے سے۔ روح پروان چڑھتی ہے اُن تعلیمات پر عمل کرنے سے جو اللہ اور اس کے رسول نے ہمیں عطا فرمائیں۔ بیماری کا علاج اللہ کے کامل ولی کرتے ہیں۔

میرے دوستو!

ایک روح کے عظیم الشان معالج قبلہ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب کی بارگاہ میں حاضر ہو اپنی روح کا علاج کرواؤ ان سے سبق پوچھو اپنے روح کو توانا اور صحت مند کرو کہ تو کبھی بھی نہ مر سکے کہ تیری قبر جو ہے جنت کے باغات میں سے ایک باغ بن جائے۔ اس روح کو اتنا مضبوط کرو کہ ہمارا باطن اتنا پاک ہو جائے کہ ہم نگاہ دوڑائیں تو اگلے کو بھی فیض ملتا چلا جائے۔ یہ اِن معالجوں نے ہمارا علاج کرنا ہے جُھک کر آؤ عاجزی اور انکساری سے ان کی بارگاہ میں آؤ۔ اپنی انا کو ختم کر کے آؤ تیری روح پاکیزہ کر دیں گے تجھے پاک اور صاف کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو اِس دنیا میں نور ہدایت عطا فرمائے۔ تاکہ ہم انسانیت کی اندھیری راہوں میں اُجالا کر سکیں۔ مگر افسوس کہ آج خود ہمیں اندھیروں نے گھیر لیا ہے۔ دوسروں کو نورِ بصیرت دینے والے آج خود نورِ بصیرت سے محروم ہو گئے۔ بھولے بھٹکوں کو راہ دکھانے والے آج اپنی راہ سے بھٹک گئے۔

میرے دوستو!

آؤ آج اپنے پیر ومرشد کے عرس کی محفل میں بیٹھ کر ہم عہد کریں، کہ اپنے مرشد کا سبق پوری زندگی پکائیں گے اور مرشد کا سبق کیا ہے؟ قرآن وسنت پر عمل کرنا۔شریعت میں پیر ہوتا وہی ہے جو شریعت کو پھیلائے، پیر وہی ہے جو کہ محمد کریم ﷺ کا سپاہی ہو، پیر ہوتا ہی وہ ہے جس کے دن رات دین کی اشاعت اور سربلندی کے لیے وقف ہوں کیونکہ پیر کامل کہتے ہیں استادِ کامل کو اور استادِ کامل وہ ہوتا ہے جو خود بھی قرآن پڑھا ہوا ہو اور لوگوں کو بھی قرآن پڑھاتا ہو۔جو خود بھی حدیث پڑھا ہوا ہو اور لوگوں کو حدیث پڑھائے ظاہراً قرآن پڑھائے ظاہراً حدیث پڑھائے یا نگاہِ کرم ڈال کر قرآن اور حدیث کا فیض عطا کردے۔

الحمدللہ! اللہ نے ہمیں وہ مرشد عطا فرمایا جس نے پوری زندگی شریعت کی اتباع کی۔اپنے مرشد کو میں نے اپنی ان گنہگار آنکھوں سے شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نہیں دیکھا، میں نے نہیں دیکھا کہ نماز کا وقت ہو اور حضور نے نماز ادا نہ کی ہو۔مجھے نہیں یاد کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی سچائی چھوڑی ہو۔امانت داری چھوڑی ہو۔وہ سنہری اصول جن پر محمد مصطفی ﷺ نے مدینہ کی سرزمین میں لوگوں کو عمل کرکے دکھایا آپ کے اور میرے پیر نے اپنے مرشد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے وہی سنہری اصول ہمیں سکھائے کہ شریعت پر چلنا ہے، پانچ وقت کی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے ساتھ سچائی کو اختیار کرنا ہے۔امانت داری اختیار کرنی ہے۔کسی کا حق نہیں کھانا، دوسروں کو اپنے سے اچھا سمجھنا ہے۔لوگوں کو اچھی باتیں بتانا ہیں۔دوسروں کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آنا ہے۔

جہاں پر حضور اکرم ﷺ نے معاملات کو درست کرنے کا حکم فرمایا: تو

سچائی کی تعریف اور جھوٹ کی مذمت فرمائی چنانچہ ارشاد فرمایا:

"اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّوَّاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْکِذْبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ" ⓰

سچائی نیکی ہے اور یقینا نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور جھوٹ نافرمانی ہے اور نافرمانی دوزخ تک پہنچا دیتی ہے۔

"مَنْ تَرَکَ الْکِذْبَ وَھُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَہٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّۃِ،وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَھُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَہٗ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّۃِ،وَمَنْ حَسُنَ خُلُقُہٗ بُنِیَ لَہٗ فِیْ اَعْلَاھَا" ⓱

"وَیْلٌ لِّمَنْ یُّحَدِّثُ فَیَکْذِبُ لِیُضْحِکَ بِہِ الْقَوْمَ وَیْلٌ لَّہٗ وَیْلٌ لَّہٗ" ⓲

"اَفْضَلُ الْجِھَادِ کَلِمَۃُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ" ⓳

سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔

میں نے اپنے مرشد کی زبان سے سنا جو اِس دور کے اندر پانچ وقت کی نماز پڑھ لے اور جھوٹ سے بچ جائے وہ کامیاب ہے۔آج جھوٹ ہمارے معاشرے میں ایسے رچ بس گیا ہے کہ ہم جھوٹ کو جھوٹ ہی نہیں سمجھتے،ہر بات پر جھوٹ۔تجارت میں جاؤ تو جھوٹ،صنعت کاری میں جھوٹ، عدالت میں جاؤ تو جھوٹ تھانے میں جاؤ تو جھوٹ،حکومتی ایوانوں میں جاؤ تو جھوٹ،جدھر جاؤ جھوٹ کا راج ہے اسی جھوٹ کے خلاف ہی تو تیرے اور میرے پیر حسین علیہ السلام نے کربلا میں نعرہ لگایا تھا۔اسی یزیدیت کے خلاف، انہی لوگوں کے خلاف جنہوں نے دین کا مذاق بنایا ہوا ہے،جنہوں نے دین کے نام پر دکانداری کی ہوئی ہے اپنے آپ کو کیا کچھ پیش کر رہے ہیں،انہی یزیدیوں کے خلاف امام حسین نے کربلا میں جان دی تھی۔اور یاد رکھ لو حسین آج بھی زندہ اور یزیدیت آج بھی موجود ہے۔حسین آج اولیاء کرام کے روپ میں زندہ ہے اور یزید آج یزید کے جو اصول

تھے جو طریقے تھے اُن پر چلنے والوں کے روپ میں موجود ہے۔

آج اگر کوئی کربلا ہمیں نظر نہیں آ رہی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حسین جیسا عظیم مرد کوئی نہیں، رسول اللہ نے فرمایا:

اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ ﴿20﴾

سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ یعنی سب سے بڑا جہاد ہے ظالم حکمران کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر کہنا کہ تو یہ غلط کر رہا ہے ظالم حکمران کے سامنے کھڑے ہو کر کہنا کہ یہ دین اور شریعت کے خلاف ہے ہم اِسے تسلیم نہیں کرتے۔ جو یزیدیت ہمارے اندر ہے اُس سے بھی ضرور جہاد کرو۔ اُس سے لڑنے کا ایک ہی طریقہ ہے جس مقصد کے لیے آپ کے اور میرے پیر نے پوری زندگی وقف کر دی جس مقصد کے لیے اولیاء کرام کی جماعت نے پوری زندگی وقف کی۔ جس مقصد کے لیے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا میں جان دے دی مگر باطل کے آگے جھکے نہیں۔ اُس مقصد کو پورا کرو اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے پہلے ہمیں شریعت پر عمل کرنا ہوگا جب ہم شریعت پر عمل کریں گے تو خود بخود مجاہد بن جائیں گے جب تک خود آنکھیں بند کر کے بیٹھا رہے گا آسمان سے تیرے حالات بہتر کرنے کے لیے کوئی فرشتہ نہیں اُترے گا۔

میرے دوستو!

میری دعا ہے اللہ رب العزت ہمیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پکار جو شریعت کے روپ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بلایا اور جو ہمیں زندگی عطا فرمائی ہے اُس پر عمل کرنے۔ اُس پکار پر دل سے لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج کے بعد یہ نہ ہو کہ مسجد سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہو اور تم بیٹھے رہو مسجد

سے اللہ اکبر کی صدا مؤذن کی نہیں رسول اللہ کی پکار ہے۔ اللہ کی پکار ہے کہ اٹھو اور نماز ادا کرو جس جگہ رسول اللہ ﷺ کی پکار پہنچے حقوق اللہ کے روپ میں یا حقوق العباد کے روپ میں اُس پر لبیک کہہ کر اٹھو یہی کلمہ گو کا، فریضہ ہے۔ اور یہی ہمیں ہمارے مرشد نے سکھایا، یہی ہمیں ہمارے پیر نے سکھایا۔ آج توبہ کرو۔ یہاں سے پانچ وقت کے نمازی بن کر جاؤ۔ رمضان کے روزے رکھو۔ طاقت ہو تو زکوٰۃ دو اور حج کرو، ہمیشہ سچ بولو، جھوٹ مت بولو، امانت کی حفاظت کرو۔ دوسرے کی عزت کا خیال کرو۔ بڑے کی تعظیم کرو۔ چھوٹے پر شفقت کرو۔

رسول اللہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا :

"یٰاَیُّھَا النَّاس" اے لوگو! یاد رکھو حضور نے پوری انسانیت سے فرمایا : جس میں ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے ہر سوچ سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے جبکہ آپ کے سامنے ایمان والے تھے پھر بھی آپ نے پوری انسانیت کو مخاطب فرمایا: آج کفر اور شرک کی تمام گندی رسمیں میرے قدموں کے نیچے ہیں اور آخر میں فرمایا :اے لوگو! کیا میں نے اللہ کا پیغام تم تک پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا پہنچا دیا۔ آپ ﷺ نے تین دفعہ آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا: اللہ گواہ رہنا، گواہ رہنا۔ کہ میں نے تیرا پیغام لوگوں تک پہنچا دیا۔ تمام کفر کی رسمیں آج محمد کے قدموں کے نیچے ہیں۔ جن رسموں میں بیٹیوں کو زندہ دفن کرنا۔ عدل و انصاف نہ ہونا۔ امیر کے لیے اور قانون، غریب کے لیے اور قانون، بڑے خاندان کیلئے اور قانون، چھوٹے خاندان کے لیے اور قانون، جہاں برابری نہیں، انصاف نہیں، جسٹس نہیں، عدل و انصاف نہیں چودھراہٹ ہے، یہ وہ ماحول تھا۔ حضور نے فرمایا: یہ سب کچھ میرے قدموں کے نیچے ہے میرے بعد ان کو دوبارہ مت نکالنا۔ پھر آپ نے فرمایا :اللہ کی بارگاہ

میں نہ کوئی کالا گورے سے اور نہ کوئی گورا کالے سے برتر ہے۔ نہ کوئی امیر غریب سے برتر ہے، نہ کوئی بڑا خاندان ہے۔ نہ کوئی چھوٹا خاندان ہے۔ ہاں رب کا ایک ہی پیغام ہے اور ایک ہی معیار ہے وہ ہے۔

"اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ "[21]

عزت اسی کی ہے جس کے اندر رب کا تقویٰ ہے۔ چاہے وہ چٹائی پر بیٹھا ہو اس کی عزت کرو۔ جس میں اللہ کا تقویٰ نہیں چاہے وہ بادشاہ ہو ٹکے کا نہیں۔ ہم پر اُس شخص کی عزت واجب ہے جس کے اندر اللہ کا تقویٰ ہے۔ اُس کے لیے ہم جان دینے کے لیے تیار ہیں جس کے اندر اللہ کا تقویٰ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

اگر تم پر کوئی غلام حبشی بھی حکمران بنا دیا جائے جو قرآن وسنت کے مطابق حکمرانی کرے تو اس کی بات مانو ہم ایسے حکمران کو اپنی جان دینے کے لیے تیار ہیں جو قرآن وسنت کی اتباع میں حکومت چلائے اور جو قرآن وسنت کا مذاق اڑائے وہ ہمارا حکمران نہیں۔ اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو اور ہمیں اسلام کے سنہری اصولوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں اپنا آئین مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

"وَاٰخِرُ دَعۡوَانَاۤ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ "[21]



حوالہ جات

نمبر شمار	مصادر و مراجع
❶	الانفال:24:8
❷	الانفال:24:8
❸	شعب الایمان: رقم الحدیث7883:، الدرالمنثور :جلد4ص174:، المصنف: رقم الحدیث8013:،8014
❹	مسند احمد: رقم الحدیث 17180: بخاری: رقم الحدیث5006:، 4474 مشکوۃ المصابیح: رقم الحدیث:630 مسند احمد: رقم الحدیث :15821
❺	سنن الترمذی: رقم الحدیث:2884
❻	المائدہ:3:5
❼	البقرۃ:208:2
❽	الانبیاء:35:21
❾	الاسراء:14:17
❿	الشعراء:88:26، 89
⓫	الشعراء:88:26
⓬	رواہ مسلم، مشکوۃ : رقم الحدیث:198

⓭ البقرۃ:10:2

⓮ احیاءالعلوم: ص45:،46

⓯ الشعراء88:26:

⓰ صحیح بخاری؛ رقم الحدیث6094 :،صحیح مسلم: رقم الحدیث:2607

⓱ ابن ماجہ: رقم الحدیث51:،جامع ترمذی رقم الحدیث :2111، مشکوۃ المصابیح: رقم الحدیث769:

⓲ مسند احمد: رقم الحدیث:20046،جامع ترمذی: رقم الحدیث:2315، ابوداؤد: رقم الحدیث:4990،السنن الکبری رقم الحدیث :11126

⓳ ابوداؤد: رقم الحدیث:4344،،جامع ترمذی: رقم الحدیث:2174،ابن ماجہ: رقم الحدیث:4011، مسند احمد: رقم الحدیث:18850،سنن نسائی: رقم الحدیث:4209

⓴ ابوداؤد: رقم الحدیث:4344،،جامع ترمذی: رقم الحدیث:2174 ابن ماجہ: رقم الحدیث :4011،مسند احمد: رقم الحدیث:18850 سنن نسائی: رقم الحدیث:4209

㉑ الحجرات:13:49



رحمۃ للعالمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اَصْحَابِہِ الْمُھْتَدِیْنَ وَعَلٰی اَوْلِیَاءِ الْکَامِلِیْنَ الرَّاشِدِیْنَ وَعَلٰی عُلَمَاءِ الدِّیْنِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ" ❶

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

ہدیہ درود وسلام بحضور خیر الانام:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

محترم مسلمان بھائیو عزیز و اور بزرگو!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ ❷

ترجمہ: اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو (اے محبوب) مگر رحمت سارے جہانوں کیلئے۔ ❸ (البیان)

میرے دوستو!

رب کے ذکر میں آپ اور میں اس وقت بیٹھے ہیں یہ اللہ عزوجل کا کرم ہے میرے پیر کی مہربانی ہے کہ ہم باوضو ذکر خدا بھی کر رہے ہیں اور ذکر مصطفیٰ بھی کر رہے ہیں۔ زمین کے جس ٹکڑے پر اس وقت آپ اور میں بیٹھے ہیں جب کل قیامت کا دن ہوگا جب نفسا نفسی کا عالم ہوگا باپ بیٹے کا بیٹا باپ کا نہیں ہوگا ماں کسی کی ماں نہیں ہوگی بھائی کسی کا بھائی نہیں ہوگا دوست کسی کا دوست نہیں گا یار کسی کا یار نہیں ہوگا ہر کسی کو اپنے نفس کی پڑی ہوگی کل قیامت کے دن یہی زمین کا ٹکڑا رب کی بارگاہ میں عرض کرے گا اے اللہ میں گواہ ہوں کہ میرے اوپر بیٹھ کر ان لوگوں نے تیرا ذکر کیا تھا الٰہی ان کو بخش دے معاف کر دے تو زمین کے اس ٹکڑے کی گواہی ہمارے نامہ اعمال میں بہت وزنی ہوگی جس دن ذرہ بھر نیکی بھی ہمارے سامنے ہوگی اور ذرہ بھر گناہ بھی ہمارے سامنے ہوگا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○ ❹

ترجمہ: جو ذرہ بھر نیکی کرے وہ اسے دیکھے گا اور جو ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔ ❺

اللہ رب العزت ہماری نسبت کو مضبوط کرے ہماری سنگت کو مضبوط کرے دنیا میں نیک، اچھے اور برگزیدہ بندوں کا ساتھ مل جانا، ان کی صحبت مل جانا ان کے پاس بیٹھنا نصیب ہوجانا بہت سعادت ہے۔

سو سال بے ریا عبادت سے ایک گھڑی کسی کامل کی بارگاہ میں بیٹھ جانا یہ افضل ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ہر طرف چوروں اور جعلی پیروں کا راج ہے، جھوٹ عام ہے مادیت پرستی کا دور ہے اس دور میں کامل مرشد کامل جانا یہ اللہ کا بڑا انعام ہے اللہ ہمیں ایسے دوست اور ساتھی کی قدر کی توفیق عطا فرمائے، اللہ کی محبت سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے، اور رسول اللہ ﷺ کی محبت سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ رب العزت اس محفل میں ہمارا آنا، مل کر بیٹھنا، سننا اور سنانا قبول فرمائے۔

یہ میلاد مصطفی ﷺ کی محفل ہے۔ میلاد کا معنی ہے پیدائش یعنی حضور ﷺ کا بشری صورت میں اس دنیا میں جلوہ افروز ہونا۔ آپ کی آمد پر خوشی منانا کہ اے اللہ! تیرا کرم ہے تو نے اپنا محبوب ہماری ہدایت کے لئے عطا فرمایا۔ ہر محب کہتا ہے کہ محبوب صرف میرا ہے لیکن یہاں خالق کائنات کا کرم دیکھو کہ اپنا محبوب عطا کیا اور ہماری نسبت قائم کر دی اور اسی نسبت سے آپ کی اور میری عزت ہے، اسی ذات سے آپ کا اور میرا تعارف ہے بلکہ اسی ذات سے کائنات کا وجود ہے۔

میرے پیر بھائیو!

نبی کریم ﷺ کی ولادت پر خوشی منانا جائز ہے بشرطیکہ یہ خوشی شریعت کے

مطابق ہوخوشی اورغم زندگی کا حصہ ہیں۔ہماری زندگیوں میں بے شمار خوشیاں آتی ہیں بے شمار غم آتے ہیں خوشی منانے کا طریقہ بھی ہمیں شریعت بتاتی ہے اورغم سے گزرنے کا طریقہ بھی ہمیں شریعت بتاتی ہے جب کسی کے گھر میں کوئی فوت ہو جائے توشریعت ہمیں بتاتی ہے کہ کیا طریقہ اختیار کیا جائے ،یعنی پیٹنا نہیں، بین نہیں کرنا،شورشرابہ نہیں کرنا اگر بین کروگے،شورشرابہ کروگے توشریعت کی حدود کو توڑوگے شریعت میں رہ کر روحض آنسو بہالینا جائز ہے۔جب کسی کے گھر میں خوشی آئے توخوشی منانے کا طریقہ بھی ہمیں شریعت بتاتی ہے کہ خوشی میں ایسا انداز نہیں اپنانا جوشریعت کو ناپسند ہواورخوشی مناتے ہوئے ایسی حرکت سے گریز کرنا ہے جو شریعت کے منافی ہو،خوشی کرتے کرتے رب کو ناراض کربیٹھیں ایسا ہرگز نہیں کرنا۔یہ میلادخوشی کا نام ہے کس چیز کی خوشی ؟اس بات پرخوشی اللہ نے ہمیں اپنا محبوب عطافرمایااب ایسی خوشی مناتے ہوئے بھی شریعت کا خیال رکھنا ہے کہ میلاد اس طریقہ سے منایا جائے کہ حدودشریعت سے قدم باہر نہ رکھا جائے اگراس طریقہ سے میلادمناؤگےتوان شاءاللہ یہی میلادبخشش کا ذریعہ بن جائے گا۔

ایک کافرجس کی مذمت میں قرآن مجید کی ایک پوری سورت نازل ہوئی کلام الٰہی ہے:

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝

ترجمہ: ٹوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابولہب کےاوروہ ہلاک ہوجائے۔

رب کائنات نے فرمایاٹوٹ جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اوروہ برباد ہو گیا۔ایک کافرایک مشرک نبی پاک ﷺ کی رسالت کوتسلیم نہ کرنے والا اللہ کی توحیداوروحدانیت کو نہ ماننے والا بھی اگر نبی پاک کے میلاد کی خوشی مناتا ہےتواس کے عذاب میں بھی کمی ہوجاتی ہےتو آپ اور میں جوکلمہ گو ہیں اورحضور کے غلام اور

خادم ہیں اگر ہم حضور کے میلاد کی خوشی شریعت کے دائرے میں رہ کر منائیں گے تو ہمیں بہت کچھ ملے گا۔

سامعین مکرم!

میں نے آیت مبارکہ تلاوت کی ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ❼

حضورِ اقدس ﷺ پوری کائنات کے لئے رحمت ہیں۔

تاجدارِ رسالت ﷺ نبیوں، رسولوں اور فرشتوں علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کے لئے رحمت ہیں۔ دین و دنیا میں رحمت ہیں۔ جنات اور انسانوں کے لئے رحمت ہیں۔ مومن و کافر کے لئے رحمت ہیں، حیوانات، نباتات اور جمادات کے لئے رحمت ہیں۔ الغرض عالم میں جتنی چیزیں داخل ہیں، سیّد المرسلین خاتم النبیین ﷺ ان سب کے لئے رحمت ہیں۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس ﷺ کا رحمت ہونا عام ہے، ایمان والے کے لئے بھی اور اس کے لئے بھی جو ایمان نہ لایا۔ مومن کے لئے تو آپ ﷺ دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لئے آپ ﷺ دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ ﷺ کی بدولت اس کے دنیوی عذاب کو مؤخر کر دیا گیا اور اس سے زمین میں دھنسانے کا عذاب، شکلیں بگاڑ دینے کا عذاب اور جڑ سے اکھاڑ دینے کا عذاب اٹھالیا گیا۔ ❽

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''عالم ماسوا اللہ کو کہتے ہیں یعنی اللہ کے علاوہ کل کائنات عالم ہے جس میں انبیاء وملائکہ سب داخل ہیں۔ تو لاجرم (یعنی لازمی طور پر) حضور پُرنور، سیّد المرسلین ﷺ ان سب پر رحمت و نعمت رب الارباب ہوئے، اور وہ سب حضور کی سرکارِ عالی مدار سے بہرہ مند وفیضیاب۔ اسی لئے اولیائے کاملین وعلمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں کہ ''ازل

سے ابد تک ، ارض وسماء میں ، اُولیٰ وآخرت میں، دین ودنیا میں ، روح وجسم میں ، چھوٹی یا بڑی ، بہت یا تھوڑی ، جونعمت ودولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہِ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔ ❾

اور فرماتے ہیں ''حضور اقدس ﷺ رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے اور مومنین پر بالخصوص کمال مہربان ہیں، رؤف رحیم ہیں، ان کا مشقت میں پڑنا ان پر گراں ہے ،ان کی بھلائیوں پر حریص ہیں، جیسے کہ قرآن عظیم ناطق:

''لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ'' ❿

ترجمہ: بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے ، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔

''وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ''

یہ آیت مبارکہ تاجدارِ رسالت ﷺ کی عظمت وشان پر بہت بڑی دلیل ہے، یہاں اس سے ثابت ہونے والی دو عظمتیں ملاحظہ ہوں:

❶ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سیّد المرسلین ﷺ مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب حضور انور ﷺ تمام عالمین کے لئے رحمت ہیں تو واجب ہوا کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے سوا) تمام سے افضل ہوں۔ ⓫

تفسیر روح البیان میں اکابر بزرگانِ دین کے حوالے سے مذکور ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے خواہ وہ عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام،

ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول سب کے لئے مطلق، تام، کامل، عام، شامل اور جامع رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو تمام عالموں کے لئے رحمت ہو تو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔ ⓬

❷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور پُرنور ﷺ دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل ہونے کا ذریعہ ہیں کیونکہ جو شخص دنیا میں آپ ﷺ پر ایمان لائے گا اور آپ ﷺ کی اطاعت و پیروی کرے گا اسے دونوں جہاں میں آپ کی رحمت سے حصہ ملے گا اور وہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرے گا اور جو آپ پر ایمان نہ لایا تو وہ دنیا میں آپ کی رحمت کے صدقے عذاب سے بچ جائے گا لیکن آخرت میں آپ کی رحمت سے کوئی حصہ نہ پا سکے گا۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''لوگ کفر، جاہلیت اور گمراہی میں مبتلا تھے، اہلِ کتاب بھی اپنے دین کے معاملے میں حیرت زدہ تھے کیونکہ طویل عرصے سے ان میں کوئی نبی علیہ السلام تشریف نہ لائے تھے اور ان کی کتابوں میں بھی (تحریف اور تبدیلیوں کی وجہ سے) اختلاف رونما ہو چکا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت اپنے حبیب ﷺ کو مبعوث فرمایا جب حق کے طلبگار کو کامیابی اور ثواب حاصل کرنے کی طرف کوئی راہ نظر نہ آ رہی تھی، آپ ﷺ نے لوگوں کو حق کی طرف بلایا اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی تاکید و تبلیغ فرمائی اور ان کے لئے حلال و حرام کے اَحکام مقرر فرمائے، پھر اس رحمت سے (حقیقی) فائدہ اسی نے اٹھایا جو حق طلب کرنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ دنیا میں آپ کے صدقے بہت ساری مصیبتوں سے بچ گیا۔

سامعین حضرات!

آقا کریم ﷺ کی ولادت با سعادت پر اگر ابولہب جیسا کافر اور گستاخ خوشی منائے تو اسے بھی فائدہ ملتا ہے اور اس کے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

جب ابولہب مر گیا اور رب کا عذاب اس پر مسلط ہو گیا خواب میں حضرت عباس نے اس سے پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا بنا؟ تو جواب دینے لگا سخت عذاب میں مبتلا ہوں لیکن جب سوموار کا دن آتا ہے تو میری اس ایک انگلی سے کچھ مشروب نکلتا ہے جس کو میں چوستا ہوں تو عذاب کم ہو جاتا ہے؟ ابولھب نے بتایا کہ عذاب میں کمی کی کیا وجہ ہے؟ ایک دن میری کنیز دوڑتی ہوئی آئی اور مجھ سے کہا : مبارک ہو! اللہ نے تجھے بھتیجا عطا کیا ہے یعنی محمد کریم ﷺ کی ولادت با سعادت ہوئی ابولہب نے کہا میں نے اپنے بھتیجے کے پیدا ہونے کی خوشی میں اپنی اس انگلی سے اپنی خادمہ سے اشارہ کر کے کہا : تو آج سے آزاد ہے۔ وہ کافر جس نے ہمارے آقا نبی کریم ﷺ کو رسول مان کر خوشی کا اظہار نہیں کیا، محمد رسول اللہ مان کر نہیں بلکہ محمد بن عبد اللہ مان کر خوش ہو کر اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا اس کے باوجود اسے اس کا اجر مل گیا۔ اس کے عذاب میں تخفیف کر دی گئی حالانکہ اس نے حضور پاک کی غلامی نہیں اختیار کی حضور کو پوری زندگی دکھ دیتا رہا۔ حضور کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتا رہا اس کے باوجود اس کے عذاب میں کمی ہو جاتی ہے تو ہم کتنے ہی گناہ گار ہوں، جتنے ہی سیاہ کار ہوں، پھر بھی کلمہ گو ہیں۔ محبوب کی نسبت بھی ہے۔ ہم اگر آپ کا میلاد منائیں اور آپ کی ولادت کی خوشی منائیں تو ہمیں کتنا اجر ملے گا؟۔

تیرے اور میرے نبی کے پیدا ہونے کا دن سوموار ہے، مدینہ کی طرف ہجرت سوموار کے دن، مدینہ طیبہ میں آمد سوموار کے دن، وصال مبارک بھی سوموار کے دن، سوموار کے دن کو نبی پاک ﷺ کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے اس لیے

حضور سوموار کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور اگر آج کوئی امتی روزہ رکھے تو اس کو بہت زیادہ ثواب ملے گا۔

میرے پیر بھائیو!

آج توبہ کرلو! میں کہتا ہوں یہاں سے باہر ایسے نکلو گے جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے نکلے ہو۔ حدیث میں ہے:

"اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ" ⓭

ترجمہ: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

اپنے مرشد کی محفل میں پچھلے گناہوں پر توبہ کرلو اور آئندہ صراط مستقیم پر چلنے کا عہد کرلو اور پیر کے سبق کو یاد رکھو۔

اللہ رب العزت ہمیں حقیقی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے محترم پیر بھائیو!

خالق کائنات نے اپنے بارے میں قرآن کے شروع میں ارشاد فرمایا:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

اور اپنے محبوب کے بارے میں فرمایا:

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" ⓮

ترجمہ: اے حبیب ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

تمام تر تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب ہے تمام عالموں کا پالنے والا ہے رب کس کو کہتے ہیں؟ پالنے والے کو رب اللہ کی ایک صفت ہے آپ کو اور مجھے ماں باپ نہیں پالتے درحقیقت رب پالتا ہے ماں کے پیٹ میں درحقیقت رب پالتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں خوراک کون دیتا ہے؟ رب، ماں کے پیٹ میں نقش ونگار کون بناتا ہے؟ رب، ماں کے پیٹ میں سانس کون مہیا کرتا ہے؟ رب۔ ماں کے

دل میں اولاد کا پیار کون ڈالتا ہے؟ رب، باپ کے دل میں اولاد کی شفقت کون پیدا کرتا ہے؟ رب۔ رب نے محبت ڈالی ماں باپ کے دل میں، تو جب وہ بچہ اس جہان میں آیا۔ ماں باپ اس کی پرورش کرنے لگے حقیقتاً پالنے والا رب ہے ماں اور باپ وسیلہ ہیں وہ صرف آپ کو اور مجھے پالنے والا نہیں ہے بلکہ وہ فرماتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ تمام مخلوق کو پالنے والا ہے، رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تمام عالموں کا پالنے والا ہے جس میں سورج چاند ستارے اور جو کچھ ہمیں نظر نہیں آ رہا ہے سب کا خالق ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جو پالنے والا ہے رب ہے تمام عالموں کا۔

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" ⑮

یعنی تمام جہانوں کے جس جس ذرے کو میں رب پالنے والا ہوں اس کے ایک ایک ذرے کے لیے اے میرے محبوب آپ رحمت ہیں تو اس سے پتا چل گیا کہ اس دنیا کا، ان عالموں اور ان عالموں میں بسنے والی تمام مخلوقات کا اگر کوئی وجود ہے تو وہ تیرے اور میرے محبوب کی رحمت کے صدقے ہے، اگر حضور کی رحمت نہ ہوتی تو ہم ایک سانس نہ لے سکتے اگر حضور کی رحمت نہ ہوتی تجھے اور مجھے ایک گھونٹ پانی نہ ملتا اگر حضور کی رحمت نہ ہوتی تو ہمیں ایک سانس میسر نہ آتی۔ گویا ہمارا وجود حضور کی رحمت کا محتاج ہے:

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" ⑯

رحمت دل میں پائے جانے والے نرمی کے جذبے کو کہتے ہیں۔ رب پالنے والا ہے خالق ہے تمام عالموں کا ہمارے نبی ﷺ کی ذات رحمت ہے۔ اگر محبوب کی ذات نہ ہوتی تو کائنات کا وجود نہ ہوتا۔ اور یہ بھی سن لیجئے نبی پاک کی ذات مومنوں کے لیے بھی رحمت ہے۔ کافروں کے لئے بھی رحمت ہے۔ جانوروں کے

لئے بھی رحمت ہے۔سورج چاند ستاروں کے لئے بھی رحمت ہے۔ایک بے جان درخت پر لگے پتے کے لئے بھی نبی پاک کی ذات رحمت ہے۔نباتات،حیوانات اور جمادات سب کے لیے آپ رحمت ہیں۔آپ کل کائنات کے لئے رحمت ہیں۔

اللہ رب العزت ہمیں آپ کی رحمت سے وافر حصہ عطا فرمائے۔(آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔



حوالہ جات

نمبر شمار	مصادر و مراجع
❶	الانبیاء:107:21
❷	الانبیاء:107:21
❸	البیان
❹	الزلزال:7,8:99
❺	البیان
❺	البیان:اللھب:1:111
❼	الانبیاء 107:21
❽	خازن،الانبیاء107:21
❾	فتاوی رضویہ،رسالہ : تجلی الیقین 30:141
❿	التوبہ128:9
⓫	تفسیر کبیر،البقرۃ 2:253:،561
⓬	روح البیان،الانبیاء107:21
⓭	ابن ماجہ:رقم الحدیث:4250،الطبرانی:رقم الحدیث:10281،ابونعیم فی الحلیہ:4:210
⓮	الانبیاء:107:21
⓯	الانبیاء:107:21
⓰	الانبیاء:107:21

نبی ہمارے حاضر و ناظر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اَصْحَابِہِ الْمُھْتَدِیْنَ وَعَلٰی اَوْلِیَائِہِ الْکَامِلِیْنَ الرَّاشِدِیْنَ وَعَلٰی عُلَمَاءِ الدِّیْنِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا"❶

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ہدیہ درود وسلام بحضور خیر الانام:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

مسلمان بھائیو اور میرے پیر بھائیو!

ایک دفعہ سارے درود شریف پڑھ لو حدیث مبارک ہے:

"مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشَرًا" ❷

"مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشَرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْهُ عَشَرَ خَطِيْئَاتٍ وَرَفَعَ عَشَرَ دَرَجَاتٍ" ❸

اس لئے جو ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اس پر اتنی رحمت کی برسات ہوتی ہے، جو ایک دفعہ درود پڑھتا ہے دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں اس لئے میں نے عرض کیا کہ درود پڑھ لیں۔ بھائی یہ قسمت والوں کے حصے میں آتا ہے صلوۃ وسلام پڑھنا اُن کے حصے میں آتا ہے جن سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں کیونکہ یہ گناہ معاف کرواتا ہے۔ مناسب وقت میں گفتگو کرنے کی کوشش کرتا ہوں کیونکہ اللہ کے رسول کی سیرت اور آپ کی سنت ہی اُمت کے لئے ذریعہ نجات ہے اور رسول اللہ ﷺ جب تقریر فرمایا کرتے تھے تو آپ بہت لمبی تقریر نہیں کیا کرتے تھے آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیشہ دو چیزوں کو مدنظر رکھ کر تبلیغ کی غور سے سنو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

"اُمِرْنَا اَنْ نُّكَلِّمَ النَّاسَ بِقَدْرِ عُقُوْلِهِمْ" ❹

ترجمہ: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں سے اُن کے عقلوں کے مطابق بات کریں۔

جو ہر کسی کی سمجھ میں آئے جیسا کہ آپ دیہاتی لوگ بیٹھے ہو اگر یہاں گفتگو علمی انداز میں کی جائے جو کسی کی سمجھ میں نہ آئے ہر کسی کے دماغ کے اوپر سے گزر جائے گی بات وہ کرو جو عام آدمی کو سمجھ آ جائے علماء اور پڑھے لکھے مجمع میں علمی گفتگو

کرو۔عام مجمع میں سادہ انداز میں بات کرو۔تقریر کرتے وقت لمبی چوڑی بات مت کرو،مختصر بات کرو جامع بات کرو جو سمجھ آ جائے اور لوگوں پر زیادہ مشکل نہ ہو،آج کل یہ ریت پڑ گئی ہے کہ پوری پوری رات محفل میلاد جاری رہتی ہے جس کی وجہ سے فجر کی نماز قضا کر دیتے ہیں ایسی محافل کا کیا فائدہ جو فرائض سے غافل کر دیں۔میلاد کا مقصود لوگوں میں عمل کرنے کا جذبہ بڑھے حضور ﷺ اکثر مختصر خطبہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ خطبہ حجۃ الوداع آپ نے سنا ہوگا جو آخری خطبہ تھا،رہتی دنیا تک رہنما ہے۔ جسے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش لوگوں نے سنا،جس طرح قریب والوں نے سنا ایسے ہی دور والوں نے بھی سنا لہٰذا جامع اچھی اور معیاری گفتگو جس سے لوگ ایمان یقین کی دولت سے مزید مالا مال ہوں، وعظ ونصیحت بھی ہو جائے۔شریعت کی تبلیغ بھی ہو جائے طریقت کی تبلیغ بھی ہو جائے لوگوں کا ایمان بھی تازہ ہو جائے لوگوں کو اپنے نیک اعمال کی اہمیت اور گناہ کا احساس بھی ہو جائے اور ان کو توبہ کا موقع بھی مل جائے اسی حوالے سے مناسب وقت میں بات کروں گا تا کہ مجھے بھی آسانی ہو اور آپ لوگ بھی آسانی سے سنتے رہیں رسول اکرم ﷺ جب نماز کے وقت جماعت کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو دوران نماز بھی اپنی اُمت پر شفقت فرماتے تھے۔ایسا پیار کرنے والا نبی کہیں ڈھونڈو؟ کہیں ہو تو ڈھونڈو؟ کہیں بھی نہیں ملے گا! اسی شخصیت نے ہمارے گناہ بھی معاف کروانے ہیں اور رب کے عذاب سے بھی بچانا ہے پیار کرنے والا نبی اتنا پیار کرنے والا نبی اُمت کا خیال رکھنے والا نبی حضور امامت کے لئے نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوتے قراءت میں لمبی آیتیں نہیں پڑتے تھے حضور ﷺ جب،جماعت کے لئے کھڑے ہوتے اگر کسی بچے کے رونے کی آواز آ جاتی تو قرأت مختصر فرما دیتے:

”عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةٍ

وَلَا اَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ "❺

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مختصر لیکن کامل نماز میں نے کسی امام کے پیچھے کبھی نہیں پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو نماز مختصر کر دیتے کہ کہیں اس کی ماں پریشانی میں مبتلا نہ ہو جائے۔ اس زمانے میں عورتیں بھی مسجد میں نماز پڑھتی تھیں اگر کسی عورت کا بچہ رو پڑتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز مختصر کر دیا کرتے بچہ تڑپ رہا ہے شاید اسے دودھ کی ضرورت ہو؟ ایسا پیارا نبی جس کی ہم محفل سجائے بیٹھے ہیں اس جیسا بے مثال نبی رب نے بنایا ہی نہیں۔

مسلمان بھائیو!

جب ہم یہاں آئے راستے میں سجاوٹ دیکھی آپ نے بازار سجائے ہوئے تھے یہاں محفل سجائی ہوئی ہے تو آپ کی اپنے نبی سے والہانہ محبت دیکھ کر لگتا ہے رب کا گنہگاروں کو معاف کرنے کا شوق ہے چھوٹے چھوٹے بخشش کے بہانے ہیں اللہ تعالیٰ کل قیامت کے دن آمد مصطفےٰ کی خوشی میں اپنے محبوب کی امت کو معاف فرمائے گا یہ بہانہ بنے گا کہ اس نے ایک جھنڈی لگائی تھی اس نے اپنے محبوب کے میلاد کی محفل میں اس نے ایک شامیانہ سیدھا کر دیا تھا اس نے ایک روپیہ دے دیا تھا اس نے ایک منٹ دے دیا تھا بہانے بنیں گے اور معاف کیا جائے گا کیونکہ یہ مجلسیں اور محفلیں بخشش کا ذریعہ ہیں جو یہاں آ کر بیٹھ گیا خالی نہیں جائے گا۔ فرشتے آسمان سے زمین پر اُتر کر مشاہدہ کرتے ہیں کہ کون سی ایسی مجلس لگی ہوئی ہے جہاں اللہ اور اس کے رسول کا ذکر ہو رہا ہے ہر مجلس میں فرشتے نہیں اترتے اس مجلس میں فرشتے اترتے ہیں جہاں اللہ کا ذکر ہو رہا ہو تو جہاں ان کو عظیم

دینی محفل نظر آئے وہاں اتر جاتے ہیں وہ بھی بندوں کے ساتھ بیٹھ کر ذکر سنتے ہیں اور اللہ رب العزت کے پاس واپس جاتے ہیں اور رب العالمین کو محفل کا حال بتاتے ہیں جیسے آج ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ حدیث کے مفہوم سے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے ساتھ فرشتے بھی بیٹھے ہیں جہاں اللہ کا ذکر ہو رہا ہو وہاں انسان بھی ہوتے ہیں جن بھی ہوتے ہیں اور فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں حدیث سے ثابت ہے فرشتے ایسی محفلوں سے واپس جاتے ہیں تو رب ان سے پوچھتا ہے میرے بندوں کا حال بیان کرو عرض کرتے ہیں تیری محفل میں تیرے ہی ذکر میں مشغول تھے رب فرماتا ہے مجھے اپنی بزرگی کی قسم جتنے بھی وہاں میرے ذکر میں تھے سب کو معاف کیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے یا اللہ! کیا ان سب کو معاف کیا؟ جبکہ ایک شخص ان میں ذکر کے لئے نہیں آیا تھا۔ جیسا کہ آپ اپنے گھروں سے آئے ہو کوئی کسی علاقہ سے آیا ہے کوئی کسی علاقہ سے کوئی دور کے علاقہ سے بھی آئے بیٹھے ہیں جو ذکر اللہ کی محفل میں جتنے قدم چل کے آیا ہے اُسے اتنی نیکیاں ملیں گی اور ہر قدم پر گناہ کی بخشش بشرطیکہ نیت میں اللہ کا ذکر ہو، اس کے محبوب کا ذکر ہو، مقصد صرف اللہ کی رضا ہو اور اس کے رسول کی رضا ہو مرشد کریم کی رضا ہو تو آپ کا ہر اٹھایا ہوا قدم نیکیوں کا سبب ہے۔ اور جس وقت آپ گھر سے نکلے تھے تب سے رب کی عبادت میں ہو اور جب تک گھر نہیں لوٹو گے رب کی عبادت میں ہو جبکہ ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ایک شخص ایسے ہی گزر رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے لئے تیرے ذاکرین کے پاس آ کر بیٹھ گیا اُس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: حدیث مبارک میں ہے:

"هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ" ❻

ترجمہ: یہ ایسے ہمنشین ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا۔

مجھے اپنی بزرگی اور بلندی کی قسم اس کو بھی معاف کیا جو میرے ذاکرین کے پاس آ کر بیٹھ گیا وہ خالی نہیں جائے گا اس نسبت کے صدقے اس کے گناہ بھی

معاف کر دیئے یہ محفل یہ ہجوم جس میں اللہ کا ذکر ہو رہا ہے اس کے محبوبوں کا ذکر ہو رہا ہے شہنشاہوں کے محلات سے افضل ہے یہ بادشاہوں کی مجلس سے بڑھ کر ہے یہ بڑے بڑے وزیروں اور بڑے بڑے افسروں کی مجلسوں سے بڑھ کر ہے یہ تو کچھ بھی نہیں ہے یہ اللہ کے ذاکرین کے پاس آ کر بیٹھ گیا وہ دنیا میں بھی بامراد اور آخرت میں بھی بامراد ہے۔ سید محمد عبداللہ شاہ، حضور ناز جہاں جن محفلوں میں بیٹھے ہوں اُس محفل میں بیٹھنے والے بھی بامراد ہیں اس لئے شکر کیا کرو کہ اللہ نے ہمیں وہ رسول عطا کیا جس کا نام نامی لینا ہی عبادت ہے جس پر درود پڑھنا گناہوں کی معافی اور جس پر درود پڑھنا اپنے درجات کی بلندی اور نیکیوں میں اضافہ کا سبب بنتا ہے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں خالق کائنات نے قرآن مجید میں اعلان فرمایا:

"اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا ..." ❼

ترجمہ: کہ اے حبیب یقیناً ہم نے تجھے شاہد بنا کر بھیجا۔

شاہد عربی کا لفظ ہے شاہد کا معنی ہے گواہ، گواہ ایسا جس سے کوئی شئے چھپی ہوئی نہ ہو جو ظاہر بھی دیکھ رہا ہو اور باطن بھی دیکھ رہا ہو جو اول بھی ہو اور آخر بھی ہو ظاہر بھی ہو باطن بھی ہو جب کسی عدالت میں گواہی دی جاتی ہے تو گواہ وہی بنتا ہے جس نے اپنی آنکھوں سے موقع دیکھا ہے عدالت اس کی گواہی قبول کرتی ہے اور جس نے کوئی چیز دیکھی نہیں ہوتی اس کی گواہی قبول نہیں ہوتی یہاں رب العالمین نے اپنے محبوب رحمت للعالمین کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا ....." ❽

کہ اے محبوب! آپ رب کی پوری مخلوق پر گواہ ہو، جنت پر گواہ ہو دوزخ پر گواہ، عرش پر گواہ، فرش پر گواہ سب پر گواہ، گواہ وہ ہوتا ہے شاہد وہ ہوتا ہے جو موقع پر موجود ہو ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور بشر ہیں لیکن ہم جیسے نہیں ہیں ہم عام بشر ہیں وہ

ایسے بشر ہیں جن کے سر پر نبوت کا تاج ہے اس دنیا میں بندہ کسی عہدے پر ہو وہ عام لوگوں جیسا نہیں رہتا اگر کوئی ملک کا وزیر اعظم بن جائے تو عام نہیں رہتا تو وہ جہاں جاتا ہے اس کا پروٹوکول اس کے ساتھ ہوتا ہے وہ پروٹوکول اس بندے کا نہیں ہوتا بلکہ اس عہدے کا ہوتا ہے اس عہدے پر جو بھی ہوگا اس کو پروٹوکول مل جائے گا اسی طرح اللہ کے رسول کے سر پر نبوت کا تاج ہے جہاں جہاں اللہ کا ملک ہے وہاں وہاں حضور کی عزت وشان ہے حضور مکہ میں تو رب کی وحی بھی مکہ میں، حضور مدینہ میں تو رب کی وحی بھی مدینہ میں، حضور غار میں تو وحی بھی غار میں، حضور حدیبیہ میں تو رب کی وحی وہاں، حضور بازار میں تو رب کی وحی بھی بازار میں، حضور کل قیامت کے دن شفاعت کریں گے تو رب کی دی ہوئی عزت بھی وہاں ظاہر ہوگی کیونکہ ساری کائنات رب کی بادشاہی ہے تو اس بادشاہی میں تیرا اور میرا رسول جدھر جدھر جائے گا عزت وشان کے ساتھ جائے گا تو اس لئے میں نے عرض کیا حضور اکرم ﷺ کی بشریت ہمارا ایمان اور عقیدہ ہے۔ ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه'' تو حضور کو بشر ماننا ایمان کا حصہ ہے لیکن حضور کی بشریت آپ کی اور میرے جیسی نہیں ہے کیونکہ حضور کے سر پر نبوت کا تاج ہے آپ انبیاء کے سردار ہیں اور حضور تمام اُمتیوں کے ایک ایک عمل سے واقف ہیں یہ بھی قرآن وحدیث سے ثابت ہے:

''اِنِّیْٓ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ'' ❾

اگر کوئی کہے کہ آپ نے کہا کہ حضور حاضر وناظر ہیں اور آپ بشر بھی ہیں تو کیسے؟ جواب یہ ہے کہ وہ عام بشر کی نگاہ سے نہیں دیکھ رہے بلکہ نور نبوت سے دیکھ رہے ہیں نبوت کی نگاہ سے آپ کا اور میرا نبی تمام عملوں سے واقف ہے میرے بزرگو! اللہ نے جو ہم پر احسان کیا ہے اپنا نبی عطا کر کے اس کا چرچہ کیا کرو کیونکہ خالق کائنات نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

"وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" ⓾

اس احسان اور کرم کا ذکر کرو جو تم پر رب نے کیا۔ سب سے بڑا کرم اور احسان رب نے ہم پر یہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا اُمتی بنایا یہ جو آپ نے جھنڈیاں لگائیں، ٹینٹ لگائے، لنگر کا اہتمام کیا، لوگوں کو وعظ و نصیحت کے لیے اہتمام کیا تا کہ جو کوئی اچھی بات سُن لے اس کا ایمان تازہ ہو اور وہ تائب ہو کر صراط مستقیم پر چلے ممکن ہے یہ محفل ہمارے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔ ہمارے گناہوں کا کفارہ یہ بیٹھنا بن جائے، سننا سنانا بن جائے، شریعت پر چلنے کا جذبہ ہمارے اندر پیدا ہو جائے۔ یہ فیض ہے نسبت قادریہ اور بزرگوں کی نسبتوں کا جو ہمیں یہ محفلیں نصیب ہوتی ہیں جو ہر کسی کے حصہ میں نہیں ہوتیں یہ محفلیں ان کے حصہ میں آتی ہیں جن کی نسبتیں کاملوں کے ساتھ ہوتی ہیں شریعت پر کاربند ہونے کا عہد کرو اللہ کریم گناہ معاف کرے گا۔ آئندہ احتیاط سے زندگی گزاری جائے کوئی پتہ نہیں کسی وقت کسی بندے کی زندگی ختم ہو یہ دنیا عارضی اور مختصر ہے دنیا کبھی کسی کا ساتھ نہیں دیتی۔

ایک ولی اللہ تھے ابراہیم بن ادہم وہ کسی بڑی ریاست کے بادشاہ تھے ولایت سے کوئی تعلق نہیں تھا جب رب کسی پر رحمت فرمانا چاہے تو بہانے بننا شروع ہو جاتے ہیں آپ سوئے ہوئے تھے اپنے محل کے اندر تو چھت پر کسی بندے کے چلنے کی آواز آئی آپ نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا معلوم کرو! کہ اس وقت چھت پر کون چل رہا ہے، میرے آرام میں خلل ڈال رہا ہے اس شخص کو نیچے لا کر پوچھا گیا کہ چھت پر آدھی رات کو کیا کر رہے ہو؟ اس نے عرض کی! حضور! میرا اونٹ گم ہو گیا ہے اونٹ ڈھونڈنے کے لئے میں آپ کے محل کی چھت پر چڑھا بادشاہ نے کہا: بھائی! تو بے وقوف ہے؟ پاگل ہے! اونٹ گم ہوا ہے تو کھیتوں، فصلوں، سڑکوں پہ ڈھونڈیا، کبھی اونٹ بھی محل کی چھتوں پر چڑھ کر گھومتے

ہیں؟ اس نے کہا بادشاہ سلامت! اگر اونٹ محل کی چھت پر نہیں مل سکتا تو اللہ بھی آرام کے ساتھ بستر پر سونے سے نہیں مل سکتا۔ اس کے لئے اٹھنا پڑے گا وضو کر کے رب کی بارگاہ میں کھڑا ہونا پڑے گا اس کی حمد نماز اور تہجد بھی پڑھنا پڑے گی وہ چلا گیا ابراھیم بن ادہم کو سمجھ آ گئی اگلے دن وہ اپنے دربار میں گیا مجلس لگی بادشاہ کے آس پاس لوگ بیٹھے تھے ایک شخص آیا دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہی اونٹ ڈھونڈنے والا بادشاہ کے محل میں داخل ہوا اور بادشاہ کے آگے کھڑا ہوتا ہے ابراھیم بن ادہم سے پوچھتا ہے جناب یہ سرائے کس کی ہے؟ تو بادشاہ نے کہا تجھے یہ سرائے نظر آتی ہے؟ یہ تو میرے محل کا دربار ہے۔ جہاں میں کچہری لگاتا ہوں اس نے کہا : بادشاہ سلامت! آپ سے پہلے کون بادشاہ تھا؟ تو انہوں نے کہا : میرا باپ تو اس نے کہا: اس سے پہلے تو اس نے کہا جناب میرا دادا تو آپکے بعد کون ہوگا؟ تو اس نے کہا : میری اولاد میں سے کوئی ہوگا تو اس نے کہا بادشاہ سلامت آپ تو بڑے سمجھدار ہو جہاں آج آپ ہیں کل کوئی اور بادشاہ بن جائے گا تو میں اسے سرائے نہ کہوں؟ کیا اسے محل کہوں؟ ⓫

میرے دوستو!

یہ گھر نہ آپ کا ہے نہ آپ کے باپ دادا کا ہے یہ اسی کا ہے جو آپ کو باری دے رہا ہے یہ دنیا کسی کی جاگیر نہیں ہے اس کے لئے مت لڑو۔ اس کے لئے مت جھگڑو، اپنے پیر کا سبق پکاؤ، پانچ وقت کی نماز پڑھو، رمضان آئے تو روزے رکھو، طاقت ہو تو حج کرو، طاقت ہو تو زکوۃ دو، دوسروں کی عزت کرو! دوسروں کے حق مت کھاؤ یہ نہ تیرا ہے نہ میرا ہے یہ اسی کا ہے جو سب کو دے رہا ہے آزمانے کے لئے کہ کون میرا ہے اور کون فرعون کا ہے۔ میرے دوستو! اللہ نے ہم کو وہ پیر دیا

حضرت سید محمد عبد اللہ شاہ کے روپ جس نے ہمیں شریعت سکھائی طریقت سکھائی دین سکھایا اور عقیدہ درست کیا جس نے ہمیں رب کو راضی کرنا سکھایا۔

میرے دوستو!

کئی لوگوں کو شوق ہوتا ہے کہ ہم پیر بن جائیں یہ شوقیہ پیری مریدی تو آسان ہے حقیقی خلافت معنی رکھتی ہے ہمت والے مردوں کا کام ہے ورنہ تماشہ گیر جعلی پیر تو جگہ جگہ بیٹھے ہیں پیر کی نشانی تو یہ ہوتی ہے کہ سر سے لے کر پاؤں تک سیرت رسول عربی کی تصویر محمد عربی کی سنت پر عمل پیرا ہوا ایسا پیر سچا ہوتا ہے۔ پیر وہ ہے جس کی زبان سے بات نکلے گی اللہ اور اس کے رسول کی پیر وہ ہے جو لوگوں کو اپنی طرف نہ بلائے اللہ کی طرف بلائے، پیر کی نظر نذرانوں پر نہ ہو بلکہ اللہ پر ہو۔ پہلے بندہ مرید بنے گا پہلے کسی کامل کے مرید بنو مرید کہتے ہیں مٹ جانا یعنی تو ختم ہو گیا نہ کوئی تیری پسند نہ کوئی تیری ناپسند، نہ کوئی چاہت نہ کوئی تیری اولاد نہ کوئی گھر بار جو پیر کی پسند وہی مرید کی پسند جو پیر کو ناپسند وہ مرید کو ناپسند جو پیر کا تصور اس طرح پکائے گا وہ مرید بنتا ہے مرید دیکھنا ہو کہ کیسا ہوتا ہے وہ حضور سید محمد عبداللہ شاہ کو دیکھ لے کیسے مرید ہیں۔ حضور سید قطب علی شاہ کی مجلس میں حضور سید محمد عبد اللہ شاہ جوتوں کی جگہ بیٹھا کرتے تھے۔ آپ تو یہاں آگے بیٹھے ہو حضور جوتوں میں بیٹھا کرتے تھے۔ حضرت پیر سید محمد عبداللہ شاہ فرماتے ہیں کہ میں جوتوں کی جگہ بھی بیٹھ کر نگاہ جھکا لیا کرتا اور حضور کا کلام سنا کرتا تھا تو جب بھی نظر اٹھا کر پیر کی طرف دیکھتا تو حضور قطب الاقطاب کی نظر مجھ پر ہی ہوتی۔ حضور لنگر کے پیالے دھویا کرتے تھے لنگر کی خشک روٹیاں کھایا کرتے تھے جلی ہوئی روٹی آگے آتی تو اسی کو تناول فرما لیا کرتے تھے آج ہمیں ایک پیر بھائی 1942ء کی بات بتا رہا تھا کہ ہم سیلاب سے قادر بخش

شریف کی حفاظت کے لئے آئے تو حضرت محمد عبداللہ شاہ نے فرمایا: قادر بخش کو چھوڑو، سندیلیاں والی میرے پیر کے دربار پر جاؤ۔

جب آپ نے غلامی کی یوں انتہاء کر دی تو آپ کے شیخ نے قادر بخش پر خاص نگاہِ کرم فرمائی۔ آج قادر بخش میں فیض قطب کا اور لنگر قطب کا جو میں بول رہا ہوں آپ سن رہے ہیں یہ حضور کا فیض ہے اسی فیض سے کل قیامت کے دن شفاعت ہوگی حضور کے فیض سے جنت ملے گی۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں یہاں سے ایسا لے جائے جیسے ہم بیٹھے ہیں کہیں گستاخ نہ ہو جائیں کہیں بدعقیدہ نہ ہو جائیں بھٹک نہ جائیں ہمیں بھی اسی طرح دنیا سے لے جائے جیسے آج اپنے ساتھ ملا کر بیٹھا ہے کل حشر کے دن بھی اپنے جھنڈے کے سائے کے نیچے لے کر بیٹھے اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اللہ تعالی ہم سب کا یہاں آنا قبول کرے اللہ ہم سب کے صغیرہ و کبیرہ گناہ معاف فرمائے۔ آمین

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔"



حوالہ جات

نمبر شمار	مصادر و مراجع
❶	الاحزاب:45:33
❷	صحیح مسلم: رقم الحدیث:408
❸	صحیح الجامع: رقم الحدیث:6359
❹	دیلمی: ص:290
❺	صحیح بخاری: کتاب الاذان: رقم الحدیث:708
❻	صحیح بخاری : کتاب الدعوات: رقم الحدیث:6408، الادب المفرد: رقم الحدیث:6839
❼	الاحزاب:45:33
❽	الاحزاب:45:33
❾	جامع ترمذی: رقم الحدیث:2312
❿	الضحیٰ:11:93
⓫	تذکرۃ الاولیاء

کامیابی کے اصول سورۃ العصر کی روشنی میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اَصْحَابِہِ الْمُھْتَدِیْنَ وَعَلٰی اَوْلِیَائِہِ الْکَامِلِیْنَ الرَّاشِدِیْنَ وَعَلٰی عُلَمَاءِ الدِّیْنِ وَجَمِیْعِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ○"❶

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ہدیہ درود وسلام بحضور خیر الانام:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

"وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ"

ترجمہ: زمانے کی قسم بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے۔

مسلمان بھائیو! دوستو عزیزو!

سب سے پہلے میں اس ذات کا شکر ادا کرتا ہوں جو پاک ہے۔ بلند ہے۔ وحدہ لاشریک ہے۔ اس نے ہم سب کو اشرف المخلوقات انسانوں میں پیدا فرمایا مزید اس کا شکر کہ انسانوں میں سے ہم لوگوں کو چنا، ہمارا تعلق اور ہماری نسبت اپنے محبوب محمد کریم ﷺ کے ساتھ قائم فرمائی اور اسی کے صدقے اس نے ہمیں ایمان کی دولت سے نوازا اور اسی نسبت سے ہمیں مرشد کامل عطا فرمایا جس نے ہمارے عقائد کو درست کر دیا۔ جب تک عقائد درست نہ ہوں کلمہ پڑھنے کے باوجود نمازیں روزے، حج اور زکوٰۃ ادا کرنے کے باوجود نجات حاصل نہ ہوگی جب تک ذہنی خیالات درست سمت پر نہ ہوں جو محمد کریم ﷺ کی تعلیمات ہیں ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔

یہ اس کریم رب کا کرم ہے کہ اپنے کریم نبی کے صدقے ہمیں اپنا عظیم المرتبت ولی عطا فرمایا جس نے ہمارے عقائد درست کئے۔ ہماری سوچوں کو درست کیا۔

ہمارے خیالات کو درست کیا، ہمارے غلط تصورات کو درست کر کے سیدھے راستے پر گامزن کر دیا۔ ایمان وہ دولت ہے جس کے سامنے دنیا و جہان کی سلطنتیں، بادشاہیاں، اقتدار، ہیرے اور جواہرات سب ہیچ ہیں۔

لیکن یہ انسانی فطرت ہے کہ جو چیز بغیر محنت کے مل جائے بغیر قربانی مل جائے، اس کی اہمیت انسان کو نہیں ہوتی۔

ہم پر یہ رب کا کرم ہوا کہ اس نے ہمیں ایمان کی دولت گھر بیٹھے بغیر تن من دھن وارے، بغیر جہاد کئے، بغیر اپنی اولادوں کو قربان کئے اور بغیر مالوں کو قربان عطا فرمائی۔ ایمان کی دولت عطا فرمانے کے لئے آپ پر اور مجھ پر رب نے کرم

فرمایا، مسلمان کے گھر میں پیدا فرمایا۔ ایک کان میں اذان کی صورت میں اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی اور دوسرے کان میں اقامت کی صدا بلند ہوئی اس سے بتا دیا گیا کہ تو مسلمان کے گھر پیدا ہو گیا ہے۔ مبارک ہو! ایمان کی دولت تجھے ورثے میں مل گئی۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کی توحید اور رسول پاک ﷺ کی رسالت کا اعلان کر دیا گیا اس اذان کی لاج رکھنا اور پوری زندگی دین پر قائم رہنا ایک کان میں اذان اور دوسرے میں اقامت تو نے سن لی اللہ وحدہ لاشریک کی توحید کا اعلان تو نے سن لیا۔ محمد ﷺ کی رسالت کا اعلان تو نے سن لیا۔ فلاح اور بھلائی کی طرف بلاوا تو نے سن لیا۔

سبق یہ ملا کہ جس دین کا پیغام سن رہا ہے اس پر قائم رہنا اس کی تبلیغ کرنا اور دین کی تبلیغ کرنے میں سب سے پہلے اپنی اصلاح کی جاتی ہے خود کو لوگوں کے سامنے ایک ماڈل اور نمونہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اس کے بعد گھر والوں کو تبلیغ ہوتی ہے، رشتہ داروں ہمسائیوں اور احباب کو تبلیغ ہوتی ہے اس کے بعد ساری دنیا کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ یہی تبلیغ کا انداز جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمارے سامنے رکھا۔

آج صبح سے ہم مختلف حضرات کے بیانات سن رہے ہیں جن کا نچوڑ یہی ہے۔ تمام حضرات نے اپنی اپنی صلاحیت اور اپنے اپنے علم کے مطابق انمول موتی ہمارے سامنے بکھیرے اللہ کرے ہم ان کی باتوں کو سمیٹ کر اپنے دامن بھر کر گھروں تک لے جائیں۔ خالی ہاتھ آتے ہیں اللہ والوں کے در سے اللہ خالی ہاتھ نہ بھیجے۔ قرآن بنیاد ہے اسلام کی قرآن بنیاد ہے اللہ کے پیغام کی قرآن بنیاد ہے اللہ کے نبی کریم ﷺ کی پہچان کی قرآن بنیاد ہے محمد کریم ﷺ کی پوری زندگی کی قرآن میں مسلمانوں کے لیے سب کچھ ہے۔ قرآن ہی سے ہمارا عروج ہے۔ قرآن سے منہ پھیرنے میں ہمارا زوال ہے۔ قرآن کو کبھی معمولی نہ سمجھنا جو آپ کے اور میرے گھروں

کی الماریوں میں یا مسجدوں میں ہے، یہ قرآن کوئی معمولی کتاب نہیں۔ یہ قرآن کوئی کاغذ کے چند صفحات نہیں۔ یہ قرآن رب العالمین کا کلام ہے اور محمد کریم ﷺ کی زبان ہے۔ اس قرآن کے کلمات کو اگر ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور پوری کائنات دوسرے پلڑے میں رکھ دی جائے تو قرآن پھر بھی عظیم اور بھاری ہے قرآن میں سب کچھ ہے:

"وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ" ❷

ہر خشک وتر کا بیان قرآن میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"لَوْ ضَاعَ لِيْ عِقَالُ بَعِيْرٍ لَوَجَدْتُّهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ" ❸

ترجمہ: اگر میرے اونٹ کی رسی بھی گم ہو جائے تو میں قرآن پڑھ کر رسی کو ڈھونڈھ لوں گا۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ کوئی ایسا علم نہیں جو قرآن میں نہ ہو کسی ایسے سوال کا جواب نہیں جو قرآن میں نہ ہو۔ زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس کی رہنمائی قرآن میں موجود نہ ہو۔ زندگی کا کوئی ایسا معاملہ نہیں جس کے متعلق آپ قرآن سے رہنمائی نہ لے سکتے ہوں۔ زندگی کے کسی بھی شعبہ سے آپ کا تعلق ہو، کسی بھی کاروبار سے آپ کا تعلق ہو، قرآن سب کو اپنے ماتحت کرتا ہے اور تمام شعبوں کی رہنمائی فرماتا ہے۔ قرآن کے ساتھ تعلق کو ہمیں مضبوط کرنا ہے۔ قرآن کے ساتھ ہمارا تعلق ہے جو کلمہ پڑھنے کی صورت میں ہمیں مل گیا۔ یہ الہامی کتاب ہے میں عرض کر رہا ہوں کہ قرآن پاک کے ساتھ ہمیں عملی تعلق قائم کرنا ہے کہ جب تک ہم قرآن اور صاحب قرآن کے ساتھ عملی تعلق قائم نہیں کرتے دنیا و آخرت میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

سامعین محترم!

قرآن مجید کے ساتھ عملی تعلق قائم کرنا پڑے گا۔ صاحب قرآن محمد کریم ﷺ کی ذات کے ساتھ عملی تعلق قائم کرنا پڑے گا اگر یہ تعلق قائم ہو گیا۔ دنیا آپ کے قدم چومے گی اور دنیا کی بادشاہی آپ کا مقدر ہو گی۔ قرآن پاک سے تعلق قائم کرنے کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے قرآن پاک کو سمجھنا اور قرآن پاک کو سمجھنے کے لئے صرف عربی زبان کا جاننا ہی ضروری نہیں اگر چہ قرآن عربی زبان میں ہے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عربی زبان آئے گی تو قرآن آئے گا ہم جب تک عربی زبان نہیں سیکھیں گے قرآن کیسے سمجھیں گے؟ عربی گرائمر سیکھنا بہت اہم ہے اس کے ذریعے آپ قرآن کو سمجھنے میں مدد لے سکتے ہیں۔ قرآن کا سمجھنا کچھ اور ہے۔ اگر قرآن کی سمجھ کا معیار عربی زبان ہے تو پھر عربی بولنے والے کو ابوجہل کیوں کہا گیا۔ صرف عربی سمجھ لینا یا عربی زبان روانگی سے بول لینا عربی گرائمر پر عبور حاصل کر لینا کافی نہیں۔ پتہ چلا کہ صرف عربی زبان کا سیکھ لینا قرآن کو سمجھنے کے لئے کافی نہیں بلکہ قرآن کو سمجھنے کے لئے محمد عربی ﷺ کی غلامی ضروری ہے جب تک صاحب قرآن کے عشق میں ڈوب کر حقیقی معنوں میں امتی نہیں بنو گے نہ قرآن مجید کی فہم حاصل ہو گی۔ یہ بھی سن لیجئے کہ قران پاک سمجھنے کے لئے محمد عربی کے مقام و مرتبہ کو سمجھنا ضروری ہے قرآن میں انسانوں کے لئے رہنمائی ہے۔ محمد کریم ﷺ کی ذات بندوں کے لئے رہنما ہے۔ قرآن کو سمجھنے کے لیے خدا کا عاجز بندہ اور محمد کریم ﷺ کا عاشق بننا ضروری ہے اور بندہ بنے کے لیے بندگی ضروری ہے اور بندگی کے لئے کلمہ پڑھنا ضروری ہے اور کلمہ پڑھنے کے لئے کلمہ کا پہلا لفظ لا سمجھنا بے حد ضروری ہے۔ پہلے اپنی نفی کرو پھر قرآن سمجھ میں آئے گا۔

محترم عزیر صاحب بیان کر رہے تھے کہ جو اپنی ذات کو سمجھ جائے وہ سب کچھ سمجھ جاتا ہے۔ بندہ بننے کے لئے بندگی ضروری ہے اور بندگی کرنے کے لئے اپنے آپ کو سمجھنا ضروری ہے اور اپنے آپ کو سمجھنے کے لیے کلمہ پڑھنا ضروری ہے۔ کوئی سوچے کہ کلمہ تو ہم لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کلمہ تو اس نے پڑھ لیا یہ کون سے کلمہ پڑھنے کی بات کر رہے ہیں کلمہ پڑھو گے تو بندہ بنو گے کئی ایسے بھی ہیں مرتے دم تک کلمہ پڑھتے رہتے ہیں لیکن بندے نہیں بنتے کئی ایسے بھی ہیں مرتے دم تک کلمہ کا ورد کرتے ہیں لیکن بندگی نام کی چیز نہیں ہے اور قرآن کا کلمہ تب سمجھ آئے گا جب تو بندہ بنے گا۔ محمد کریم ﷺ کے جلوے اور نظارے تب تجھے نظر آئیں گے جب تو بندہ بنے گا اور بندہ کون ہوتا ہے بندہ وہ ہوتا ہے جو کچھ بھی نہ ہو۔ جو پوری زندگی انا میں رہا وہ کچھ نہ بنا۔

محترم دوستو!

ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ تھوڑا سا اشارہ کر کے آگے چلوں گا "محمد رسول اللہ" کی سمجھ تب آئے گی جب تو پہلے لا ہو گا اور پھر الا اللہ کرے گا بعض لوگ ڈائریکٹ محمد رسول اللہ ﷺ تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں پہلے لا تو بن پھر الا اللہ کو تسلیم کر جب الا اللہ تسلیم کرے گا تو پھر سمجھ لگے گی محمد رسول اللہ ﷺ کیا ہے؟ محمد رسول اللہ ﷺ کے جلوے کیا ہیں؟ محمد رسول اللہ ﷺ کس کا نور ہے؟ محمد ﷺ کا کیا مقام ہے؟ تب پتہ چلے گا جب تو لا بنے گا جب تک میں فراز بنا رہوں گا تب تک میں کچھ نہیں بن پاؤں گا جب میں کہوں گا سب تو ہی تو ہے تب سمجھ آئے گی اللہ کی عظمت کیا ہے؟ اور رسول کیا ہے؟ کلمہ کی روح کو تو دیکھو کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا کہو لا الہ الا اللہ کوئی نہیں ہے۔ یہ چاند ستارے نہیں ہیں، نہ میں ہوں، نہ میری انا ہے، نہ میری اولاد ہے، نہ میری برادریاں ہیں، نہ میری دولتیں ہیں، نہ میرے کاروبار ہیں۔ میں

ایک ٹکے کا مالک نہیں سب تو ہی تو ہے کلمہ کہتا ہے لا کوئی بھی نہیں تو پھر کون ہے؟ یہ دین فطرت ہے میرے دوستو! ایسا خوبصورت دین ہے کہ جو بندہ کے ذہن میں سوال اٹھے جواب قرآن دیتا ہے نبی پاک ﷺ نے درس دیا کہ کوئی سرداریاں نہیں کوئی بادشاہیاں نہیں کوئی کالے اور سفید کو برتری نہیں کوئی امیر اور غریب کو برتری نہیں چھوٹے اور بڑے کو کوئی برتری نہیں۔ فرمایا کہو "لا" کچھ نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا اب کہو الا اللہ اسی کے جلوے دکھائی دیں گے۔ صرف اللہ ہی اللہ ہے۔ اللہ کہتا ہے شہ رگ سے بھی قریب ہوں۔ اس کی شہ رگ کے وہ قریب ہے جو لا پر عمل کر لیتا ہے۔ لا الہ الا اللہ کہو کچھ بھی نہیں سب کچھ اللہ ہے پھر فرمایا اب سب کچھ اسی کا ہے۔ ساری بادشاہی اس کی ہے۔ وہ تمام کا خالق ہے۔ وہ تمام کا بنانے والا ہے۔ وہ تمام کی زندگیوں کا مالک ہے۔ وہ موت کا مالک ہے۔ وہ رزق کا مالک ہے۔ وہ عزت اور ذلت کا مالک ہے جس طرح میں نے عرض کیا جب تک ہم بندے نہیں بنیں گے ہم اپنی پہچان نہیں کر سکتے کہ ہم کون ہیں؟ جب تک ہم اس دھوکے میں رہ گئے پوری زندگی کہتے رہے میرا جسم ہے۔ میری دولت ہے۔ میری اولاد ہے۔ میرے کاروبار ہیں۔ میری حکومت ہے۔ اس دھوکے میں مت رہو اس غفلت کی نیند سے موت کے بیدار کرنے سے پہلے جاگو اور کہہ دو کہ میں کچھ نہیں ہوں سب تو ہی تو ہے۔ جب تو بندہ بن جائے گا جب تو کہے گا میں کچھ نہیں تو بندہ بن جائے گا جب بندہ بن جاے گا پھر قرآن کو پڑھ دیکھ کہ تجھے کیسے سمجھ آتی ہے لیکن تو تکبر سے بھرا ہوا، انا سے بھرا ہوا تجھے تو نفسانی خواہشات سے بھرا ہوا تجھے قرآن محض کاغذ کے ٹکڑوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئے گا اور میرے دوستو عزیزو اور بزرگو! ہماری نجات ہماری کامیابی ہماری بھلائی اسی میں ہے کہ ہم قرآن اور صاحب قرآن کے ساتھ عملی تعلق کو قائم کریں۔ عملی تعلق سے مراد جو قرآن اور صاحب قرآن کا درس ہے۔ آپ کے فرامین ہیں آپ کی حدود ہیں آپ کے

بتائے ہوئے طریقے ہیں اس کے تابع ہوجائیں اسی میں آپ کی اور میری فلاح ہے۔

میرے دوستو!

قرآن مقدس کے جو لفظ میں نے آپ کے سامنے پڑھے "وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ" آپ کے اور میرے رب کا یہ فرمان محض مومنوں کے لئے نہیں، صرف مسلمانوں کے لئے نہیں، تمام عالم کے لئے ہے۔ قرآن مجید کے یہ الفاظ جب نازل ہوئے مکہ مکرمہ کے حالات کیا تھے آپ کے علم میں ہے۔

قرآن مجید کی کچھ سورتیں مکی کہلاتی ہیں اور کچھ سورتیں مدنی کہلاتی ہیں مکی جو ہجرت سے پہلے نازل ہوئیں اور مدنی ہجرت کے بعد نازل ہوئیں اور قرآن مجید کی دو آیتیں نہ مکہ میں نازل ہوئیں نہ مدینہ میں نہ بدر میں نہ احد میں نہ خندق میں قرآن مجید کی دو ایسی آئیتیں بھی ہیں جو معراج پر نازل ہوئی تھیں وہ ہیں سورہ بقرہ کی آخری دو آیات تو یہ مکی اور مدنی کہلاتی ہیں جو ہجرت سے پہلے نازل ہوئیں وہ مکی کہلاتی ہیں اور جو بعد میں نازل ہوئیں وہ مدنی کہلاتی ہیں۔ بعض لوگوں کے ذہن میں یہ بات ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ظاہری طور پر جب اس دنیا سے پردہ فرمایا تو قرآن کسی کتاب کی صورت میں نہیں تھا یہ غلط بات ہے اور کم علمی ہے آج قرآن جس صورت میں ہمارے درمیان موجود ہے الحمدللہ رب العالمین سے لے کر والناس کی سین تک یہی ترتیب محمد عربی ﷺ نے اپنی زندگی میں دلوائی تھی بعض روایات میں 43 صحابہ اور بعض میں 72 کے قریب صحابہ کاتبین وحی کے نام سے مشہور تھے سرکار ان کو قرآن لکھایا کرتے تھے ترتیب کے ساتھ اور ہر سال جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے ساتھ دور فرمایا کرتے تھے اور آخری سال میں جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کے ساتھ دو مرتبہ دور فرمایا۔

نزول کے اعتبار سے "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ" قرآن کی یہ پہلی آیت ہے اور آخری آیت جو حجۃ الوادع کے موقع پہ نازل ہوئی وہ " اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ " ہے لیکن جو ترتیب قرآن کی آج موجود ہے یہ "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ" تیسویں پارے میں ہے۔ یہ ترتیب سرکار ﷺ نے خود لگوائی تھی۔

قرآن مجید کے جو کلمات میں نے پڑھے:

"وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ" رب العالمین نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قسم ہے اس زمانے کی جس زمانے میں، میں نے اپنے محبوب کو بشری لباس میں دنیا کی رہنمائی کے لئے بھیجا۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس سورت کو پڑھا اور آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، اس آیت کی تفسیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "وَالْعَصْرِ" سے مراد دن کا آخری حصہ ہے "اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ" سے مراد ابو جہل بن ہشام، "اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" سے مراد حضرت ابو بکر صدیق "وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ" سے مراد عمر بن خطاب "وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ" سے مراد عثمان بن عفان "وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ" سے مراد علی بن ابی طالب۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ❹

اس آیت میں تنبیہ کی گئی ہے کہ ہر انسان دراصل خسارے اور نقصان میں مبتلا ہے۔ کیونکہ انسان کی سعادت یہ ہے کہ وہ آخرت سے محبت رکھے اور دنیا سے اعراض کرے انسان کے حواس خمسہ، شہوت اور غضب دنیا کی محبت کے داعی ہیں اس وجہ سے زیادہ لوگ دنیا کی محبت اور طلب میں مستغرق ہیں اس لیے وہ خسارے میں

ہیں سوائے صالحین مؤمنین کے۔ ❺

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمام لوگ خسارے میں ہیں۔ البتہ جو ان چار اوصاف سے متصف ہیں وہ خسارے سے بچ گئے۔

①ایمان ②عمل صالح ③لوگوں کو اطاعت وعبادت کی وصیت کرنا بلکہ دوسروں کو نیکی کا حکم دینا۔ ④لوگوں کو صبر کی تلقین کرنا۔

معلوم ہوا کہ انسان کے لیے یہ کافی نہیں کہ وہ خود نیک بن جائے بلکہ دوسروں کو برائی سے منع کرے جیسا کہ قرآن میں ارشاد فرمایا:

"كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ" ❻

ترجمہ: تم بہترین اُمت ہو جنہیں لوگوں کے لیے ظاہر کیا گیا ہے تم نیک کاموں کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ والعصر سے نبی کریم ﷺ کا زمانہ مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے زمانے کی قسم ارشاد فرمائی: اس پر دلیل یہ حدیث ہے: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں اور یہود ونصاریٰ کی مثال اس طرح ہے جیسے ایک شخص نے کچھ لوگوں کو اجرت پر کام کے لیے رکھا اور ان سے کہا رات تک کام کرنا ہے انہوں نے آدھے دن تک کام کیا پھر کہا ہمیں تمہاری اجرت کی ضرورت نہیں اور کام چھوڑ کر چلے گئے پھر اس نے اور آدمیوں کو کام پر لگایا اور کہا تم بقیہ دن تک کام کرنا تمہیں پہلے والوں کی مزدوری بھی ملے گی۔ انہوں نے عصر کی نماز کے وقت تک کام کیا اور کہا بس ہم اتنا ہی کام کر سکتے ہیں پھر اس نے اور لوگوں کو بلایا اور انہوں نے بقیہ دن

غروب آفتاب تک کام کیا اور انہوں نے دونوں فریقوں کا اجر حاصل کرلیا۔ ❼

والعصر اُس زمانے کی قسم اس دور کی قسم جس میں میں نے اپنے آخری رسول ﷺ کو بشر کے روپ میں دنیا کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے بھیجا کفر اور شرک کے اندھیروں سے نکال کر علم اور نور کی طرف لانے کے لیے بھیجا "اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ" رب جس بات کی قسم اٹھائے وہ بات غلط ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں! آج کا مسلمان جھوٹی قسمیں اٹھانے لگ گیا ہے حالانکہ حقیقت میں مسلمان وہ ہے جس کی گردن کٹ جائے لیکن زبان سے جھوٹ نہ نکلے۔ قرآن کے ساتھ عملی تعلق قائم کرنے کی بجائے قرآن صرف قسمیں اٹھانے کے لئے رہ گیا ہے؟ میں حقیقت پر بات کر رہا ہوں آپ اس دور کے حالات دیکھتے نہیں ہیں؟ رب نے قسم اٹھائی قسم ہے اس مبارک زمانے کی جس زمانے میں میرا محبوب بشر بن کر مکے اور مدینے میں ٹہل رہا ہے۔ لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہا ہے کہ اے لوگو! تم سب گھاٹے اور خسارے میں ہو! اے لوگو! قسم ہے مجھے اس زمانے کی کہ تم سب خسارے میں ہو۔ اگر تم کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو، کامرانی چاہتے ہو تو خسارے اور گھاٹے سے نکل آؤ۔ میرے محبوب کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لو۔

"اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" جو ایمان لے آئے۔ ایمان: امن سے ماخوذ ہے امن کا معنی ہے نفس کا مطمئن ہونا اور خوف کا زائل ہونا۔ اسلام سلامتی سے ماخوذ ہے گویا مومن و مسلم خود بھی امن وسلامتی میں ہے اور معاشرے میں بھی امن وسلامتی کا علمبردار ہے۔ مسلمانوں کی شناخت امن وسلامتی ہے اور ہمارے نبی ﷺ بھی امن وسلامتی کے پیامبر ہیں۔ جب مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں تو السلام علیکم کہہ کر امن وسلامتی کی دعا اور پیغام دیتے ہیں نمازی نماز کے اختتام میں دائیں بائیں جانب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر بھی امن وامان اور سلامتی کے پیغام کو عام کرتا ہے حدیث مبارک ہے:

"اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ" ❽

ترجمہ: حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے مسلمان محفوظ ہوں۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اس کے لیے ایک سعادت ہے اور جس نے مجھے نہیں دیکھا اور ایمان لایا اس کے لیے سات سعادتیں ہیں۔ ❾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے ان میں سے ایک شخص کی یہ خواہش ہوگی کاش وہ اپنے (تمام) اہل اور مال کے بدلے میں میری زیارت کرے۔ ❿

آؤ دیکھو! رب نے چار مراحل ذکر فرمائے:

① ایمان ② عمل

③ حق کی تبلیغ ④ صبر کی تلقین۔

پہلا مرحلہ ایمان:

ایمان کا مطلب ہے محمد عربی کی غلامی کا پٹہ گلے میں ڈالنا ایمان کا مطلب ہے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساری دنیا سے عزیز اور محبوب رکھنا اور آپ کی ذات اقدس پر اور آپ کی ناموس پر تن من دھن وارنے کا جذبہ رکھنا اس کو کہتے ہیں ایمان۔ رب نے فرمایا سب خسارے اور گھاٹے میں ہو صرف وہ خسارے میں نہیں جو ایمان لے آئیں گے۔

دوسرا مرحلہ، عمل صالح:

"وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ" صرف ایمان پر بات ختم نہیں ہوگئی کہ زبان سے کہہ دیا کہ مسلمان ہوں۔ اللہ اکبر کے چند نعرے لگا دئے، چند نعرے رسالت کے لگا دئے، میلاد منا لیئے، صدقات اور خیرات کر دیے، کعبے کے طواف کر لیے، سجدے کر لئے اور کہہ دیا کہ میں ایمان والا ہو گیا۔

بلکہ رب العالمین نے فرمایا: "اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ" جو ایمان لے آیا وہ عملی میدان میں قدم اٹھا کر دکھائے۔ چھوٹی سی مثال سمجھ لیں۔ پانی کا گلاس میرے سامنے پڑا ہے اس میں پانی بھی ہے میں جانتا ہوں کہ یہ پانی کا گلاس ہے اس کے پینے سے میری پیاس بجھ جائے گی اب میں آپ سے پوچھتا ہوں جب تک میں اس پانی کے گلاس کو پکڑ کر اپنے منہ سے نہ لگاؤں کیا وہ سامنے پڑا ہوا میری پیاس بجھا دے گا؟ جب میں پانی کے گلاس کو اُٹھاؤں گا اس گلاس کو منہ تک لاؤں گا اس کو پیئوں گا تو میری پیاس بجھ جائے گی۔ جب تک میں نے عمل نہیں کیا، اپنا ہاتھ نہیں بڑھایا، اس کو اٹھایا نہیں، اس کو پیا نہیں، اس سے میری پیاس نہیں بجھے گی۔ بالکل اسی طرح سے ایمان لے آنا اللہ پر اور اس کے رسول پر اور الہامی کتابوں پر اس میں قرآن بھی ہے اور باقی کتابیں بھی ہیں جب تک میں قرآن پر عمل کرنے کے لئے قدم نہیں اٹھاؤں گا کامیاب نہیں ہوسکتا۔ جیسے پانی میری پیاس نہیں بجھاتا اس طرح وہ قرآن بھی مجھے کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ محض میز پر پڑا ہوا قرآن بھی کوئی فائدہ نہیں دے سکتا جب تک اس سے میں تعلق قائم نہ کروں علمی اور عملی تعلق قائم کرنے کے لئے میں نے عرض کیا صرف عربی زبان پر عبور حاصل کر لینا ہی کافی نہیں صاحب قرآن محمد عربی ﷺ پر ایمان لانا ضروری ہے محمد

عربی ﷺ کو سمجھنے کے لئے بندہ بننا اور بندگی ضروری ہے اور بندہ بننے کے لئے اپنی ذات کی نفی ضروری ہے۔

رب العالمین نے فرمایا:

"اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ"

آؤ دیکھو! اس سورت میں رب نے چار مراحل ذکر فرمائے:

① ایمان ② عمل

③ حق کی تبلیغ ④ صبر کی تلقین

سامعین مکرم!

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایمان اور عمل صالح کی اہمیت اور اجر وثواب متعدد مقامات میں بیان فرمایا ہے میں قرآنی ترتیب کے مطابق اُن آیات کے حوالوں کے ساتھ مختصر اشارات بیان کر دیتا ہوں تا کہ سامعین وقارئین اِن سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوسکیں۔

② ایمان اور اعمال صالحہ پر جنت اور اس کی دائمی نعمتوں کی بشارت۔ ⓫

② ایمان اور اعمال صالحہ اختیار کرنے والے جنتی ہیں۔ ⓬

③ ایمان اعمال صالحہ نماز، زکوٰۃ پر اجر وثواب اللہ کے ذمہ کرم پر ہے۔ ⓭

④ ایمان اور اعمال صالحہ پر پورا پورا اجر وثواب عطا کیا جائے گا۔ ⓮

⑤ ایمان اور اعمال صالحہ کا انعام جنت اور اس کی ابدی نعمتیں ہیں۔ ⓯

⑥ ایمان اور اعمال صالحہ پر اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ ⓰

⑦ اہل ایمان مرد وخواتین نیک اعمال کرنے والے جنت میں جائیں گے۔ ⓱

⑧ ایمان اور اعمال صالحہ پر پورا پورا اجر وثواب دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مزید بھی اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ ⑱

⑨ ایمان اور اعمال صالحہ پر اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ ⑲

⑩ نیک اعمال کے مطابق درجات عطا کیے جائیں گے۔ ⑳

⑪ اللہ عزوجل اور رسول اکرم ﷺ تمہارے اعمال کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ ㉑

⑫ اللہ تعالیٰ بندوں کی اعمال کے ذریعے آزمائش فرماتا ہے۔ ㉒

⑬ صبر اور نیک اعمال پر مغفرت اور بہت بڑے اجر کی بشارت ہے۔ ㉓

⑭ ایمان اور اعمال صالحہ اور عاجزی کرنے والے لوگ جنتی ہیں۔ ㉔

⑮ ایمان اور نیک اعمال خوش حالی اور حسن انجام کا باعث ہیں۔ ㉕

⑯ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو پاکیزہ زندگی اور بہترین جزاء کی بشارت ہے۔ ㉖

⑰ نیک اعمال اختیار کرنے والے اہل ایمان کے لیے بہترین اجر کی بشارت ہے۔ ㉗

⑱ نیک اعمال اختیار کرنے والے اہل ایمان کے لیے ٹھکانہ جنت الفردوس ہے۔ ㉘

⑲ ایمان اور اعمال صالحہ اختیار کرنے والے اہل ایمان کے لیے لوگوں کے دلوں میں محبت ڈال دی جاتی ہے۔ ㉙

⑳ ایمان اور اعمال صالحہ پر بخشش اور باعزت رزق کا وعدہ۔ ㉚

㉑ توبہ کرنے والے اہل ایمان کے گناہ اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دے گا۔ ㉛

(22) حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا کی اے میرے رب! تو نے مجھے اور میرے والدین کو جو نعمتیں عطا کی ہیں مجھے ان کا شکر ادا کرتے رہنے پر قائم رکھ اور مجھے ان نیک اعمال پر قائم رکھ جن سے تو راضی ہے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے۔ (32)

(23) اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے تو ہم ضرور ان کے گناہوں کو ان سے مٹا دیں گے اور ہم ان کے اچھے کاموں کی ضرور اُن کو جزا دیں گے۔ (33)

(24) اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ہم ان کو ضرور نیکو کاروں میں داخل کریں گے۔ (34)

(25) ایمان و عمل پر جنت اور جنتی انعامات نصیب ہوں گے۔ (35)

(26) رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے تو ان کو جنت میں خوش و خرم رکھا جائے گا۔ (36)

(27) ایمان اور نیک اعمال پر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بہترین جزاء عطا فرمائے گا۔ (37)

(28) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ان ہی کے لیے نعمت والی جنتیں ہیں۔ (38)

(29) رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے تو ان کی مہمانی میں ان کے رہنے کے لیے جنتیں ہیں جو کچھ انہوں نے عمل کیے تھے اس کی جزا میں۔ (39)

(30) تا کہ اللہ انہیں جزا دے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے، ان کے لیے مغفرت ہے اور معزز روزی ہے۔ (40)

(31) ایمان اور اعمال صالحہ پر دوگنا اجر ملے گا۔ (41)

(32) نیک اعمال اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ (42)

(33) نیک اعمال کی جزا جنت اور جنتی نعمتیں۔ (43)

(34) ایمان اور اعمال صالحہ پر نہ ختم ہونے والا اجر عطا کیا جائے گا۔ (44)

(35) اور اس سے عمدہ کلام کس کا ہوسکتا ہے جو اللہ (کے دین) کی دعوت دے اور نیک کام کرے اور کہے کہ بیشک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ (45)

(36) ایمان اور اعمال صالحہ پر ہر وہ انعام ملے گا جس کی جنتی خواہش کریں گے۔ (46)

(37) اہل ایمان اور نیک اعمال اختیار کرنے والوں سے آل رسول کی محبت کا تقاضا اور اس پر بے مثال اجر وثواب کا وعدہ۔ (47)

(38) ایمان اور اعمال صالحہ پر اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے اور اپنے فضل سے نعمتوں میں اضافہ فرماتا ہے۔ (48)

(39) ایمان اور اعمال صالحہ پر اللہ کی رحمت کا حصول اور واضح کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ (49)

(40) اور ہر فریق کے لیے ان کے اعمال کے مطابق درجات ہیں اور ان کو ان کے اعمال کا پورا صلہ دیا جائے گا اور ان پر بالکل ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (50)

(41) ایمان اور نیک اعمال کے عوض میں گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور خوشحالی حاصل ہوتی ہے۔ (51)

(42) سو جو ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کا صلہ دیکھے گا۔ (52)

حاضرین محترم!

ایمان اور اعمال صالحہ کی قرآنی جزا اور بشارتیں آپ نے ملاحظہ فرمائیں۔

اب میں وہ نقطہ پیش کروں گا جو میری تمام گفتگو کا نچوڑ ہے وہ یہ ہے کہ کامیابی اور خسارہ کا دار و مدار کیا ہے؟ کامیابی کا حصول اور خسارہ سے بچاؤ صرف عمل کرنے سے بھی ممکن نہیں بلکہ دو مرحلے مزید باقی ہیں۔

تیسرا مرحلہ "وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ"

مانا کہ ایمان بھی لے آئے ہو! عمل بھی کر رہے ہو! خسارے سے اس وقت نکلو گے کہ جس پر عمل کر رہے ہو لوگوں کو بھی اس کی طرف بلاؤ، جس پر خود ایمان لے آئے ہو اس کی تبلیغ بھی کرو۔

سورۃ عصر کا بغور مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ جب تم حق کی طرف بلاؤ گے تو مصیبتیں بھی آئیں گی پھر صبر پر قائم رہنا اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہنا۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں "اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" آسان ہے "وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ" کچھ مشکل ہے ایمان کے بعد اس پر عمل کرنا کچھ مشکل ہے اور سب سے مشکل ہے "وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ" لوگوں کو حق بتانا۔ یزید کے سامنے سینہ تان کے کھڑے ہو جانا یہ حق ہے۔ فرعون کے سامنے سینہ تان کے کھڑے ہو جانا یہ حق ہے۔ سچے کو سچا کہنا جھوٹے کو جھوٹا کہنا برائی کو برا کہنا، اس پر خود عمل کرنا اور لوگوں کو اس کی طرف بلانا یہ ایمان اور عمل سے اگلا مرحلہ ہے یہی مرحلہ تمام ولیوں نے طے کیا ہر بندہ ولی کیوں نہیں بنتا؟ اس لیے ہر بندہ ولی نہیں بنتا کہ ہم "اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" سے آگے قدم نہیں رکھتے قرآن ہمیں ایمان کے بعد عمل صالح کی طرف بلاتا ہے۔

محمد کریم ﷺ کی ذات دیکھو مکہ میں سرکار نے پہلے چالیس سال زندگی گزاری کوئی جھگڑا تھا؟ کوئی فساد تھا؟ سب آپ کو صادق کہتے تھے۔ سب آپ کو امین کہتے تھے۔ سب کہتے تھے آپ جیسا کوئی نہیں۔ لوگ اپنی امانتیں حضور کے

پاس رکھواتے تھے ۔سرکار سے مشورہ لیتے تھے آپ کو عزت دیتے تھے کہ آپ بہت نیک اور پارسا اور اچھی شخصیت کے مالک ہیں۔ چالیس سال میں کسی نے کبھی طعنے نہیں دیے، برا بھلا نہیں کہا ،ان چالیس سالوں میں کیا تھا" اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا " پر عمل تھا۔

بعض لوگ تو یہ کہتے ہیں چالیس سال تک تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ وہ نبی بھی ہیں کہ نہیں میں عرض کروں سرکار کی نبوت تو اس وقت بھی تھی جب آدم علیہ السلام بھی نہیں تھے۔ پہلے چالیس سال ایمان وعمل پر سرکار نے گذارے اللہ وحدہ لاشریک پر یقین تھا اور اس پر ہی عمل تھا لڑائی کب پڑی؟ جب سرکار نے رب کی بتائی ہوئی اس تیسری شرط پر عمل شروع کیا جب سرکار نے "وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ " کا پرچار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : محبوب اعلان کر دو اب کوہ صفا پر چڑھو اور اعلان کرو میری وحدانیت کا اور اپنی رسالت کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ صفا پر چڑھے اور فرمایا :اے لوگو! میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا محمد بن عبداللہ۔ سرکار نے فرمایا :میری چالیس سال کی زندگی آپ لوگوں کے سامنے ہے۔ میں نے چالیس سالہ زندگی میں کسی کو دھوکا دیا؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے چالیس سال میں کبھی جھوٹ بولا؟ کسی کو ستایا؟ کسی کو طعنہ زنی کی؟ کسی کے مال میں خیانت کی؟ بڑوں کی عزت نہیں کی؟ کیا چھوٹوں پر شفقت نہیں کی؟ کیا لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے سے نہیں روکا؟ کیا کوئی برائی آپ نے میرے اندر دیکھی؟ تمام لوگوں نے یک زبان کہا اے محمد بن عبداللہ کوئی برائی نہیں دیکھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :اگر مجھے سچا مانتے ہو تو جس پہاڑ پر میں آج کھڑا ہوں اگر میں کہوں اس کے پیچھے فوج آ گئی ہے جو تم پر حملہ کر دے گی میری بات مانو گے؟۔ سبحان اللہ! تبلیغ کا انداز تو دیکھو پہلے اپنے آپ کو پیش کیا احتساب کے لئے کہ میرا احتساب کرو! میرے اندر کوئی خامی ہے؟ میں نے کسی سے دھوکہ کیا ہے؟ تو بتاؤ! میں نے کسی کا

کوئی مال ہڑپ کیا ہے؟ تو بتاؤ! پہلے اپنے آپ کو احتساب کے لئے پیش کیا آج تبلیغ کرتے ہیں پہلے اپنے آپ کو تو پیش کرو احتساب کے لئے۔ سب نے کہا آپ کے اندر کوئی خامی نہیں پھر سرکار نے فرمایا اگر میں کہوں کہ پیچھے دشمن کی فوج ہے جو تم پر حملہ کرنے والی ہے مانو گے؟ سب لوگوں نے کہا مانیں گے کیونکہ ہم نے آج تک اس زبان سے جھوٹ نہیں سنا پھر سرکار نے فرمایا وہی زبان جس سے تم نے چالیس سال تک جھوٹ نہیں سنا وہی زبان جس نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی۔ وہی زبان جس نے کبھی کسی کو طعنہ نہیں دیا وہی زبان جس نے کبھی کسی کی غیبت نہیں کی۔ وہی زبان جس نے چالیس سال تک کسی کا دل نہیں دکھایا۔

اے لوگو! اسی زبان سے میں کہتا ہوں ایک اللہ کو مان لو، ایک اللہ کی عبادت کرو، بت پرستی چھوڑ دو اور ایک اللہ وحدہ لا شریک کے آگے جھک جاؤ۔ جب کہا میں محمد رسول اللہ ﷺ ہوں تو مخالفت شروع ہو گئی۔ جو اب تک تعریفیں کر رہے تھے صداقت کی، حق کی، امانت کی "اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ" سے سرکار ﷺ نے جب "وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ" میں قدم رکھا تو سب مخالف ہو گئے۔ کہیں سے پتھر برسے۔ کہیں سے گالیاں پڑیں۔ کہیں سے طعنے پڑے۔ اپنے چھوڑ گئے۔ برادریاں چھوڑ گئیں۔ عزیز و اقارب چھوڑ گئے۔ کھانا پانی بند کر دیا۔ ستانا شروع کر دیا۔

چوتھا مرحلہ: "وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ"

رب نے فرمایا جب حق میں قدم رکھا ہے تو وصیت کر دو "وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ" کی کہ جب حق پر قدم رکھو گے تو مصیبتیں آئیں گی۔ جو ظلم کے خلاف حق کی آواز اٹھاتا ہے، غاصبوں کے خلاف حق کی آواز اٹھاتا ہے تو اسے دشمنی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

یادرکھو! حق ایمان دیتا ہے، حق برابری دیتا ہے، حق انصاف دیتا ہے، حق غریبوں کی آواز بنتا ہے، مظلوموں کی آواز بنتا ہے، عدل وانصاف دیتا ہے، جب تم معاشرے میں صدائے حق بلند کرنے کی کوشش کرو گے تو ساری شیطانی طاقتیں اکٹھی ہوجائیں گی اور تجھ پر ٹوٹیں گی جیسے محمد عربی ﷺ کو انہوں نے ستایا۔

آؤ دیکھو! رب نے چار مراحل ذکر فرمائے:

① ایمان ② عمل

③ حق کی تبلیغ ④ صبر کی تلقین

آج دنیا کے کسی کونے میں بھی کوئی اللہ کا ولی ہے تو وہ "اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ" تک نہیں رکا اور وہ ولی ہی کیا کہ اس کے گھر کے اردگرد آگ لگی ہو اور وہ بجھائے نہ اور وہ دریا ہی کیا جو خود بہہ رہا ہو اور اردگرد زمین بنجر ہو اور وہ ندی اور چشمہ ہی کیا جو خود بہہ رہا ہو اور لوگوں کی پیاس نہ بجھائے۔ ولی کامل وہ ہوتا ہے جو ایمان اور عمل کے بعد حق کی تبلیغ کرتا ہے اور کسی ملامت کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور یہی اللہ کے ولیوں نے کیا اور یہی فریضہ اس قادر بخش کی سرزمین پر قبلہ سید محمد عبداللہ شاہ قادری مشہدی علیہ الرحمہ نے ادا کیا اور اسی "وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ" کا درس میرے ان کانوں نے اپنے پیر ناز جہاں سے سنا اور اے مریدو! ہم کامل مرید تب بنیں گے جب "اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ" کے بعد وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ کا درس دیں گے جس کا درس محمد عربی ﷺ نے دیا جس کا درس صحابہ کرام نے دیا۔ جس کا درس اولیاء کرام نے دیا۔ جس کا درس آپ کے اور میرے پیر نے دیا۔ ہمیں بھی دینا ہے ہم سب کو اسلام کا مجاہد و مبلغ بننا ہے۔ اسلام کو ہم نے دنیا میں پھیلانا ہے۔ یہی قرآن کے ساتھ عملی تعلق ہے۔ میرے دوستو! اللہ کے ولیوں نے یہ کام کیا۔ یہ ربیع الثانی کا مہینہ ہے حضور غوث

پاک علیہ الرحمہ سے اس کی نسبت ہے تمام ولیوں کے سردار نے بڑے سے بڑے حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حق بات کہی۔غوث پاک نے تبلیغ کرنے کا یہ ٹرینڈ بدلا تھا، بڑے نذرانے لے کے بادشاہ اور وزراء آتے لیکن آپ قبول نہ کرتے، آپ کبھی کسی بادشاہ کے محل میں نہیں جاتے تھے۔آپ کسی دنیا دار کے دربار میں نہیں جاتے تھے۔آپ کہتے تھے مجھے میرے درس میں آ کر ملو، حضور غوث پاک کو لاکھوں کروڑوں نذرانے پیش کیے جاتے بڑے بڑے بادشاہ پیش کرتے آپ قبول نہ کرتے۔آپ ایک مرتبہ خطاب فرما رہے تھے بارش آ گئی آسمان کی طرف منہ کر کے کہا اے اللہ! میں تیرے لیے مخلوق کو اکٹھا کر رہا ہوں اور تو بارش برسا رہا ہے آپ کی یہ بات زبان سے نکلی تو بارش رک گئی۔میرے دوستو! حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے دنیا کو دل میں جگہ نہیں دی۔حضور ناز جہاں علیہ الرحمہ فرماتے تھے دنیا کو جیبوں میں رکھو تو حلال ہے دل میں لے کر جاؤ گے تو حرام ہے اور آخری بات کر کے آپ سے اجازت چاہوں گا اگر کوئی میری نظروں سے دیکھے تو میں نے حضور غوث پاک کے عکس کو اپنے پیر کے روپ میں قادر بخش میں ٹہلتے دیکھا، گفتگو کرتے دیکھا ہے کیا قادر بخش میں میرے اور آپ کے پیر نے حضور غوث پاک کی سیرت نہیں دکھائی؟ کبھی کسی دنیا دار سے میرا پیر مرعوب نہیں ہوا کبھی کسی سے جھوٹ بولا؟ کبھی کسی سے عہد توڑا؟ غریب مرید جو دل میں محبت لے کر آیا آپ نے اس کو گلے لگایا۔میں اپنے پیر ناز جہاں کو جو میری نظر میں غوث پاک کے عکس تھے قادر بخش میں چلتا پھرتا دیکھا جیسے مولانا نے شعر پڑھا تھا:

اللہ اللہ کیے جانے سے اللہ ناں ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اللہ کرنے کا طریقہ اللہ والوں سے ملتا ہے جب

تک کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں جاؤ گے وہ صحیح تشخیص نہیں کرے گا، تیرا علاج نہیں ہوگا خود ہی دکان سے جا کر میڈیکل سٹور سے دوائی لے کر کھانا شروع کر دے گا بیمار ہو جائے گا بالکل اسی طرح سے اللہ کو ملنا کیسے ہے؟ اللہ کا ذکر کرنا کیسے ہے؟ اللہ والوں کے دامن سے لپٹو گے تو یہ طریقہ بتائیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں زندگی بھر اللہ والوں سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے ہمارا قرآن سے عملی تعلق پیدا فرمائے ہمارے رسول پاک ﷺ کی ذات پاک سے عملی تعلق قائم فرمائے ہمارا ایمان کامل کرے ایمان کے بعد ہمیں عمل کی توفیق دے ایمان اور عمل کے بعد ہمیں "وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ" اور "وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ" کی تلقین کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین



حوالہ جات

نمبر شمار	مصادر و مراجع
❶	(سورۃ العصر 103/:1,2)
❷	(الانعام:59:6)
❸	(الاتقان فی علوم القرآن النوع الخامس والستون 2:،126)
❹	(الکشف والبیان: جلد 10 ص:284)
❺	(تفسیر کبیر: جلد 11 ص:280)
❻	(ال عمران:110:3)
❼	(صحیح بخاری: رقم الحدیث 558:، مصنف عبدالرزاق: رقم الحدیث:20565)
❽	(صحیح بخاری: رقم الحدیث 10:، صحیح مسلم: رقم الحدیث 161:، مشکوۃ المصابیح: رقم الحدیث:6)
❾	(مسند احمد: ج5: ص:264)
❿	(صحیح مسلم: ج2: ص:379)
⓫	(البقرۃ:25/2)
⓬	(البقر:82/2)
⓭	(البقرۃ:277/2)
⓮	(ال عمران:57/3)

⓯ (النساء:57/4)

⓰ (النساء:122/4)

⓱ (النساء:124/4)

⓲ (النساء:173/4)

⓳ (المائدہ:9:5)

⓴ (الانعام:132/6)

㉑ (التوبہ:105:9)

㉒ (ھود:7:11)

㉓ (ھود11:11)

㉔ (ھود:23:11)

㉕ (الرعد:29:13)

㉖ (النحل:97:16)

㉗ (الکہف:2:18)

㉘ (الکہف107:18)

㉙ (مریم:96:19)

㉚ (الحج:50:22)

㉛ (الفرقان:70,71:25)

㉜ (النمل:19:27)

㉝ (العنکبوت:7:29)

㉞ (العنکبوت:9:29)

㉟ (العنکبوت:58:29)

36. (الروم:15:30)
37. (الروم:45:30)
38. (لقمان:8:31)
39. (السجدہ:19:32)
40. (سباء:4:34)
41. (سباء:37:34)
42. (فاطر:10:35)
43. (غافر 40:40)
44. (حم السجدہ(فصلت):8:41)
45. (فصلت:33:41)
46. (الشوریٰ:22:42)
47. (الشوریٰ:23:42)
48. (الشوری:26:42)
49. (الجاثیہ:30:45)
50. (الاحقاف:19:46)
51. (محمد:2:47)
52. (البینہ:7:98)

تعلیمات نبوی اور ہمارا معاشرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَعَلٰى اَصْحَابِهِ الْمُهْتَدِيْنَ وَعَلٰى اَوْلِيَاءِ الْكَامِلِيْنَ الرَّاشِدِيْنَ وَعَلٰى عُلَمَاءِ الدِّيْنِ وَعَلٰى جَمِيْعِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا" ❶

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ الْاَمِيْنُ، وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

ہدیہ درود وسلام بحضور خیر الانام:

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه
وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه
وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

مسلمان بھائیو اور میرے پیر بھائیو!

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہم سب کو یہ توفیق بخشی کہ ہم مل کر اس کا اور اس کے محبوب ﷺ کا ذکر کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ﷺ کی حقیقی محبت عطا فرمائے۔

سامعین محترم!

تعریف کے لائق صرف وہ ذات ہے جو اپنی ذات وصفات میں واحد ہے، لاشریک ہے۔ جو رب العالمین ہے پالنے والا ہے ساری مخلوقات کا۔ تعریف اس ذات کی جو رحمان ہے اور رحیم بھی ہے، تعریف اسی ذات پاک کی جو مالک یوم الدین ہے، تعریف اسی ذات پاک کی جو کہ بے نیاز ہے، تعریف کے لائق وہی ذات ہے جس کے قبضے میں آپ کی اور میری زندگی اور موت ہے، تعریف کے قابل وہی ذات پاک ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہم لوگوں کا رزق، ہماری عزت وذلت ہے، تعریف کے لائق وہی ذات ہے جس کی بارگاہ میں ایک دن آپ نے اور میں نے اپنے اعمال کے ساتھ حاضر ہونا ہے، تعریف کے لائق وہی ہے جو عدل کے ساتھ جزا اور سزا کا فیصلہ اپنی مخلوق کو سنائے گا، تعریف کے لائق صرف وہی ذات پاک ہے جس نے اسلام کی صورت میں ہماری ہدایت اور ہماری رہنمائی کے لیے ایک ایسا ضابطہ حیات عطا فرمایا جو کہ زندگی گزارنے کا احسن اور خوبصورت طریقہ ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" ❷

رسول اللہ ﷺ کی ذات میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ جو کہ 14 سو سال پہلے بھی قابلِ عمل تھا آج بھی قابل عمل ہے اور قیامت تک قابلِ عمل

رہے گا۔ بلکہ قرآن نے پوری زندگی کے لائحہ عمل کو ایک دوسرے مقام پر بیان فرمایا:

"وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا" ❸

ترجمہ: اور رسول تمہیں جو کچھ دیں پس تم اُسے لے لو اور جس سے تمہیں منع کریں اس سے باز آجاؤ۔

گویا ہم زندگی کے تمام معاملات میں تعلیماتِ مصطفیٰ کریم ﷺ کے پابند ہیں۔ جو احکام آپ نے عطا کیے ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ یعنی جن احکامات کو بجا لانے کا حکم دیا انہیں بجالانا ہے اور جن اُمور کے کرنے سے منع کیا اُن سے اجتناب کرنا ہے۔

معلوم ہوا رسول اللہ ﷺ کا ہر حکم واجب الاطاعت ہے۔

اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ تم کو مال غنیمت سے جو کچھ عطا کریں، اس کو بخوشی قبول کرلو، اور تم کو مال غنیمت میں خیانت کرنے سے روکیں تو اس سے رک جاؤ۔

اس آیت کا شان نزول اگرچہ مال غنیمت کے ساتھ خاص ہے، لیکن نبی ﷺ کے تمام اوامر و نواہی اور آپ کے تمام احکام اِس میں داخل ہیں۔

حضرت حسن بصری نے کہا: اس آیت کا معنی ہے: میں تم کو مال فئے سے جو کچھ دوں اس کو قبول کرلو اور جس چیز سے تم کو منع کردوں اس کو طلب نہ کرو۔

علامہ الماوردی المتوفی 450ھ نے کہا:

اس آیت میں نبی ﷺ کے تمام اوامر اور نواہی مراد ہیں کیونکہ آپ کا ہر حکم صرف نیک کام کے لیے ہوتا ہے جبکہ نہی اور ممانعت برائی سے ہوتی ہے۔ ❹

سامعین محترم!

آج اس دنیا میں جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے سب اللہ تعالیٰ کی عطا ہے ہم تو اس قدر غریب تھے کہ جب ماں کے پیٹ سے اس دنیا میں آئے تو ہمارے پاس تن ڈھانپنے کے کپڑے بھی نہیں تھے اور کل جب اس دنیا سے جائیں گے تو کچھ بھی نہیں لے کر جائیں گے ہم کسی چیز کے مالک تھے نہ کسی چیز کے مالک ہیں نہ ہوں گے، مالک ایک ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اسی کے قبضے میں تمام دنیا ہے۔

دوستو!

آج اگر کسی کے پاس عزت ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے، اس میں اس کا کوئی ذاتی کمال نہیں ہے، آج اگر کسی کے پاس مقام و مرتبہ اور عظمت و شان ہے اس میں اس کا کوئی کمال نہیں، اللہ تعالیٰ کی عطا اور مہربانی ہے آج کسی کے پاس بہترین کاروبار ہے، بہترین سواریاں ہیں رہنے کے لیے بہترین گھر ہے اور پہننے کے لیے بہترین لباس ہے اس میں اس کا کوئی ذاتی کمال نہیں یہ کمال اس عظیم ذات کا ہے جس نے یہ سب عطا کر رکھا ہے۔

میرے محترم بھائیو، عزیزو، بزرگو! اگر کوئی شمار کرنا چاہے اور گننا چاہے کہ میں نے ماں کے پیٹ سے لے کر آج تک کن کن نعمتوں کا استعمال کیا ہے تو گنتی اور شمار ختم ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں گن نہیں سکے گا۔

خالق کائنات نے قرآن میں خود ذکر فرمایا:

"فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ" ❺

ترجمہ: تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

میرے دوستو!

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو بھیج کر اہل ایمان پر احسان فرمایا۔

"لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا" ❻

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا کہ ان میں عظیم الشان رسول بھیجا۔

یہ ایک عظیم الشان نعمت ہمیں عطا فرمائی۔ میرے دوستو! اکثر آپ سنتے ہیں حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کائنات کا وجود حضور ﷺ کے مرہونِ منت ہے، اس کائنات کی تمام رعنائیاں حضور ﷺ کے وجود سے قائم ہیں لیکن کبھی کوئی اپنا محبوب کسی کو نہیں دیتا اگر آپ نے کسی سے محبت کی ہو تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اپنا محبوب کوئی کسی کو نہیں دیتا لیکن کرم اس کریم ذات کا کہ اس نے ہماری رہنمائی اور ہدایت کے لیے ضابطہ حیات عطا فرما کر اپنا محبوب عطا کر دیا۔ سوچو! ماں کے پیٹ میں خوراک کا بندوبست کیا احسان نہیں، تجھے تخلیق کیا، دنیا میں بھیجا تو اتنا ناتواں تھا کہ خود کو نہیں سنبھال سکتا تھا۔ تجھے کھلایا، پلایا، تیری تربیت کا بندوبست کیا، تیری پرورش کا بندوبست کیا، لیکن احسان نہیں جتایا۔ سورج روشنی فراہم کر رہا ہے، چاند چاندنی بکھیر رہا ہے، زمین انسان کے لیے سونا اُگل رہی ہے، پھل اُگل رہی ہے، پانی اگل رہی ہے، طرح طرح کی نعمتوں سے اسے نوازا جا رہا ہے، ہوائیں چل رہی ہیں، موسم بدل رہے ہیں، قبیلے بنا دیے، ہماری پہچان کے لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا" ❼

طرح طرح کی نعمتوں سے نواز دیا: لیکن جب باری آئی اس عظیم نعمت کی

جس کے مرہونِ منت ساری نعمتیں ہیں بلکہ میں یوں کہوں گا کہ کائنات کی جان محمد مصطفی ﷺ کی ذات ہے، جب مبعوث کرنے کا وقت آیا رب نے فرما دیا میرا احسان ہے یعنی احسان کی قدر کرو اور دیگر نبی تو اپنی رسالت کا اعلان خود کریں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو وہ شان عطا کی ہے کہ اپنے حبیب ﷺ کی رسالت کا خود اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

"یٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ "❽

یٰس حضور ﷺ کے ناموں میں سے ایک نام ہے امام قشیری نے سعید بن جبیر سے نقل کیا اور امام سلمی نے امام جعفر الصادق کا قول نقل کیا ہے کہ یاسین سے مراد "یاسید البشر" ہے۔

"وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ "❾

قسم ہے اس قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے اللہ رب العزت پہلے مخاطب ہوا اپنے محبوب سے کہ اے عرب وعجم کے سردار پھر قسم اُٹھائی قرآن حکیم کی ہر بات پر قسم نہیں اُٹھائی جاتی قسم والی بات متکلم کے نزدیک حق پر مبنی ہوتی ہے اس لیے وہ جب اپنی بات تاکید سے کرنا چاہے تو اس سے پہلے قسم اُٹھاتا ہے۔آیت مبارکہ میں رب نے قسم اُٹھائی کہ مجھے قسم ہے اس قرآن کی جو حکیم ہے اب آگے بڑھنے سے پہلے عرض کروں۔قرآن وہ کتاب ہے جس کے کچھ اوصاف یہ ہیں قرآن مقدس، قرآن حکیم، حکمت سکھانے والی کتاب ہے دانائی سکھانے والی کتاب اچھے اور بڑے کا فرق بتانے والی کتاب سیدھا راستہ دکھانے والی کتاب ہے ہمیں بہترین انسان بنانے والی کتاب، ہمیں بہترین اخلاقیات میں ڈھالنے والی کتاب، قرآن حکیم جو حکمت سے بھرا ہوا ہے آج اگر کوئی شخص حکمت سے خالی ہے اور اس کے اندر کوئی دانائی نہیں، سمجھ نہیں، اچھے اور بُرے کی تمیز نہیں، اُس کے اخلاق

اچھے نہیں اس کا کردار اچھا نہیں تو اس نے قرآن سے کچھ نہیں سیکھا اور میں تو کہوں گا کہ قرآن تو حکمت سکھاتا ہے اگر کسی میں حکمت نہیں تو اس کے دل میں قرآن نہیں اگر کسی میں دانائی نہیں آئی تو اس نے قرآن نہیں پڑھا اگر کسی کو اچھے اور بُرے کی تمیز ہی نہیں تو اس نے کون سا قرآن پڑھا؟ مسلمانو! ہمیں یہ سوچنا ہے کہ اس شان والے رسول نے ہمیں کیا دیا؟ اس نے ہمیں ایمان دیا، اس نے ہمیں قرآن دیا بلکہ اس نے ہمیں رب رحمٰن کا پتہ دیا۔ انسان جب اپنی معرفت حاصل کر لے تو معرفتِ الٰہی نصیب ہو جاتی ہے۔

خالقِ کائنات نے فرمایا:

وَفِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

ترجمہ: اور خود تم میں (نشانیاں ہیں) تو کیا تم دیکھتے نہیں۔

عظیم الشان محفلیں منعقد کرتے ہو ضرور کرو، علماء کرام کی تقریریں سنو، اپنے ایمان کو تازہ کرو لیکن ساتھ ساتھ اپنا محاسبہ بھی کرو اپنے گریبان میں جھانکو! جواب تلاش کرو وہ عظیم شخصیت جس کی خاطر اس کائنات کو بنایا گیا اس نے ہمیں کیا دیا؟ اس نے ہمیں جو شریعت عطا کی کیا آج ہم اس شریعت کے احکام کو پکڑے ہوئے ہیں؟ اگر پکڑے ہوئے ہیں تو ماشاء اللہ ہم سچے عاشق رسول ہیں اور اگر ہم اس کو بھول چکے ہیں جو اللہ کے حبیب نے ہمیں عطا فرمائی تو غالباً ہمارے عشق میں کمی ہے کیونکہ سرکار نے جو ہمیں دیا اگر ہم اس کو نہیں اپنائیں گے تو محبت کس چیز کی اور عشق و محبت کا دعویٰ کیسے؟ زبانی دعوے جب تک کرتے رہیں گے کچھ نہیں ملے گا۔ شریعت پر عمل کریں گے تو دنیا و آخرت میں سرخرو ہو جائیں گے۔ خالقِ کائنات نے قرآن مقدس میں فرمایا:

"اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ" ⓫

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تو صرف ایک ہی دین مقبول ہے جس کا نام ہے اسلام۔

یادرکھو! دوستو! اسلام کا معنی سلامتی ہے سلامتی میں پیار ومحبت واخوت ہے گویا اسلام پیار ومحبت اور بھائی چارے کا دین ہے۔ یہی پورا قرآن ہمیں سکھاتا ہے۔ میرے دوستو! یہ جو دین ہمیں رب نے دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے پاس ایک ہی دین ہے اس لیے خالق کائنات نے ایک اور جگہ پر ارشاد فرمایا:

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً" ⓬

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ۔

میں صرف قرآن کی ترجمانی کر رہا ہوں قرآن کے بارے میں دین کے بارے میں رب نے فرمایا: دین اسلام ہے پھر ارشاد فرمایا:

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" ایمان کی بہاروں سے اپنے دل معطر کرنے والو! دین اسلام میں داخل ہو چکے ہو تو آؤ اس میں پورے کے پورے داخل ہوجاؤ۔ اسلام جو حقوق العباد بتاتا ہے وہ بھی ادا کرو جو عبادات اسلام بتاتا ہے وہ بھی ادا کرو، اسلام معاملات درست کرنے کے لیے کہتا ہے وہ بھی کرو۔ اسلام میں آنا ہے تو سر سے لے کر پاؤں تک آؤ یہ نہیں ہے کہ نماز پڑھنی ہے لیکن زکوۃ نہیں دینی۔ حج تو کرنا ہے لیکن دھوکہ دہی بھی کرنی ہے، جھوٹ سے نہیں رُکنا، غیبت سے نہیں رُکنا، بدگمانی سے نہیں رُکنا، دوسروں کو لُوٹنے سے نہیں رُکنا، دوسروں کی عزت نہیں کرنی تو پھر کون سے دین پر عمل کر رہے ہو؟ میرے دوستو! جو دین رب العزت نے محبوب مصطفی ﷺ کے صدقے ہمیں دیا وہ ضابطہ حیات ہے سر سے لے کر پاؤں تک دین میں آنا، قرآن ہمیں کہہ رہا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں فرما رہا ہے کہ اگر میرے نزدیک جو

دین ہے اُسے جان چکے ہو تو پورے پورے اس کے اندر آؤ میں ایک چھوٹی سی مثال عرض کروں، میرے دوستو! حقوق اللہ اور حقوق العباد میں تھوڑا سا فرق دیکھو حقوق اللہ کا مطلب اللہ تعالیٰ کے بندوں پر جو حق ہیں انہیں ادا کرنا اور حقوق العباد کا مطلب بندوں کے جو حق انسان کے ذمے ہیں انہیں ادا کرنا۔ کیونکہ حقوق اللہ ادا کرنے کے ساتھ حقوق العباد ادا کریں گے تب کامیابی حاصل ہوگی۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا:

"یَامُعَاذُ هَلْ تَدْرِیْ مَاحَقُّ اللهِ عَلٰی عِبَادِهٖ وَمَاحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللهِ؟قُلْتُ:اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ:فَاِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَی الْعِبَادِ اَن یَّعْبُدُوْهُ،وَلَایُشْرِکُوْابِهٖ شَیْئًا،وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللهِ اَن لَّایُعَذِّبَ مَن لَّایُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا،فَقُلْتُ:یَارَسُوْلَ اللهِ،اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ، قَالَ : لَاتُبَشِّرْهُمْ فَیَتَّکِلُوْا "[13]

اے معاذ! جانتے ہو بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں تو اللہ انہیں عذاب نہ دے (یہ سن کر) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ سناؤ کہیں وہ اسی پر بھروسہ کرلیں (اور اعمال میں غفلت کرنے لگ جائیں۔'' میں آپ کے سامنے عرض کروں 24 گھنٹے ہیں اگر ہم 24 گھنٹے کے اندر حقوق اللہ اور حقوق العباد کا وقت متعین کریں تو آپ حیران ہوں گے۔ ہم نے حقوق اللہ میں سے پنجگانہ نماز ادا کرنے کے لیے کم وبیش

50،60منٹ دینے ہیں اگر 24 گھنٹے میں سے پچاس منٹ بھی نماز کے لیے نہ نکالیں تو ہم کیسے مسلمان ہیں؟ روزے سال کے بعد آتے ہیں رمضان میں ہم پر فرض ہیں صاحب استطاعت پر حج جو پوری زندگی میں ایک بار ادا کرنا ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں سوچیے ! کہ 24 گھنٹے میں سے 50منٹ حقوق اللہ اور نماز کے لیے، باقی23 گھنٹے کیا کرنا ہے؟ قرآن تو ہمیں کہہ رہا ہے کہ دین اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ تو کیا ہمارا دین ہم سے روزانہ صرف پچاس ساٹھ منٹ مانگتا ہے اور باقی23 گھنٹے جو چاہو کرو؟ جب چاہو جھوٹ بولو؟ جب چاہو فراڈ کرو؟، جب چاہو طعنہ زنی کرو؟ دوسروں کی پگڑیاں اچھالو؟ غیرت کے نام پر قتل کرو؟ جب چاہو معاشرے میں بگاڑ پیدا کرو؟ جب چاہو معاشرے میں بُرا کام کرو؟ کیا اللہ تعالیٰ کے احکام صرف50منٹ؟ اور باقی 23 گھنٹے ہمارے رب نے ہمیں اور احکام نہیں دیے؟ میں سوال کر رہا ہوں کیا دین 50منٹ نماز کے لیے مانگ رہا ہے باقی 23 گھنٹے کوئی احکام نہیں؟ باقی23 گھنٹے کے لیے بھی احکامات ہیں بیوی نے شوہر کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ ماں باپ کی خدمت کرنی ہے۔ شوہر نے بیوی کے حقوق کیسے ادا کرنے ہیں؟ اولاد نے ماں باپ کے حقوق کیسے ادا کرنے ہیں؟ ماں باپ نے اولاد کے حقوق کیسے ادا کرنے ہیں؟ بھائی نے بھائی کے حقوق کیسے ادا کرنے ہیں؟ بھائی نے بہن کے حقوق کیسے ادا کرنے ہیں؟ ہمسائے نے ہمسائے سے کیسا سلوک کرنا ہے؟ معاشرے میں رہنے کے لیے کاروبار کس طرح کرنا ہے؟ دکانداری کیسے کرنی ہے؟ اپنی حکومت کے ایوانوں کو کیسے چلانا ہے؟ تھانوں اور کچہریوں کے نظام کیسے چلانے ہیں؟ صبح سے لے کر شام تک باقی23 گھنٹے کے لیے اسلام ہمیں سکھا رہا ہے میں پوچھتا ہوں کہ کیا ہم اسلام کی ان تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں؟ میرے دوستو! حزب الرحمان تنظیم یہ لوگوں کو بتانا چاہتی ہے کہ عبادت

بھی ادا کرو، معاملات بھی ادا کرو، حقوق اللہ بھی پورے ادا کرو، حقوق العباد بھی پورے ادا کرو، اسلام صرف نمازوں، روزوں، زکوٰۃ اور حج کا نام نہیں ہے بلکہ اسلام پورا کا پورا ضابطہ حیات ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر حقوق العباد ادا نہ ہوں معاملات درست نہ ہوں تو کامیابی حاصل نہ ہوگی۔

میرے دوستو!

میں آپ سے پوچھتا ہوں ہم بچپن سے بار بار سنتے آئے ہیں کہ نماز دین کا ستون ہے۔ آقا کریم ﷺ کے ہر ہر فرمان پر ہماری جان قربان۔ میں سوال کرتا ہوں اس ستون کے اوپر عمارت بھی کھڑی کرنی ہے یا نہیں؟ پوری زندگی خالی ستون کھڑا کرنا ہے؟ ستون کہتے ہیں پلر کو، پلر بنا دو نہ اس پر کوئی عمارت ہو، نہ دیواریں ہوں نہ کوئی چھت ہو، نہ کوئی کھڑکی ہو، نہ کوئی دروازہ ہو اگر ستون پر عمارت نہ ہو تو پھر ستون کس کام کا؟ میرے دوستو! نماز دین کا ستون ہے اللہ کا ذکر دین کا ستون ہے، اس ستون کو قائم کرو، ایک بچہ جب نو، دس سال کا ہو جائے تو اس کو نماز قائم کرنا سکھاؤ! اگر دین کا ستون قائم کرنا ہے تو نماز بھی قائم کرو عمارت ہے اس پر وہ کھڑی کرو معاملات عمارت ہے اس کے اوپر، دین اسلام پر پورا عمل کرو گے تو ستون پر عمارت قائم ہوگی صرف ستون بنانے سے عمارت مکمل ہو جائیگی؟۔ کیا تمام حقوق کی بجائے صرف نماز کافی ہے؟ قرآن مجید میں روزے کی فرضیت کا حکم فرمایا روزہ تم پر اور پچھلی اُمتوں پر فرض ہے آیت کے آخر میں ارشاد فرمایا:

"لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ" ⓮

ترجمہ: تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

روزہ اس لیے فرض کیا کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو، اب جس کے اندر تقویٰ ہی پیدا نہیں ہو رہا وہ روزے سے کیا حاصل کر رہا ہے؟ صبح سے لے کر شام تک

بھوکا پیاسا رہنا کیا یہی روزے کا مقصد ہے؟ ہرگز نہیں۔ میرے دوستو! رب کو صبح سے لے کر شام تک تقویٰ چاہیے۔ تقویٰ سے مراد صبح سے لے کر شام تک صرف کچھ کھانا پینا چھوڑنا ہی مقصود نہیں اس سے مقصود حکم الٰہی کے سامنے ہر خواہش قربان کر دینے کا جذبہ و تصور پختہ کرنا ہے۔ جس سے وہ فلسفہ روزہ سمجھ سکے۔ فلسفہ نماز، رب کا ذکر ہے اور اپنے خالق سے تعلق قائم کرنا ہے۔ روزے کا فلسفہ بندے کے اندر تقویٰ پیدا کرنا ہے تقویٰ کو مزید یوں سمجھو آپ کے کمرے میں فریج ہے، آپ آسانی سے پانی پی سکتے ہیں فروٹ بھی کھا سکتے ہیں اور گھر سے باہر روزے دار بن کر نکل بھی سکتے ہیں ہم روزے کے دوران پانی اسی لیے نہیں پیتے کہ خالق کائنات نے فرمایا:

"ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيۡلِ" ⓯

ترجمہ: پھر تم رات تک روزے کو پورا کرو۔

پانی نہیں پینا کھانا نہیں کھانا اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ایسی چیز جو صبح سے لے کر شام تک رمضان میں منع ہے اس سے تو رُک گئے ہو مگر جو پوری زندگی کے لیے روکی گئی کیا اس سے رکے ہو؟ پھر تم رات تک روزہ مکمل کرو اُسے تو کر رہے ہو! کیا جھوٹ سے رب نے نہیں روکا؟ دوسروں کا حق کھانے سے کیا رب نے نہیں روکا؟ قتل و غارت سے رب نے نہیں روکا؟ فرقہ پرستی سے اسی رب نے نہیں روکا؟ ماں باپ کا ادب احترام کرنا اس رب نے نہیں کہا؟ مجھے بتاؤ! میرے دوستو! ہم روزہ کس لیے رکھ رہے ہیں؟ اگر روزہ ہمیں تقوی ہی نہیں سکھاتا تو ہم کس مقصد سے روزہ رکھتے ہیں؟

حج ہمیں بتاتا ہے کہ چاہے کوئی غریب ہے یا امیر ہے، چاہے حاکم ہے یا عام آدمی ہے سب ایک جیسی دو چادروں میں اور ننگے پاؤں یا عام چپل کے ساتھ کھلے میدان عرفات میں موجود ہیں۔ بڑی بڑی عمارتوں والے بھی وہیں، امیر

وہیں،غریب بھی وہیں،رئیس بھی وہیں،نیک بھی وہیں، بدبھی وہیں، بادشاہ بھی وہیں، رعایا بھی وہیں۔

حج عاجزی سکھاتا ہے۔اوراگر حج سے عاجزی پیدانہیں ہوئی۔توفیق توبہ نصیب نہیں ہوئی توایسے حج سے کیاحاصل؟

بندہ رمضان سے پہلے جیسے تھارمضان سے پہلے اس کا جیسے کردار تھا رمضان کے بعدبھی ویساہی کردار ہےتواس نے کون سے روزے رکھے؟نمازادا کرنے سے پہلےاس کا جیسا کردارتھانماز پڑھنے کے بعداس کا کردارویساہی ہے تواس نے کون سی نماز پڑھی ؟مصلیٰ پرجس عظیم ذات کوسبحان ربی العظیم اورسبحان ربی الاعلیٰ کہامصلیٰ سے اُتر کراُسی کی مخلوق کوستایا توکیسی نماز پڑھی ؟اس کی مخلوق کو تنگ کرنا اورقتل وغارت اور دوسروں کے حق کھانا کون سی نماز ہے؟ اسلام کے بنیادی ارکان پہلی کلاس کے بچے کو یاد کروادیے جاتے ہیں۔کلمہ، روزہ، نماز، زکوٰۃاورحج،اسلام میں اورتعلیمات بھی ہیں۔کتنےلوگ اپنے بچوں کی اسلامی تربیت کرتے ہیں؟ پوری زندگی نماز،روزہ، حج اورزکوٰۃ کی تعلیم دیتے رہے جو کہ اسلامی عمارت کی بنیاد ہے۔آپ کہہ سکتے ہیں بنیاد پردیواریں بنائی جاتی ہیں پھران پر چھت ڈالی جاتی ہےاگربغیرچھت عمارت کوچھوڑ دیاجائے وہ دیواریں آپ کوکوئی فائدہ نہیں دیں گی وہ آپ کوسردی سے بچاسکتی ہیں نہ گرمی اور بارش سے،اس میں آپ رہائش اختیارنہیں کرسکتے اگرمضبوط عمارت پرچھت ہوگی توآپ کا گھر بنے گا، دفتر بنے گا،کارخانہ بنے گا، بالکل اسی طرح اسلام کے بنیادی ارکان کلمہ نماز، روزہ، زکوٰۃاورحج کےاوپرمعاملات واخلاقیات کی عمارت کھڑی کروگے۔خالق کائنات نےقرآن میں فرمایا :

"وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ" ⑯

ترجمہ: بے شک آپ خلق عظیم کے مالک ہیں۔

خوبصورت اور انمول اوصاف جو محمد مصطفی ﷺ نے دنیا کے سامنے پیش فرمائے ان کو اپنا کر عمارت نہیں کھڑی کرو گے تو بنیادیں کیا فائدہ دیں گی؟ وہ دین کا ستون کیا فائدہ دے گا؟

حضرات مکرم! خالق کائنات نے فرمایا:

"اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ" ⑰

ترجمہ: میرے نزدیک تو ایک ہی دین ہے جس دین کا نام ہے اسلام۔

اسلام کیا ہے؟ اسلام دوسروں کو سلامتی دینے کا نام ہے یعنی ایک دوسرے کے دکھ درد بانٹنے کا نام اسلام ہے۔ اسلام کا دوسرا مطلب پیار و محبت سے جھک جانا ہے، آپ اپنی سوسائٹی میں جب تک عدل و انصاف قائم نہیں کرو گے کبھی انقلاب نہیں آسکتا۔

میرے دوستو! جب تک جسٹس نہیں ہوگا تو کامیاب معاشرہ نہیں بنے گا۔ غریب کے لیے جسٹس، امیر کے لیے جسٹس، بڑے کے لیے جسٹس، چھوٹے کے لیے جسٹس، بڑے خاندانوں کے لیے بھی جسٹس، چھوٹے خاندانوں کے لیے بھی جسٹس، no justice no peace کبھی بھی آپ کے معاشرے میں سکون اور امن نہیں آسکتا جب تک جسٹس نہیں۔

نبی ﷺ نے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار لوگوں سے حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب کے دوران فرمایا تھا اے لوگو! کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا؟ تمام لوگوں نے کہا: جی! آپ نے پہنچا دیا۔ پھر حضور ﷺ نے آسمان کی طرف سر اُٹھا

کر اشارہ کر کے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا، گواہ رہنا، گواہ رہنا کہ میں نے تیرا پیغام لوگوں تک پہنچا دیا حضور ﷺ نے اس کے بعد ارشاد فرمایا: اے لوگو! کفر کی تمام رسمیں، جہالت کی رسومات، جہالت کے طریقے، غیر انسانی طور طریقے جہاں بیٹیوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا، چند لوگوں کے ہاتھ میں پوری ملکی دولت ہوتی، جہاں ظالم وجابر لوگ کمزور لوگوں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح روندتے چلے جاتے سرداروں کے پاس سب سامان عیش وعشرت تھا غریب اور مظلوم کا کوئی مقام نہ تھا حضور ﷺ کے فرامین سے معلوم ہوا کہ 23 سال محنت کر کے تمام جہالت کی رسومات کو، جہالت کے طور طریقوں کو اپنے پاؤں کے نیچے روندتے ہوئے فرمایا: میرے بعد ان رسموں کو دوبارہ مت نکالنا۔

مسلمانو! آؤ دیکھو ہمارا معاشرہ کیا پیش کر رہا ہے؟ کیا وہ سچائی ہے جو دین ہمیں بتاتا ہے؟ کیا وہ خلوص ہے جو دین ہمیں بتاتا ہے؟ کیا ایسا انسان ہے جس کے کردار کو دیکھ کر دوسرا مسلمان کہے یہ میرا مسلمان بھائی کتنے خوبصورت کردار کا مالک ہے۔ آج ہمارے کچھ بھائیوں کا عندیہ ہے کہ ہم بندوق، تلوار کے بل بوتے پر اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیں گے۔ یہ ناممکن ہے اور نہ یہ اسلامی طریقہ ہے۔ حضور ﷺ نے سب سے پہلے مکہ کے لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا اور پھر تبلیغ کی میرے دوستو! کتابوں میں جو کچھ پڑھتے ہیں کاش ہم غور بھی کر لیں اور ہم واقعات کی گہرائی میں جائیں۔ حضور ﷺ نے جب جبل ابی قبیس پر کھڑے ہو کر فرمایا:

"قُل لَّوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوۡتُهُ عَلَيۡكُمۡ وَلَاۤ أَدۡرَٰكُم بِهِۦ فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِيكُمۡ عُمُرًا مِّن قَبۡلِهِۦۤ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ" ⓲

ترجمہ: آپ فرما دیں اگر اللہ چاہتا تو میں تم پر اس (قرآن) کی تلاوت نہ کرتا اور

نہ تم کو اس کی اطلاع دیتا پھر بیشک اس (نزول قرآن) سے پہلے میں تم میں عمر (کا ایک حصہ) گزار چکا ہوں کیا تم (یہ) نہیں سمجھتے۔

آج میں تمہارے سامنے موجود ہوں مجھے بتاؤ میں نے آج تک تمہارے سامنے کبھی جھوٹ بولا؟ میں نے آج تک کسی کا حق کھایا؟ کبھی امانت میں خیانت کی؟ کبھی ظلم کیا؟ کبھی کسی کا دل دکھایا؟ کبھی کسی کے مال پر میں نے نگاہ ڈالی؟ تمام بولے ہم نے حضور آپ کو ﷺ امین پایا، صادق پایا، سچا پایا۔ یعنی سرکار نے پہلے اپنی ذات کو پیش کیا کہ آپ مجھے دیکھو کیونکہ جب تک آپ کا کردار مضبوط نہیں ہوگا آپ دنیا کو کیا اسلام کی طرف لائیں گے؟

آؤ دیکھو! ایسا ہوتا ہے عاشق رسول، ایسا ہوتا ہے محمد ﷺ کا غلام۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اگر میں کہوں کہ پہاڑ کے پیچھے سے فوج آرہی ہے کیا تم لوگ مان لوگے؟ کہا مان لے لیں گے اس لیے کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: پھر توحید و رسالت کو مان لو اب ان کے مفادات سامنے آگئے بادشاہیاں ختم ہو رہی تھی۔ اس لیے تو انہوں نے انکار کر دیا، ان سب نے مخالفت کی جبکہ غریب لوگ کثرت سے ایمان لانے لگے، مظلوم لوگ آپ کے دامن کرم میں پناہ لینے لگے، وہ لوگ پیچھے چلنے لگے تا کہ دیکھیں کہ یہ کون سا دین ہے؟ جو بیٹی کا حق بتا رہا ہے۔ یہ کون ہے؟ جو ماں باپ کے حقوق بتا رہا ہے۔ یہ کون ہے؟ جو عدل و انصاف کی بات کر رہا ہے۔ یہ کون ہے؟ جو عربی و عجمی، کالے گورے کا فرق مٹانے والا ہے، امیر غریب کی تمیز ختم کر رہا ہے۔ یہ کون ہے؟ جو سب کے لیے انصاف کی بات کر رہا ہے تو لوگ متوجہ ہوئے آج جو بھی سیرت نبوی ﷺ اور شعار اسلام کی بات کرے گا۔ دنیا اس کی طرف کھنچتی چلی آئے گی جیسا کہ خود خالق کائنات نے فرمایا: جتنی بھی اُمتیں آج تک اس دنیا میں آئی ہیں تم سب سے بہتر

اُمت ہو، سب سے بہتر اُمت کس لیے ہو؟ کبھی سوچا ہے؟ اس لیے کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں؟ دھوکے باز، دغاباز ہیں؟ آج اُمت مسلمہ کی اکثریت کی حالت ہمارے سامنے ہے حالانکہ قرآن نے فرمایا: تمام اُمتوں سے اس لیے بہترین اُمت ہو کہ تمہارے اندر خوبیاں ہیں، کیا خوبیاں ہیں؟ قرآن بولا کہ تم لوگوں کو برائی سے روکتے ہو، نیکی اور اچھائی کی طرف بلاتے ہو، جب تک لوگوں کو برائی سے روکو گے، نیکی کی طرف بلاؤ گے، امن کی طرف بلاؤ گے، پیار کی طرف بلاؤ گے، عدل وانصاف کی طرف بلاؤ گے، تو تم بہترین امت ہو، دنیا پر حکمرانی کرو گے۔ جب یہ خوبیاں چھوڑ دو گے تو فرقوں میں تقسیم ہو جاؤ گے۔ فساد اور جھگڑے میں پڑ جاؤ گے۔

خالق کائنات نے خود قرآن میں ارشاد فرمادیا کہ اے لوگو!

"وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا "[19]

ترجمہ: اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھاموا ور فرقوں میں نہ بٹو۔

اللہ کی رسی سے کیا مراد ہے؟ اللہ کی رسی کی مختلف تفسیریں ہیں۔ اللہ کی رسی، اللہ کی رسی قرآن ہے، اللہ کی رسی محمد ﷺ کی ذات پاک ہے، اللہ کی رسی صحابہ کرام کی جماعت ہے، اللہ کی رسی اہل بیت ہے، اللہ کی رسی اولیاء کاملین ہیں۔ ان سب سے وابستہ رہو اور تفرقہ میں مت پڑو۔ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلاؤ، سیدھے راستے کی طرف بلاؤ، حق پر چلو، بہترین کردار ان کے سامنے رکھو، دنیا تمہارے قدموں میں ہوگی اور تم دنیا پر حکمران ہو گے۔ ہر چیز قرآن وحدیث میں موجود ہے سمجھنے اور عمل کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ قرآن محض بوسے کے لیے نہیں آیا، قرآن محض کتابوں میں سجا کے رکھنے کے لیے نہیں آیا، قرآن محض مسجدوں اور گھروں کی الماریوں میں رکھنے کے لیے نہیں آیا، قرآن محض ختموں میں پڑھنے کے لیے نہیں آیا، قرآن محض رسمی تلاوت کے لیے نہیں آیا، قرآن عمل کے لیے آیا ہے۔ قرآن کے

احکام گلیوں محلوں میں عام کرو، قرآن کو حکومتی ایوانوں میں لے کر جاؤ، قرآن کو عدلیہ میں لے کر جاؤ، احکام قرآن کو کچہریوں اور تھانوں میں نافذ کرو، کیونکہ یہ خالق کائنات کا حکم ہے :

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً" ⑳

ترجمہ: اے ایمان والو پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔

میرے دوستو!

اسلام کسی پر کوئی ناجائز پابندی نہیں لگاتا اسلام کسی پر ظلم نہیں کرتا، اسلام تو پیار اور محبت و بھائی چارہ ہے، اسلام تو ہمیں دین سکھاتا ہے، میرے دوستو! کبھی قرآن کا غور سے مطالعہ کرو قرآن میں ہر خشک و تر کا بیان ہے :

"وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ" ㉑

قرآن ہر چیز کی رہنمائی کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

"لَوْ ضَاعَ لِیْ عِقَالُ بَعِیْرٍ لَوَجَدْتُّهٗ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ" ㉒

ترجمہ: کہ اگر میرے اونٹ کی رسی بھی گم ہو جائے تو میں قرآن پڑھ کر ڈھونڈ لوں گا۔

خالق کائنات نے ارشاد فرمایا: کہ جو ایمان لائے اور اللہ و رسول کی اطاعت کرے اسے دارین کی کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں:

"وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا" ㉓

ترجمہ: جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

آج صوفیہ کرام جن کو ہم اولیاء کرام کے نام سے یاد کرتے ہیں چونکہ ان لوگوں کا کردار اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ انہوں نے جہاں بھی ڈیرہ لگایا لوگ کھنچے چلے

آئے ،آپ کردار کے خوبصورت بنو گے تو لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوں گے ۔قرآن حکم فرماتا ہے کہ ایمان لاؤ عمل کرو اور حق بات کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچاؤ، راستے میں جو بھی مصیبتیں آئیں ان پر صبر کرو، یہ ہے اولیاء کرام کا کردار یہ ہمیں دعوت دیتا ہے کہ جہاں بھی کسی ولی نے ڈیرہ لگایا، اپنے کردار سے ہزاروں نہیں لاکھوں لوگوں کو کلمہ پڑھایا، معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے لاکھوں لوگوں کو کلمہ پڑھایا، داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور کے لوگوں کے سامنے کیا اسلامی کردار پیش کیا؟ حضرت امام بری رضی اللہ عنہ نے اپنے علاقے میں کیسا عملی نمونہ دکھایا، بہاء الدین زکریا رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے کیا رکھا؟ اپنا کردار رکھا؟ جب آپ کا کردار لوگوں نے دیکھا تو لوگوں نے کہا یہ حق ہے، اسی طرح کمالیہ کی سرزمین پر حضرت سید محمد عبد اللہ شاہ مشہدی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا کردار پیش کیا ان نوابوں کو حق کی بات کی تو سارے کے سارے غریب اور مظلوم لوگ آپ کے پیچھے کھینچے چلے آئے ۔یہاں کے بزرگ لوگوں سے پوچھیے آپ کی تبلیغ سے پہلے 1930ء کے لگ بھگ کسی کی عزت محفوظ نہیں تھی، کسی کی جان محفوظ نہیں تھی، نوابوں اور وڈیروں کے لوگ گھروں سے اناج تک اُٹھا کر لے جاتے، لوگوں کی ماؤں، بہنوں اور بیویوں کو اُٹھا لیا جاتا تھا، کوئی انصاف کرنے والا نہیں تھا، کوئی ان کی بات سننے والا نہیں تھا، ان حالات میں حضرت سید محمد عبد اللہ شاہ مشہدی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا کردار لوگوں کے سامنے رکھا حق اور سچ کا علم بلند کیا، تو ہزاروں لوگ آپ کے پیچھے چل پڑے کردار کو بلند کرنا ضروری ہے۔ نبی کا حقیقی غلام بننا، عملی میدان میں حقیقی عاشق رسول بننا ہی کامیابی ہے۔

میرے دوستو!

میرے حضور نے یہاں کئی قاتلوں اور شرابیوں کے ہاتھوں میں تسبیح تھما دی، غنڈے اور بدمعاش تہجد گزار بن گئے، میرے دادا پر جھوٹے مقدمے کیے گئے

تا کہ دین کے کام سے رُک جائیں جب مقامی پولیس نے آپ کو دیکھا تو بولے ہم اس شخصیت پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے کیونکہ آپ کے وہ غریب مرید اور پیروکار جو سالہا سال سے نوابوں کے آگے جہانگیروں کے آگے ذلیل ہو رہے تھے ان کو روشنی کی ایک کرن نظر آئی جب روشنی کی کرن ان لوگوں نے دیکھی جو جہالت کے اندھیروں میں علم کی کرن تھی عدل وانصاف کی کرن تھی۔

میرے دوستو! وہ کردار تھا جس نے ان کو صراط مستقیم پر گامزن کر دیا اور حق تک پہنچا دیا چونکہ خالق کائنات خود فرماتے ہیں:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ "[24]

ترجمہ: اگر تم اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا اور تمہیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔

یعنی تم اس دنیا میں رب کے دین کی مدد کرو رب دنیا اور آخرت میں مسلمانوں کی مدد کرے گا اور دین کی مدد کرنے میں سب سے پہلے اپنا کردار مضبوط کرنا ہوگا، اپنے آپ کو دین کے تابع لانا ہوگا۔ دین کی طرف لانے کی ہم نے ایک کوشش کی ہے،

گرامی قدر حاضرین! میں ایسا عالم دیکھنا چاہتا ہوں جس کے پاس قرآن وحدیث کا بھی علم ہو، سائنس کا بھی علم ہو، ٹیکنالوجی کا بھی علم ہو، کمپوٹر کا بھی علم ہو، جو دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بتا سکے کہ یہ اسلام کا نظامِ معاشیات ہے، یہ اسلام کا نظامِ سیاسیات ہے، یہ اسلام کا نظامِ حیات ہے۔ میرے دوستو! ہم ایسے قابل آدمی تیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چھوٹی سی مثال دیتا ہوں ایسے تھانے دار کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو SHO ہو اور قرآن وحدیث کا علم بھی رکھتا ہو اس کے فیصلے کیسے ہوں گے؟ اور ان پڑھ کے فیصلے کیسے ہوں گے؟ ایسے سپریم کورٹ، ہائی

کورٹ ججز کی مثال میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن کو فیصلہ سناتے وقت ملکی قوانین کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث پر بھی عبور ہوگا ان کے فیصلے کیسے ہوں گے؟ اور صرف انگریزی قوانین کا علم رکھنے والوں کے فیصلے کیسے ہوں گے؟ وہ حکومت کیسے چلائے گا؟ اور دین کا علم نہ رکھنے والا ریاست کو کیسے چلائے؟ دیکھو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکومت کیسے کی؟ اور آج اُمت مسلمہ میں کیسی حکومتیں چل رہی ہیں؟ فرق آپ کے سامنے ہے علم حدیث جس کے پاس ہے، عاشق رسول ہے، خوفِ خدا رکھنے والا ہے، اپنے آپ کو خدا کے سامنے جواب دینے کا ڈر رکھنے والا ہے اس کے فیصلے عین اسلامی قوانین کے مطابق ہوں گے؟

میرے مسلمان بھائیو! میں یہی عرض کرونگا کہ ہمیں دین کی حقیقی روح کو پہچاننا چاہیے ہمارے پاس وقت زیادہ نہیں ہے ورنہ میں آپ کو بتاتا کہ کلمے کی روح کیا ہے؟ میں آپ کو بتاتا کہ نماز کی روح کیا ہے؟ زکوٰۃ اور حج کی روح کیا ہے؟ کیونکہ روح کے بغیر جسم بے جان ہے، روح کے بغیر نمازیں بے جان ہیں، روح کے بغیر زکوٰۃ، روزے اور حج کسی کام کے نہیں ہیں اگر جسم سے روح نکال لی جائے تو جسم ناکارہ ہوجاتا ہے اگر عبادات میں سے روح نکال لی جائے تو عبادات کی تاثیر ختم ہوجاتی ہے عبادات سے جو ہمیں فوائد ملنے ہیں وہ نہیں ملتے اگر اللہ نے پھر موقع دیا تو انشاء اللہ میں عرض کرونگا کہ نماز۔ روزہ، حج اور زکوٰۃ کی روح کیا ہے؟

میرے دوستو! اگر ہم عبادات کی روح حاصل کرلیں اور معاملات کو بھی درست کرلیں تو ہماری دنیا وآخرت کی زندگی بہتر ہوسکتی ہے جب پاکستان وجود میں آیا اس وقت ایک قوم تھی اور ملک نہیں تھا آج افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ملک ہے اس کو چلانے والی ایک قوم نہیں ہے جس دن ہم ایک قوم بن گئے۔ تمام اندھیرے ختم ہوجائیں گے اور امن وعافیت کا پیغام پوری دنیا میں پھیل جائے گا

میرے دوستو! دنیا کا مقابلہ میزائل توپ اور بندوق سے نہیں کرنا بلکہ دنیا کا مقابلہ ٹیکنالوجی سے کرنا ہے، دنیا کا مقابلہ ایجوکیشن سے کرنا ہے، دنیا کا مقابلہ تعلیم سے کرنا ہے، دنیا کا مقابلہ کرنے کے لیے خود کو اور اپنی معیشت کو مضبوط کرو کہ دنیا آپ کی بات سنے یہ حزب الرحمن کا پیغام ہے اپنی بات کرنے کے لیے کوئی غریب آدمی سڑک پر کھڑا ہو جائے تو پولیس اسے دو چھتر مار کر بھگا دیتی ہے اس کی بات کوئی نہیں سنتا اور اگر کوئی چوہدری، خان یا لیڈر چوک پر آ کر کھڑا ہی ہو جائے تو جانے والے بھی رُک جاتے ہیں، نہ سننے والے بھی رک جاتے ہیں، کیونکہ وہ لیڈر ہے، وہ بڑا ہے، طاقت رکھنے والا ہے، دنیا میں مسلمانوں کی حالت وہ ہو چکی ہے جس کے بارے میں سرکار دو عالم ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی تھی:

"عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكِلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا، فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللهُ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ، قَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الدُّنْيَا وَ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ"[25]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ گمراہ قومیں تمہارے خلاف دوسری قوموں کو بلائیں گے جس طرح کھانے والے کھانے کے برتن کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ ایک صحابی رسول عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ: کیا اس روز ہماری تعداد کم ہوگی۔ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ اس دن تم لوگ زیادہ ہو گے لیکن تم سیلاب کی جھاگ کی طرح ہو گے۔ اللہ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں وہم ڈال دے گا ایک صحابی رسول نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہن کیا ہے آپ نے

فرمایا: دنیا سے محبت اور موت سے کراہت ونفرت۔

کہ تم تعداد میں زیادہ تو ضرور ہو گے لیکن تم اتنے بے وزن ہو گے جیسا کہ سیلاب کا پانی جدھر چاہے اپنی مرضی سے بہالیتا ہے امت محمد یہ پر وہ وقت آجائے گا کہ تمہیں غیر مسلم اقوام جہاں اپنی مرضی سے ہانکتے چلے جائیں۔تم اتنے کمزور ہو جاؤ گے۔سرکار دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی وجہ یہ ہو گی دنیا سے پیار محبت اور موت کا ڈر۔ جب سے محبت رسول ﷺ ختم ہو گئی ہم ایمان کے لحاظ سے کمزور ہو گئے۔اور اگر ہم اسی حالت ہی میں رہے تو کشمیر آپ کو سو سال تک نہیں مل سکتا۔اور آپ کی بات سننے والا کوئی نہیں لیکن اگر آپ کی معیشت مضبوط ہو جائے تو دنیا کی نظر میں بھی آپ کا مقام اور مرتبہ بن جائے، آپ کو قیادت مل جائے، اس قوم کو صحیح گائیڈ کرنے والے مل جائیں ہم ان کے پیچھے چل پڑیں تو دنیا ہماری بات سنے گی کیونکہ ہمیشہ بڑے کی بات سنی جاتی ہے کیونکہ کشکول لے کر بھیک مانگنے والے کی بات کوئی نہیں سنتا۔

اللہ ہمیں حقیقی عاشق رسول بنائے وہ عاشق رسول جس کو دیکھنے والا کہے کہ واقعی یہ تو محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام ہے سچا ہے، امانت دار ہے، بھائی چارہ رکھنے والا ہے، سچ بولنے والا ہے، دوسروں کے حق کی بات کرنے والا ہے، کسی کا حق کھانے والا نہیں۔ یہ کوئی نہ کہے کہ یہ جھوٹا ہے فراڈیہ ہے۔

میرے دوستو! رسول اللہ ﷺ جس جس شے سے محبت کریں ہمیں بھی اس سے محبت ہونی چاہیے نماز کو بھی سرکار سے نسبت، روزے کو بھی سرکار سے نسبت، زکوٰۃ اور حج کو بھی سرکار کی نسبت، سچائی کو بھی سرکار سے نسبت، امانت داری کو بھی سرکار کی نسبت اور حق اور سچ کی بات کو بھی سرکار ﷺ سے نسبت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سچا انسان بنائے سرکار دو عالم ﷺ کی ہر نسبت کی پاسداری کرنے کی توفیق بخشے۔آمین

حوالہ جات

نمبر شمار	مصادر و مراجع
❶	الحشر :7:59
❷	الاحزاب:21:33
❸	الحشر :7:59
❹	النکت والعیون: ج5: ص504: دار الکتب العلمیہ، بیروت
❺	الرحمن: 77:55
❻	ال عمران: 164:3
❼	الحجرات: 13:49
❽	یس 3:36:، 2، 1
❾	یس: 2:36
❿	الذاریات:21:51
⓫	ال عمران: 19:3
⓬	البقرہ:208:2
⓭	صحیح بخاری: رقم الحدیث 2856:، صحیح مسلم: رقم الحدیث:30
⓮	البقرہ:183:2
⓯	البقرہ :187:2
⓰	القلم : 5:68

17. آل عمران:19:3
18. یونس:16:10
19. ال عمران:102:3
20. البقرۃ:208:2
21. الانعام:69:6
22. الاتقان فی علوم القرآن:126/2،فتاوی رضویہ:127/22
23. الاحزاب:71:33
24. محمد:7:47
25. صحیح بخاری:رقم الحدیث:3757،ابو داؤد:رقم الحدیث:9297مشکوۃ المصابیح:رقم الحدیث:5369



اسلام کی تعلیمات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اَصْحَابِہِ الْمُھْتَدِیْنَ وَعَلٰی اَوْلِیَائِہِ الْکَامِلِیْنَ الرَّاشِدِیْنَ وَعَلٰی عُلَمَآءِ الدِّیْنِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ❶

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ہدیہ درود وسلام بحضور خیر الانام:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

مسلمان بھائیو اور میرے پیر بھائیو!

سب سے پہلے تو میں درخواست کروں گا کہ جو حضرات چل رہے ہیں جہاں بھی جگہ میسر ہو بیٹھ جائیں کیونکہ یہ ایسے لمحے ہیں جو بخشش کی گھڑیاں ہیں ان کو چل پھر کر ضائع مت کیجئے اور قرآن مجید کو پڑھنا سنت اور سننا فرض ہے میں آپ کے سامنے قرآن مجید پڑھ رہا ہوں اس لیے خاموشی اور توجہ سے گفتگو سنیں۔ پچھلے تین دن سے مختلف موضوعات پر علماء کرام اپنے اپنے انداز سے اپنے اپنے فنِ تقریر سے آپ کے سامنے بیانات کرتے رہے اور ہم سب کا ایمان تازہ کرتے رہے۔ میں آپ کے سامنے اِس اُمید سے چند گزارشات کروں گا اپنے دل و دماغ کے کانوں سے سنیے۔ یاد کیجئے اور خدا کے واسطے حق پر عمل کیجئے۔

میرے پیر بھائیو!

آپ کو علم ہے یہ عرس کی آخری محفل ہے۔ آپ اکثر سنتے ہو۔ جناب داتا علی ہجویری کا عرس شروع ہو رہا ہے۔ جناب بابا فرید گنج شکر کا عرس شروع ہو رہا ہے اسی طرح سے آپ کے اور میرے پیر کے آستانے پر بھی عرس ہو رہا ہے۔ میرے بھائیو! عرس تو منعقد ہوتے ہیں لیکن کبھی ہم نے سوچا ہے کہ یہ عرس کیوں اور کس لیے منعقد ہوتے ہیں؟ لوگوں کو اس طرح کیوں اکٹھا کیا جاتا ہے۔

میرے پیر بھائیو!

عرس کا مقصد یہ ہے کہ صاحب مزار سے تعلق، نسبت اور عقیدت رکھنے والے لوگ ایک جگہ جمع ہوں، اپنے گریبان میں جھانکیں، اپنا محاسبہ کریں اور مرشد کا سبق یاد کریں جو اس نے دنیا والوں کو دیا، پھر سنیے جس ہستی کا عرس منانے کے لیے آدمی اکھٹے ہوتے ہیں۔ اس کے مزار کے سامنے بیٹھ کر ہر آدمی اپنا محاسبہ کرے کہ

جس شخصیت نے اپنی پوری زندگی رب کی توحید کا درس دیا، جس نے پوری زندگی اللہ کے رسول سے عشق و پیار اور لوگوں میں محبتیں بانٹیں، اس نے مرید کرتے وقت کیا نصیحت فرمائی۔ ہمیں کچھ سبق دیا، یہ سبق یاد کرنے کی اور اس کا تصور پکانے کی گھڑی ہے، اس کا تصور پکا کر، اس کا سبق یاد کر کے، اپنا محاسبہ کر کے توبہ تائب ہو کر، نئی زندگی شروع کرنے کا جذبہ لے کر اگر اس محفل میں بیٹھے گا تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ اس محفل سے ایسے اٹھ کر جاؤ گے جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہو۔

کیونکہ اس محفل کی برکت سے، توبہ کی برکت سے، توبہ کے صدقے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ آئندہ اس کا سبق یاد رکھ کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سنو! کوئی ڈھول ڈھمکوں سے عرس نہیں ہوتے۔ سرکس، تھیٹر، ڈھول ڈھمکے، ناچ گانے، سب غلط اور غیر شرعی ہیں۔ عرس کا مقصد کیا ہے؟ وہ سامنے رکھ صاحبِ مزار کا سبق یاد کر، جس نیت سے کوئی آتا ہے وہی کچھ لیکر جاتا ہے:

"اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ" ❷

ہر عمل میں نیت کا اعتبار ہے۔ جو تھیٹروں کی نیت سے آتا ہے تھیٹر ہی لیکر جاتا ہے، جو ناچ گانوں کی نیت لے کر آتا ہے ناچ گانے لیکر جاتا ہے، جو چوری جیب تراشنے کی نیت سے آتا وہی لیکر جاتا ہے اور جو صاحب مزار کا سبق یاد کر کے، توبہ تائب ہو کر اپنی زندگی شریعتِ محمد مصطفی ﷺ کے مطابق گزارنے کی خواہش اور تمنا لیکر آتا ہے وہ حقیقت میں فیض لیکر جاتا ہے۔ بلکہ میں یوں کہوں گا۔

حدیث مبارک ہے:

"اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ" ❸

جب تم جنت کے باغات سے گزرو تو میوے کھا لیا کرو۔ صحابہ کرام نے

عرض کیا جنت کے باغات کیا ہیں ارشاد فرمایا: ذکر کے حلقے یعنی ذکر کی مجالس۔جس مقام پر اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔وہ جگہ جنت کا ٹکڑا بن جاتی ہے ایسی جگہ سے بندے کو کچھ حاصل کر کے جانا چاہیے نہ کہ خالی ہاتھ لوٹ جائے کہ جنت کے اس باغ میں سے جنت لے کر جاتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَلْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ" ❹

قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

مومن کامل کا مزار یقینا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔اللہ کا شکر ہے کہ ہم اِس وقت جنت کے باغ میں بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی جنت نصیب کرے۔

عزیزو بزرگو!!

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ قرآن مجید ضرورت کے مطابق، کبھی سورت اور کبھی چند آیتوں کی صورت میں تیرے اور میرے نبی پر نازل ہوتا رہا۔اور تئیس سال میں قرآن مجید نازل ہوا۔یہ الفاظ جو میں نے آپ کے سامنے پڑھے ان کا نزول 9 ذی الحجہ 10 ہجری، جمعہ کے دن، عرفات کے میدان میں ہوا جب تیرے اور میرے نبی نے، اپنی زندگی کا پہلا اور آخری حج فرمایا۔برادران اسلام! حج کی فرضیت کے بعد آپ ﷺ نے زندگی میں ایک ہی حج فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی ادا ہی تو شریعت ہے۔حضور کا زندگی گزارنے کا انداز ہی تو شریعت ہے۔رسول اللہ ﷺ کا طرزِ حیات ہی تو شریعت ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" ❺

رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ بہترین نمونہ ہے۔نبی کریم ﷺ کی

تعلیمات میں ہمارے لیے دونوں جہان کی کامیابیاں موجود ہیں:

"وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا" ❻

جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کرلی۔ اگر آپ کئی حج فرماتے تو کئی حج فرض ہوجاتے اس لیے آپ نے زندگی میں ایک ہی حج فرمایا اسی میں جب عرفات کے میدان میں اونٹنی پر سوار، جب ایک پہاڑ، جبلِ رحمت، جہاں آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی کے نیچے پہنچے تو آپ اُس پہاڑ پر نہیں چڑھے۔ آپ نے اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے ہی دعا فرمائی۔ صحابہ نے عرض کی حضور اوپر آپ جا تو سکتے ہیں، حضور نے فرمایا: اگر اِس حج کے ادا کرنے کے دوران میں اوپر چلا گیا تو مناسکِ حج میں میری اُمت پر یہ فرض ہوجائے گا۔ تو بوڑھے اور بیمار کیسے عمل کریں؟

میرے دوستو!

آیۂ مبارکہ کا مطلب ہے کہ اے لوگو! آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا، یہ ہیں قرآن مجید کے آخری الفاظ جو تیرے اور میرے نبی پر عرفات کے میدان میں نازل ہوئے۔ میرے بھائیو! ذہن میں رکھیئے یہ دین رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کی مکی زندگی میں مکہ سے شروع نہیں ہوا تھا، تین سو تیرہ رسول اس دنیا میں آئے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اس دنیا میں آئے۔ وہ سارے کے سارے اِس دین کا پرچار کرتے آئے جس کا آغاز اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا تھا اُس کی تکمیل نبی آخر الزمان ﷺ پر کر دی یہ دین مکمل ہونے کا حکم اللہ کی طرف سے صادر ہوا تھا کہ میرے سارے احکامات تم پر مکمل ہو گئے۔ میں نے اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔ تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا اس کے ساتھ ساتھ

نبوت کا دروازہ بند کرنے کا بھی راز تھا کہ جب دین مکمل ہو گیا ہے تو اب قیامت تک کسی پیغمبر کی کیا ضرورت ہے؟ اب کسی نبی کی ضرورت نہیں یہ ختم نبوت کی دلیل بھی آ گئی اب ان الفاظ پہ غور کرو۔ میں کوئی ایسی بات نہیں کرتا جو مشکل ہو۔ میں ہمیشہ ایسی گفتگو کرنے کی کوشش کرتا ہوں جو ہر کسی کے دل پر جا کر لگے، اور وہ اپنے آپ کو جھنجھوڑ کر خود پوچھے میں حق پر ہوں یا باطل پر ہوں؟ میں سیدھا چل رہا ہوں یا بھٹک رہا ہوں، میں ہمیشہ اِس قسم کی گفتگو کرنے کا عادی ہوں۔

آپ سب لوگوں کی میں بات نہیں کرتا کیونکہ آپ اِس دربار سے وابستہ ہو اور اسلام سے دور نہیں ہو، آج اپنے آپ کو مسلمان کہنے والی قوم اسلام سے کوسوں دور کھڑی ہے۔ ہماری زندگیوں میں رسم ورواج آ گئے ہیں آج ہر طرف جھوٹ ہے، ہر بندہ اپنے آپ کو سچا کہہ رہا ہے۔ اگر اسلام کا صحیح تصور آپ نے دیکھنا ہے جو خاتم النبیین ﷺ نے مکہ اور مدینہ میں پیش کیا۔ اگر وہ اسلام آپ نے دیکھنا ہے جو غریبوں اور یتیموں کے سروں پر پیار کا ہاتھ رکھنے والا۔ وہ اسلام جو بھولی بھٹکی انسانیت کو راہ دکھانے والا، وہ اسلام جو بھوکوں کو کھانا کھلانے والا، وہ اسلام جو پڑوسیوں کے حق ادا کرنے والا، وہ اسلام جو چھوٹوں پر شفقت کرنے والا، وہ اسلام جو انسان کی قدر کرنے والا، وہ اسلام جو انسان کو انسانیت کی معراج پر پہنچانے والا اگر اُس اسلام کی روح کو پانا ہے تو اِن اللہ والوں کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ کیونکہ حقیقی اسلام اگر ہمیں مل سکتا ہے تو ان اللہ والوں کے دامن سے مل سکتا ہے کیونکہ ان کی زندگیوں کا مشاہدہ کرو اور خاتم النبیین ﷺ کی زندگی کا مشاہدہ کرو۔ آپ کو اسلام کی روح اور حقیقت نظر آ جائے گی۔ کبھی کوئی آپ کو کامل ولی کسی کو گالی دیتا نظر نہیں آئے گا۔ اسٹیج پر کھڑا ہو کر کافر کافر کہتا نظر نہیں آئے گا بلکہ وہ تو کافروں کو گلے لگا کر کہتا ہے میرے بن جاؤ اسلام دھکے نہیں دیتا اسلام تو گلے لگاتا ہے۔ ولی

اپنے کردار کی خوبصورتی سے لوگوں کو متاثر کرتا ہے۔ جب اپنے کردار سے لوگوں کو متاثر کرتا ہے تو لوگ اس کی طرف خود کھینچے چلے آتے ہیں۔حضور خاتم النبیین ﷺ نے مکہ اور مدینہ میں غیروں کو خوبصورت کردار پیش کیا تو لوگ آپ کے پاس آئے۔آپ کا کردار، آپ کا قول، آپ کی سیرت، آپ کا لوگوں سے برتاؤ۔ خوبصورت تھا، باقی لوگوں سے الگ تھا تو لوگ آپ کی طرف کھینچے چلے آئے کہ یہ نیا دین کتنا پیارا ہے؟۔قادر بخش شریف کی بستی کے اندر تیرے اور میرے پیر حضرت سید محمد عبداللہ شاہ مشہدی قادری رحمۃ اللہ علیہ لوگوں سے خوبصورت کردار سے پیش آئے تو لوگ آپ کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔اس لیے کہ اسلام ہمیں اِن لوگوں کے دامن سے وابستہ ہو جانے سے حاصل ہوا۔

حضور خاتم النبیین ﷺ کی ایک حدیث آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں، پہلے آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ خاتم النبیین ﷺ کے الفاظ مبارک، حدیث پاک سننے کے بعد تھوڑی سی زحمت گوارا کر کے اپنے گریبانوں میں جھانکیے گا اور اپنے آپ سے پوچھیے گا کہ کیا ہم اُس پیغمبر کے پیروکار ہیں جس کے نام کا کلمہ پڑھتے ہیں۔خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حدیث بیان کرنے سے پہلے ذہن میں بات آ گئی عرض کروں، ہم اکثر ایک دوسرے کو کہتے ہیں، بے ایمان نہ ہو یہ بڑا بے ایمان ہے، یہ صحیح آدمی نہیں ہے، کسی کو بے ایمان کہنے سے پہلے یہ تو سمجھ لیں کہ ایمان کس چیز کا نام ہے؟ ایمان کس کو کہتے ہیں؟ ایماندار آدمی دوسرے کو بے ایمان نہیں کہتا۔جو خود ایماندار ہوتا ہے اس کو کوئی ایماندار بے ایمان نظر نہیں آتا۔ایمان امن سے بنا ہے یعنی اپنے آپ کو امن دینا اور ساری انسانیت کو بھی امن دینا۔اور لفظ اسلام سلامتی سے ہے یعنی اپنے آپ کو سلامتی دینا اور ساری انسانیت کو بھی سلامتی دینا۔اب پتہ چلا ایمان

اور اسلام کیا ہے؟ ایمان اور اسلام یعنی پوری انسانیت کے لیے امن اور سلامتی بکھیرنا، امن اور سلامتی کا پیغام پوری دنیا تک لے کر جانا، پوری دنیا کو امن اور سلامتی میں لیکر آجانا، جہاں ہر کوئی دوسرے کا خیال رکھنے والا ہو۔ کوئی چوری نہ ہو، کوئی ڈاکہ نہ ہو، کوئی فتنہ نہ ہو، کوئی فساد نہ ہو، کوئی جنگ نہ ہو، کوئی لڑائی نہ ہو، کوئی جھگڑا نہ ہو، یہ ہے ایمان اور اسلام جو مکہ و مدینہ میں نبی پاک ﷺ نے پھیلایا۔

مسلمان کی تعریف: میں ایک حدیث مبارک پیش کرتا ہوں جس کے راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں، حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ" ❶

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ ہو۔ اس سے یہ مفہوم واضح ہوا کہ اگر کسی کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان، دوسرا کلمہ گو محفوظ نہیں ہے، تو وہ کامل مسلمان نہیں ہے چاہے لاکھ تسبیحات پڑھتا رہے، چاہے لاکھ کعبے کے طواف کرتا رہے لاکھ سجدے کرتا رہے۔ لاکھ روزے رکھتا رہے اور اس کی زبان کے شر سے دوسرا کلمہ گو محفوظ نہ ہو جس کا ہاتھ دوسرے کلمہ گو کی عزت پر پڑے وہ کیسا مسلمان ہے؟ جس کا ہاتھ کسی دوسرے مسلمان کے مال پر پڑے، چوری کرے، ڈاکہ ڈالے، جس کی زبان کسی دوسرے کلمہ گو کو گالی دے، جس کی زبان کسی دوسرے کلمہ گو کی غیبت کرے جس کی زبان کسی دوسرے مسلمان سے جھوٹ بولے۔ اسلام تو کہتا ہے تیری زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اب میں پوچھتا ہوں اِن اولیاء کرام کی زندگی پہ نظر ڈالو، کیا اِن کی زبان سے کسی کو دُکھ پہنچا؟ کیا اِن کے ہاتھ سے کسی کو دُکھ پہنچا؟ اگر کسی نے اِن کو بد دعا بھی دی تو انہوں نے دعا دی، اگر کسی نے ان کو مارا بھی تو ان کے ہاتھ اُس کو مارنے کے لیے نہیں اُٹھے، دعا کے لیے اُٹھے۔ حقیقی اسلام آج اِن کے دامن سے وابستہ ہمیں ملنا

ہے آج حقیقی اسلام اولیاء کرام کے دامن کے ساتھ وابستہ ہونے سے حاصل ہوتا ہے۔ دراصل نبی کی شان تھی۔ حضور خاتم النبیین ﷺ نے بھی تریسٹھ سال مدینے اور مکے کی زندگی میں لوگوں میں پیار بانٹا، آپ کو طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں۔ جو کچھ بھی ہوا آپ نے اپنی زبان سے محبت کے ہی الفاظ بولے اور اپنے ہاتھ کو کبھی کسی کلمہ گو کی تکلیف کے لیے استعمال نہیں کیا۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں آپ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دورانِ وعظ ارشاد فرمایا:

تم اپنی ذات سے چھ چیزوں کے ضامن بن جاؤ، میں محمد ﷺ تمہارے لیے جنت کا ضامن بن جاؤں گا۔

① جب بولو تو سچ بولو، ② جب وعدہ کرو تو پورا کرو، ③ جب کسی چیز کے امین بنائے جاؤ تو امانت کی حفاظت کرو ④ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، ⑤ اپنی نگاہیں جھکائے رکھو ⑥ اپنے ہاتھ کو برائی سے روکے رکھو، یہ چھ چیزیں اپنی ذات میں پیدا کرلو تو میں تمہاری جنت کا ضامن بن جاؤں گا۔ ❽

جو حدیث مبارکہ میں نے پڑھی ہے، نماز اپنی جگہ پر فرض، روزہ اپنی جگہ پر فرض، زکوٰۃ اور حج اپنی جگہ پر فرض جو کہ اسلام کے بنیادی ارکان ہیں لیکن پورا اسلام یہی نہیں، صرف نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو ہی مکمل اسلام سمجھ لیا تو کامیاب نہ ہوں گے۔ اسلام پورا اپنانا ہے تو اپنے مرشد کی پوری زندگی کو پڑھو، حقوق اللہ بھی ادا کرو، حقوق العباد بھی ادا کرو، یہ چھ باتیں ہمیں جنت دلوا رہی ہیں۔ حیرانگی کی بات یہ ہے کہ ہر مسلمان جنت کا متلاشی ہے کہ مجھے جنت ملے، جنت کے حصول کے لیے ہمیں اپنے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا۔ سچ نیکوکاری ہے اور نیکوکاری جنت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بدکاری اور بدکاری دوزخ کی طرف لیکر جاتی ہے۔

میرے بھائیو!

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک صحابی حاضر ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! کیا مسلمان بزدل ہو سکتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں بزدل ہو سکتا ہے؟ پھر پوچھا: حضور! کیا مسلمان کنجوس ہوسکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں کنجوس ہوسکتا ہے۔ پھر پوچھا کیا مسلمان بہت بڑا جھوٹا ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ ❾

وہ مسلمان کیا ہوگا جو جھوٹا ہوگا؟ آج سٹیجوں پر کھڑے ہو کر علی الاعلان لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ سٹیجوں پر کھڑے ہو کر وعدے ہی وعدے کیے جاتے ہیں، تقریروں میں جلسوں میں لوگ سینہ تان کر جھوٹ بولتے ہیں، اور پھر بھی بغیر کسی شرمساری کے مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ حضور ﷺ کی حدیث، پہ نظر ڈالیں اور ان کا یہ طرز عمل دیکھیں تو ہمارا ضمیر کانپ جاتا ہے۔ مسلمان کی زبان ہی سب کچھ ہوتی ہے۔ اور میں دعوے سے یہ بات کرتا ہوں میرے پیر و مرشد حضرت سید محمد نواز شاہ مشہدی قادری علیہ الرحمہ کا کردار بھی اس کی خوبصورت عملی تصویر ہے آپ نے کسی سے وعدہ کیا تو توڑا نہیں، آپ نے کبھی کسی سے عہد کیا تو نبھایا، میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ میں حضور سید محمد نواز شاہ مشہدی قادری علیہ الرحمہ کی صورت میں سچائی کی عملی تصویر دیکھی ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ میں قطعاً وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ آپ کے عرس پاک میں آپ کی سچائی کی ایک مختصر مثال سنیئے، آپ کے پاس دربار شریف پہ ایک بہت بڑی سیاسی شخصیت، الیکشن سپورٹ لینے آئی۔ آپ نے کہا بھائی! میں فلاں آدمی سے وعدہ کر چکا ہوں، اب تو میں آپ کی سپورٹ نہیں کرسکتا کہنے لگے میں سیدزادہ ہوں، میں فلاں سجادہ ہوں، آپ میری لاج رکھیں آپ تھوڑی دیر خاموش رہے، میاں غلام جیلانی میرے پاس بیٹھے ہیں، یہ بھی موجود تھے آپ نے کہا: صاحبزادہ صاحب! سجادنشین صاحب! قرآن حدیث میں مجھے دکھادو کہ کسی کے

کہنے پہ وعدہ خلافی کی جاسکتی ہے اگر آپ قیامت کے دن میرا یہ گناہ اپنے ذمے لے سکتے ہو میں وعدہ خلافی کر لیتا ہوں۔ اور بہت بڑی سیاسی شخصیت حضور! کبھی کوئی کام ہو تو مجھے فرمائیے گا، میرے پیر نے فرمایا: میاں! میرے کام اللہ کرنے والا ہے۔ میں نے کبھی دوسروں کے اوپر بھروسہ نہیں کیا۔ جب اس نے اصرار کیا کہ سائیں حضور کبھی کوئی کام ہو تو فرمائیے گا، اسی وقت کمرے میں ایک مکھی چکر کاٹ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا میاں وزیر مشیر صاحب! اس مکھی کو حکم دو کمرے سے چلی جائے مجھے بہت تنگ کر رہی ہے۔ ہکا بکا رہ گیا، کہنے لگا یہ میرے اختیار میں نہیں حضور نے فرمایا جس کے اختیار میں ایک معمولی مکھی نہیں ہے وہ میرا کام کیا کرے گا میں اس سے کیوں نہ مانگوں جس کی قدرت سب پر چلتی ہے۔

خوش قسمتی اور اخلاص سے ایسے اولیاء کی غلامی نصیب ہوتی ہے۔ قرآن میں بھی ارشاد ہوا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ⑩

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے عہد پورے کرو۔

سنو جو کوئی وعدہ خلافی کرتا ہے تو قرآن کے حکم کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ جیسے بے نمازی، وعدہ خلافی کرنے والا اسی طرح حج اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا ویسے ہی جھوٹ بولنے والا۔ ہم بڑے دعوے کرتے ہیں حضور ﷺ سے محبت کے، سرورِ کائنات ﷺ نے ایک شخص سے کچھ شے خریدی اور کہا کہ آپ یہیں رُکیے میں ابھی آپ کو پیسے لا کر دیتا ہوں۔ وہ شخص بھول گیا۔ تین دن کے بعد وہ واپس پہنچا، تو خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کو وہیں پایا۔ سیدنا حضرت محمد ﷺ نے نہ اس کو گالی دی، نہ لڑے، صرف اتنا فرمایا: یار تو نے تو مجھے بہت تکلیف دی ہے میں تین دن سے یہیں کھڑا ہوں۔ ⑪

وعدہ پورا کرنے کی یہ کیسی خوبصورت مثال ہے، یہ سیرت نبوی ﷺ ہے یہ ہے تیرے اور میرے نبی ﷺ کا کردار اور آج کا مسلمان کدھر بھٹک رہا ہے۔

آپ نے تیسرا حکم امانت کی ادائیگی کا دیا جس پر جنت کی ضمانت عطا کی ارشاد فرمایا: جب کسی چیز کے امین بنائے جاؤ تو اس امانت کا حق ادا کرو۔ امانت صرف مال اور دولت کی نہیں ہوتی۔ ہاں وہ بھی امانت ہوتی ہے کہ مثلاً مجھے کسی نے پیسے دیے تو میں امین ہوں واپس کرنے کا پابند ہوں، کسی نے کوئی سونا چاندی دیا تو اس کا امین ہوں بالکل اسی طرح اگر کسی نے مشورہ مانگا تو پھر بھی میں امین ہوں۔ کسی نے اپنا راز دیا کہ میاں یہ کسی کو نہ بتانا تو اس میں بھی امین ہوں۔ اور سب سے بڑی امانت جو تیرے اور میرے پاس ہے وہ امانت یہ زندگی ہے یہ زندگی جو ہم گزار رہے ہیں صبح اور شام، دن اور رات، یہ تیرے اور میرے پاس رب کی امانت ہے۔ اس میں خیانت مت کرو۔ اس میں خیانت کیا ہے۔ اس میں خیانت خدا کی نافرمانی ہے زندگی جس کی امانت ہے اُسے اُسی کی تابعداری میں گزارو، یہ امانت کی ادائیگی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، شرمگاہوں کی حفاظت سے مراد، زنا سے بچو، کیونکہ زنا ایک ایسا جرم ہے کہ جس پر اللہ کا سخت عذاب ہوگا۔ چند جرائم جن کی معافی شب قدر اور شب برأت میں عبادت کرنے سے معافی نہیں ہوتی جب تک صدق دل سے ان سے توبہ نہ کرلے، احادیث میں ان کا ذکر موجود ہے جادوگری جو دوسروں پر جادو کرے اس کی کوئی معافی نہیں۔ زنا پر اصرار کرکے زنا کرنے والا، اس کو شب قدر کی عبادت بھی معاف نہیں کرواسکتی۔ شراب کا عادی کینہ رکھنے والا۔ اپنے دل میں دوسروں کے لیے نفرتیں لیکر پھرنے والا، کینہ کہتے ہیں دل میں نفرتیں لیکر پھرنا ارے اپنے دل کو صاف کرو۔ یہ دل کی صفائی سب سے بڑی عبادت ہے۔ اس دل میں ہر کلمہ گو کی محبت بھی عبادت ہے۔

دل میں پیر بھائی کی محبت بھی نیکی ہے۔ دل میں غریبوں کا احساس نیکی ہے۔ دل میں یتیموں کے لیے خلوص نیکی ہے۔ اپنے دل میں محمد مصطفی ﷺ کی محبت اور آپ کی اُمت کا درد بھر لو تو جنتی ہو۔

آپ نے پانچویں چیز بتائی کہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو۔ بے حیائی کی تصویریں، غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنا، ناچ گانے سننا دیکھنا، یہ تمام چیزیں جو نگاہوں کو ناپاک کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نگاہوں کی حفاظت کر جنت کی ضمانت میں دیتا ہوں۔ حضور خاتم النبیین ﷺ نے چھٹی چیز فرمائی اپنے ہاتھوں کو برائی سے روک، قیامت کے دن تیرے ہاتھ تیرے خلاف گواہی دیں گے۔ تیری زبان تیرے خلاف گواہی دے گی۔ تیری آنکھ تیرے خلاف گواہی دے گی، تیرے کان تیرے خلاف گواہی دیں گے۔ ان کو روک تا کہ کل قیامت کے دن یہ تیرے حق میں گواہی دیں کہ الٰہی تیری اتباع میں اس نے ہمیں استعمال کیا تھا۔ یہ آنکھ گواہی دے الٰہی! اس نے تیرے محبوب بندے کی زیارت کے لیے استعمال کیا تھا۔ یہ کان گواہی دیں الٰہی اس نے حق بات سنی تھی۔ یہ زبان گواہی دے گی الٰہی اس نے حق بات لوگوں تک پہنچائی تھی۔ یہ ہاتھ گواہی دیں الٰہی اس نے لوگوں کی مدد کی تھی۔ یہ پاؤں گواہی دیں کہ اس نے پاؤں کی مدد سے چل کر نیکیاں کیں، نمازیں پڑھیں، اپنے مرشد کے آستانے پر حاضری دیتا رہا، مدینہ منورہ کی زیارت کو جاتا رہا، مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کا طواف کیا۔

میرے بھائیو! یہ چھ چیزیں ہیں جب بولو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو پورا کرو، جب کسی چیز کے امین بنائے جاؤ تو امانت کا حق ادا کرو۔ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ اپنے ہاتھوں کو برائی سے روکو، مجھ سے وعدہ کر کے جاؤ۔ میرے سارے پیر بھائیو! خدا کے واسطے رسول کے واسطے، مجھ سے وعدہ کر

کے جاؤان چھ اُمور کی حفاظت کرو۔ رسول اللہ ﷺ جنت کے ضامن ہیں، ان پر عمل کرنا شروع کر دو۔ یہ اللہ والوں کی محفل ہے اپنے دل میں یہ عہد کرو کہ ① ہمیشہ سچ بولو گے ② وعدہ پورا کرو گے ③ شرمگاہوں کی حفاظت کرو گے ④ اپنے ہاتھ کو برائی سے روکو گے ⑤ امانت میں دیانت داری کرو گے ⑥ نگاہیں نیچی رکھو گے۔ ⓬

تو جنت تمہارا مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہمارا آنا قبول فرمائے اور ہمیں اپنے مرشد کی محبت عطا فرمائے اور ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے وہ پیارا اسلام، محبت والا اسلام دکھ درد بانٹنے والا اسلام، غریبوں، یتیموں محتاجوں کی خدمت کا درس دینے والا اسلام، اللہ اِس عرس کی محفل کے صدقے ہمیں اسلام کی محبت دے اور اسے ہماری بخشش کا ذریعہ بنائے۔

میرے دوستو!

چند باتیں اِس موضوع سے ہٹ کر آپ سے کرنا چاہوں گا۔

میرے بھائیو! میں نے آپ سے ایک دینی، تبلیغی اور فکری رسالہ جاری کرنے کا وعدہ کیا تھا، جو پیر بھائیوں کے پُرزور اصرار پر شائع ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق آپ پہلے بھی سُن چکے ہیں، یہ میرے ہاتھ میں ہے۔ اس کا نام ''فکر نواز'' نواز کی فکر کیا تھی؟ اب میں تھوڑا سا عرض کروں کہ اس کا نام ''فکر نواز'' کیوں رکھا ہے؟ میرے بھائیو! ذکر سے فکر افضل ہے کیونکہ ذکر خود اپنے لیے ہوتا ہے اور فکر دوسروں کی ہوتی ہے نیز اس لیے کہ ذکر زبان کا عمل ہے اور فکر دل کا عمل ہے نیز ذکر ورد ہے اور فکر اللہ تعالیٰ کی صفات وافعال میں غور کرنا اس کی مخلوق میں اس کے بنانے میں مخلوقات کے احوال اثرات میں بنانے والے کی شان ملاحظہ کرنا فکر

ہے۔اپنے لیے عبادت کرنے سے دوسروں کی ہدایت کی فکر کرنا، دوسروں کی بھلائی کی فکر کرنا رب کو زیادہ پسند ہے، اسی لیے ذکر کرنے سے فکر کرنا زیادہ افضل ہے۔اگر اُمت کی تو فکر کرے تو یہ کئی عبادتوں سے افضل ہے کیا نبی پاک ﷺ کا یہ فرمان نہیں کہ رات کی ایک گھڑی میں علمِ دین پڑھنا پڑھانا کئی سو سال کی عبادت سے افضل ہے، تو یہ فکر نواز ہے یعنی حضرت سید محمد نواز شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی فکر کیا تھی؟ آپ کی فکر تھی تبلیغ کرنا۔لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا، آپ نے اپنی زندگی کا آخری دن بھی سفرِ تبلیغ میں گزارا۔آپ نے اپنی زندگی کی آخری رات بھی تبلیغی سفر میں گزاری میرے اور کئی خاص لوگوں کے روکنے کے باوجود آپ نے تبلیغ کا سلسلہ نہ چھوڑا میرے سمیت سب نے مشورہ دیا تھا کہ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے سفر نہ کریں۔لیکن آپ کہتے تھے زندگی کا کوئی پتہ نہیں جو دن اللہ کی راہ میں گزر جائے وہ سرمایہ آخرت ہے، اور آپ کی زندگی کا آخری دن جو 3 مارچ 1997ء کا دن تھا، آپ کے رفقاء سفر شاہد ہیں میرے حضور کی تکلیف اتنی شدید تھی کہ گاڑی میں بیٹھنے اور اُترنے کی طاقت نہ تھی بلکہ چارپائی سے اُترنا مشکل تھا، اتنی تکلیف کہ آپ گاڑی میں بیٹھ نہیں سکتے تھے، گاڑی سے اتر نہیں سکتے تھے، یہاں تک کہ چارپائی پر بیٹھنا سجدہ کرنا اور اٹھنا آپ کے لیے بڑا مشکل تھا۔ہمارے اصرار کے باوجود آپ نے تبلیغی پروگرام نہیں چھوڑا۔آپ نے فرمایا: میرے زندگی کی جتنی سانسیں باقی ہیں میں انہیں تبلیغ میں بسر کروں گا۔اس مشن پر جو میرے والد نے چھوڑا تھا اسے ''فکر نواز'' کہتے ہیں۔حضور کی فکر تھی لوگوں کو ہدایت دینا، حضور کی فکر تھی لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا، یہ ''فکر نواز'' رسالہ جو میرے ہاتھ میں ہے۔میرے بھائیو! اس کو اگر کوئی سال کے بارہ مہینے پڑھنے کی سعادت حاصل کرلے، ایک سال میں وہ کافی علم کا ذخیرہ جمع کرسکتا ہے

کیونکہ اس کے اندر قرآن مجید کی تفسیر کا ایک اہم مضمون ہے۔ حدیث کی تشریح کی خوبصورت تحریر ہے، قلبِ سلیم کا اقتباس ہے اسی طرح دیگر موضوعات پر، جو مہینہ گزر رہا ہے جیسے یہ شعبان کا مہینہ گزر رہا ہے اس کے فضائل کا ایک چیپٹر ہے شریعت کے کسی مسئلہ پر سوال کرنا چاہیں ہمارے پتے پر خط لکھیے، پتہ اس میں موجود ہے، حزب الرحمن علماء فورم سے آپ کو اس کا جواب شریعت کے مطابق ملے گا اسی طرح پاکستان میں جو قانون چل رہا ہے اس کے کسی مسئلے پر آپ سوال پوچھنا چاہیں تو اس کا جواب آپ کو حزب الرحمن وکلاء فورم کی طرف سے دیا جائے گا، آپ غور کیجئے، ہر تشریح قرآن وحدیث کی تشریح اور دیگر تفاسیر، بارہ مہینے تو اس کو پڑھے اور دوسروں کو بتادے اور عمل کرے تو آپ سوچیئے وہ کس قدر فوائد حاصل کرسکتا ہے تو میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس رسالے کو پڑھنے کی کوشش کیجئے، اس کو پڑھ کر عمل کیجئے۔ یہ فکر نواز ہے میرا فکر نہیں۔ جس کو نواز سے پیار ہے اس کو پڑھتا رہے، اس کے بعد میں تھوڑا سا حزب الرحمن اسلامی اکادمی سے متعلق عرض کر کے آپ سے اجازت چاہوں گا۔ یہ اکیڈمی کوئی معمولی اکیڈمی نہیں ہے، میں ہمیشہ عرض کرتا ہوں۔ اس کو کسی دنیا دار نے نہیں بنایا، اس کو اللہ کے ولی نے بنایا ہے اور یہ کسی ولی کا لگایا ہوا درخت ہے اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں ہمیں اس تعلیمی میدان میں آئے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا ہماری پراگریس، ہماری رپورٹ لوگوں کے سامنے ہے دنیا کے سامنے ہے اور میں یہ دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ میں نہیں، ہم نہیں تو ہماری آنے والی نسلیں دیکھیں گی کہ جس طرح جامعہ ازہر یونیورسٹی پوری دنیا کے اندر مشہور ہے حزب الرحمن اسلا ملک اکیڈمی پوری دنیا کے اندر مشہور ہوگی۔ ہماری آنے والی نسلیں دیکھیں گی کہ اس سے تعلیم حاصل کرنے والے صرف

پاکستان ہی نہیں دنیا بھر میں آپ کو تعلیم و تبلیغ کے سلسلے میں نظر آئیں گے۔

میرے دوستو!

یہ ادارہ عام کسی بندے کا بنایا ہوا نہیں ہے، یہ سرکار کا لگایا ہوا پودا ہے، اور فکر نوازیں سے ایک فکر ہے، فکر نوازیں سے ایک فکر یہ رسالہ ہے، فکر نوازیں سے ایک فکر یہ اکیڈمی ہے، فکر نوازیں سے ایک فکر آپ اور میں ہیں فکر نوازیں سے ایک فکر آپ اور میری راہِ ہدایت پر چلنے کی تمنا ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں اپنی مرشد کی فکر پر غور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری زندگی کو اپنے مرشد کی فکر کے مطابق ڈھال دے اور یہ غوثیہ قادریہ دربار ہے جو یہاں سے جاتا ہے کبھی خالی نہیں جاتا۔ یہ بات میری ذہن میں رکھ لو۔ ایک واقعہ بیان کر کے آپ سے اجازت چاہوں گا۔ ایک بندہ مر گیا اور اس کے بیٹے کو خواب آیا کہ دوزخ میں جل رہا ہے، غوث پاک ظاہری حیات میں موجود تھے آپ کے دربار میں حاضر ہوا۔ عرض کرنے لگا حضور! میرا باپ فوت ہوا، خواب میں دیکھا ہے کہ دوزخ میں جل رہا ہے کچھ کرم فرمائیے، دعا کیجئے، غوث پاک نے پوچھا کیا میرے پاس کبھی آیا تھا، حضور نہیں آیا، کیا کبھی میری مجلس میں آ کر بیٹھا؟ حضور نہیں بیٹھا، اور کیا کبھی میرا لنگر کھایا، حضور لنگر بھی کبھی نہیں کھایا اور کبھی میرے گھر کے سامنے سے گزرا؟ اس نے عرض کی حضور ایک دفعہ آپ کے گھر کے سامنے سے گزرا تھا۔ فرمایا : جا تیرا باپ بخشا گیا۔ وہ شخص گیا اُس نے خواب میں دیکھا کہ اس کا والد جنت میں ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جن کا لنگر کھانا بھی باعثِ بخشش ہے اور یہ قادری تو لنگر کھلا کھلا کر خوش ہوتے ہیں اور یہ قادری تو بانٹ بانٹ کر خوش ہوتے ہیں۔ یہ بھی تو انہیں کی اولاد کا فیضان جو بغداد میں

ہیں یہ بھی وہی غوث ہے جو وہاں ہے، اسی کی تصویر ہے اسی کی جھلک ہے کیونکہ نبیوں اور ولیوں کی وراثت مال اور دولت نہیں ہوتی، نبیوں اور ولیوں کی وراثت ہوتی ہے ''علم''، جس کے پاس نبی کا علم ہوتا ہے وہ نبی کا وارث ہے اور جس کے پاس ولی کا علم ہوتا ہے وہ ولی کا وارث ہے اور نبی اور ولی کا علم یہ قرآن وسنت اور پیار ومحبت ہے، اللہ تعالیٰ اس دربار سے ہماری وابستگی مضبوط فرمائے ہم سب کو معاف فرمائے۔ ویسے جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ اتنے زیادہ لوگ پیچھے تک بیٹھے ہیں تو میرا دل یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے کا شوق ہے۔ اللہ رب العالمین ہمیں شریعتِ مطہرہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، رسول اللہ ﷺ کے حقیقی دین کی پہچان عطا فرمائے، ہمیں دکھی انسانیت کا دکھ بانٹنے کی توفیق عطا فرمائے، یتیموں غریبوں، مسکینوں کی مدد کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں ہر کلمہ گو سے محبت کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



حوالہ جات

نمبر شمار	مصادر و مراجع
❶	المائدہ:3:5
❷	صحیح بخاری، رقم الحدیث:1
❸	جامع ترمذی: ابواب الدعوات: رقم الحدیث:3509
❹	جامع ترمذی: رقم الحدیث:2460
❺	الاحزاب:21:33
❻	الاحزاب:71:33
❼	مشکوۃ المصابیح: ص:16، صحیح بخاری: رقم الحدیث:10
❾	صحیح بخاری: رقم الحدیث:2449، مسند احمد: رقم الحدیث:22757
❾	مؤطا امام مالک: رقم الحدیث:1829
❿	المائدۃ:1:5
⓫	ابوداؤد: رقم الحدیث:4996
⓬	مشکوۃ المصابیح: رقم الحدیث:804

اُمت محمدیہ کے اوصاف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اَصْحَابِہِ الْمُھْتَدِیْنَ وَعَلٰی اَوْلِیَائِہِ الْکَامِلِیْنَ الرَّاشِدِیْنَ وَعَلٰی عُلَمَاءِ الدِّیْنِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ“ ❶

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ہدیہ درود وسلام بحضور خیر الانام:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

مسلمان بھائیو! دوستو عزیزو! بزرگو اور میرے پیر بھائیو!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ" ❷

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے یعنی کوئی دعا قبولیت کی بلندی تک نہیں پہنچتی یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھ لے۔

"عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ" ❸

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

اللہ رب العزت نے فرمایا:

"كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ" ❹

ترجمہ: تم بہترین اُمت ہو ان سب اُمتوں میں جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئیں تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

آیت مبارکہ کے متعلق چند گزارشات پیش کرتا ہوں توجہ سے سماعت فرمائیں انشاء اللہ ایمان کو تازگی اور دل کو سرور ملے گا۔ آیہ مبارکہ میں اُمت مسلمہ کی تین خوبیاں ذکر فرمائی گئی ہیں:

پہلی خوبی : یہ ہے کہ یہ اُمت مسلمہ بھلائی اور نیکی کا حکم دیتی ہے۔

دوسری خوبی : یہ ہے کہ برائی سے منع کرتے ہیں۔

تیسری خوبی : یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔

مفسرین کرام کے اس بارے میں تین قول ہیں کہ اس آیت میں خطاب کس کو ہے۔

پہلا قول:

پہلا قول یہ ہے کہ یہ خطاب تمام اُمت مسلمہ کو ہے۔
تفسیر ابن کثیر میں اسی کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔

دلیل:

اس بات کی کیا دلیل ہے کہ یہاں تمام اُمت مراد ہے مسند امام احمد بن حنبل کھولیں سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے مرفوع حدیث مروی ہے سرکار کائنات ﷺ نے فرمایا:

"جُعِلَتْ اُمَّتِیْ خَیْرَ الْاُمَمِ" ❺

ترجمہ: میری اُمت کو سب اُمتوں سے بہتر قرار دیا گیا ہے۔

اس حدیث کی سند صحیح حسن ہے۔ معلوم ہوا نبی آخر الزماں ﷺ کی اُمت مسلمہ کو بہترین اُمت کا درجہ حاصل ہے۔

دوسرا قول:

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں یہ حکم خصوصاً صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ہے۔

تیسرا قول:

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ "خَيْرَ أُمَّةٍ" سے عموماً وہ مہاجرین صحابہ کرام مراد ہیں جنہوں نے حضور علیہ السلام کے ساتھ ہجرت کا شرف حاصل کیا۔

محترم حضرات توجہ فرمائیں:

دوسرے جملے میں "أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" فرمایا گیا ہے۔اس سے یہ بتایا جارہا ہے کہ یہ اُمت اپنے لیے بھی نفع بخش اور رحمت ہے اسی طرح تمام لوگوں کے لیے بھی رحمت اور نفع بخش ہے۔

برائی کو روکو جس طرح بھی روک سکتے ہو آؤ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھتے ہیں ہم میں ایسے کتنے ہیں جو برائی سے روکتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : برائی سے روکو لوگوں کو نیکی کا حکم دو ظالم کو ظلم کرنے سے پکڑو۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا : اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو:

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ" ❻

ترجمہ: ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کرو جب تم ہدایت پر ہو تو کوئی گمراہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب لوگ برائی دیکھیں اور اسے ختم کرنے کی کوشش نہ کریں تو اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

حدیث مبارک ہے:

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَامِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ فِیْ قَوْمٍ یَعْمَلُ فِیْہِمْ بِالْمَعَاصِیْ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّغَیِّرُوْا عَلَیْہِ وَلَا یُغَیِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَہُمُ اللّٰہُ مِنْہُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُوْا۔ ❼

ترجمہ: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص لوگوں کے درمیان گناہ کے کام کرے اور وہ لوگ اسے گناہوں سے روکنے پر قادر ہوں لیکن اسے گناہوں سے منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ موت سے پہلے اپنے عذاب میں انہیں مبتلا کرے گا۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے گا پس اُسے دوزخ میں ڈالا جائے گا تو اس کی انتڑیاں دوزخ کی آگ سے باہر آجائیں گی وہ ان کے اردگرد گھومے گا اور اپنے پاؤں سے اُنہیں ضرب لگائے گا جیسے گدھا چکی کے اردگرد کو اپنے پاؤں سے بار بار کُچلتا ہے پس یہ کیفیت دیکھ کر تمام دوزخی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے اے فلاں! کیا تو ہمیں نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا اور برائی سے ہمیں منع نہیں کرتا تھا وہ کہے گا جی ہاں! میں تمہیں نیکی کا حکم تو دیتا تھا اور میں خود اُسے نہیں کرتا تھا اور تمہیں برائی سے تو منع کرتا تھا اور میں خود اُسے کیا کرتا تھا (اس لیے یہ شدید عذاب مجھے دیا جارہا ہے)۔ ❽

حضرت عدی بن عدی الکندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے ایک غلام نے حدیث بیان کی کہ اس نے میرے دادا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ مقربین کے نیک

اعمال کی برکت سے پوری قوم کو عذاب میں مبتلا کرنے سے بچالیتا ہے یہاں تک کہ نیکوکار لوگ اپنے سامنے برائی دیکھیں جبکہ انہیں اس کے روکنے کی طاقت بھی ہو پھر بھی نہ روکیں پس جب نیک لوگوں کا یہ طریقہ بن گیا تو اللہ تعالیٰ گنہگاروں اور نیکوکاروں سبھی کو عذاب میں مبتلا کردے گا۔ ❾

حضرت جابر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (پہلی اُمتوں میں) اللہ عزوجل نے جبریل علیہ السلام کو حکم فرمایا: کہ فلاں فلاں شہر کے لوگوں کو ہلاک کر دے جبریل علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! بیشک ان لوگوں میں تیرا فلاں نیک بندہ بھی رہتا ہے جس نے پلک جھپکنے کے برابر بھی تیری نافرمانی نہیں کی حضور ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو اس پورے شہر کو اس نیک آدمی اور تمام گناہگاروں سمیت ہلاک کر دے وجہ یہ ہے کہ گناہگاروں کے گناہوں پر میری وجہ سے اُس کے چہرے میں ایک لمحہ کے لیے غضب کے آثار ظاہر نہیں ہوئے۔ ❿

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفی ﷺ کی جان ہے کہ نیکی اور برائی دونوں اللہ کی ہی مخلوق ہیں قیامت کے دن ان دونوں کو لوگوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا پس جو نیکی ہے وہ نیکی کرنے والوں کو بشارت دے گی اور انہیں خیر کا وعدہ دے گی اور جو برائی ہوگی وہ گناہگاروں سے کہے گی مجھ سے دور ہٹ جاؤ! مجھ سے دور ہٹ جاؤ! لیکن گناہگار برائی کے ساتھ چمٹے رہیں گے اس سے دور نہیں ہوسکیں گے۔ ⓫

معلوم ہوا اُمت مسلمہ کی ذمہ داری یہ ہے کہ تمام انسانیت کے کام آئے انسانیت کی خدمت، تعلیم وتربیت اور اس کی ہدایت ورہبری کے سلسلے میں بھرپور

جامع منصوبہ بندی کرے بالخصوص اُمت مسلمہ کے وہ افراد، تنظیمات اور مسلم ممالک کے قانون ساز اور قوانین نافذ کرنے والے ادارے اس حدیث مبارک کی طرف اپنی توجہات مبذول کریں۔

ارشادِ نبوی ہے:

"خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ" ⓬

ترجمہ: بہترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کو نفع پہنچائیں۔

خدمت خلق وہ عظیم عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے انسانیت کی خیر خواہی ان سے ہمدردی، ان کے دکھ سکھ میں کام آنا، دکھی انسانیت کی مدد کرنا، ان کی ضروریات وحاجات کو پورا کرنا خلق خدا کی فلاح کے لیے دوڑ دھوپ کرنا یہ اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں اور ان پر اجر عظیم کی بشارتیں دی گئی ہیں۔

حضرت سید محمد عبداللہ شاہ مشہدی قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے عزیز! تم بھی یہ علم سیکھو! ہر تکلیف برداشت کر کے بھی نیکی کرو اور نافرمانی و بُرائی کو ترک کرو۔ بالآخر یہ تمہاری فطرت وعادت بن جائیگی تو (غیر محرم) پرائی عورتوں کے پاس بیٹھتا ہے پھر کہتا ہے کہ مجھے ان کی کوئی پرواہ نہیں تو اس دعوے میں جھوٹا ہے تیری یہ بات عقل وشرع کے موافق نہیں۔ اے عزیز! پہلے خود عمل کر پھر دوسروں کو عمل کرنے کی تاکید کر ایسے تیری تبلیغ کا دوسروں پر اثر ہوگا لیکن اگر خود بے عمل ہے تو دوسرے لوگوں پر نصیحت کا ذرہ بھر اثر نہ ہوگا وہ نصیحت بے فائدہ ہے تجھ پر افسوس! تو سانپوں کو کیسے پکڑے گا جبکہ تو ان کا ہنر نہیں جانتا۔

نہی عن المنکر:

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ اِلَّا اَنَا مُمْسِكٌ بِحُجْزَتِهٖ اَنْ يَّقَعَ فِي النَّارِ ۔ ⑬

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے میں تم میں سے ہر ایک کو اس کی پیٹھ سے پکڑ کر جہنم میں گرنے سے بچا رہا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ میرے سامنے اُمتیں پیش کی گئیں، چنانچہ نبی گزرنے لگے کسی کے ساتھ ایک امت تھی، کسی کے ساتھ ایک گروہ تھا اور کسی کے ساتھ دس، کسی کے ساتھ پانچ آدمی اور کوئی تنہا جا رہے تھے پھر میں نے نظر اُٹھائی تو ایک بڑی جماعت پر نظر پڑی تو میں نے کہا اے جبرائیل یہ میری اُمت ہے! جبرائیل علیہ السلام نے کہا نہیں، افق کی طرف دیکھئے میں نے دیکھا ایک بڑی جماعت نظر آئی جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کی اُمت ہے اور یہ اس سے آگے جو ستر ہزار ہیں ان کا نہ حساب ہوگا اور نہ ان پر عذاب ہوگا۔ میں نے پوچھا کیوں! جبرائیل علیہ السلام نے کہا، کہ وہ لوگ (جاہلی رسم کے مطابق) داغ نہیں لگواتے تھے نہ جھاڑ پھونک کے قائل تھے۔ اور نہ شگون لیتے تھے بلکہ صرف اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے، عکاشہ بن محصن آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان لوگوں میں بنا دے آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو ان لوگوں میں بنا دے، پھر ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں بنا دے، آپ نے فرمایا: کہ عکاشہ تم سے بازی لے گیا۔

یہ اس اُمت کی فضیلت کا بیان ہے اسی طرح حلال وحرام کلمہ، نماز، روزہ، حج وزکوۃ کے احکام جاننا ضروری ہے۔ پھر چوری، بدکاری، فحاشی، عیاشی، قتل ناحق وغیرہ سب حرام ہیں آقا علیہ السلام صحابہ کرام، اہل بیت عظام تابعین وصالحین کرام یہی تبلیغ کرتے رہے۔ یہ کام دنیا میں چودہ سو سال سے کوئی کر رہا ہے تو علماء ربانیین

اور اولیاء کرام کر رہے ہیں بڑے بڑے بادشاہ آئے اور چلے گئے، سکندر اعظم جیسے جرنیل آئے اور گئے، کروڑوں عربوں پر حکومت کرنے والے آئے اور چلے گئے، بڑے بڑے فاتح آئے اور گئے لیکن جس کو توفیق ملی صرف وہی نیکی کا حکم دیتا رہا اور برائی سے روکتا رہا وہ کون لوگ ہیں؟ آج جن کو لوگ اہل حق، صوفیاء کے نام سے یاد کرتے ہیں اور جس کو دنیا صوفی ازم کے نام سے یاد کرتی ہے جن کو دنیا اولیاء کرام کے نام سے یاد کرتی ہے جو مدینے سے اٹھے کوئی عمر فاروق کی صورت میں، کوئی عثمان غنی کی صورت میں، کوئی علی المرتضیٰ کی صورت میں، کوئی جنید بغدادی کی صورت میں کوئی غوث اعظم کی صورت میں، کوئی داتا علی ہجویری کی صورت میں، کوئی بہاؤالدین کی صورت ملتان میں کوئی اجمیر میں معین الدین چشتی کی صورت میں، کسی نے کمالیہ کی سرزمین پر قادر بخش میں بیٹھ کر ظلم کے خلاف آواز اٹھائی، سچے کو سچا کہا حق کو حق کہا یہ ہے صوفی یہ ہے مجاہد اسلام، یہ ہیں وہ مجاہد جنہوں نے دنیا میں بغیر تلوار اٹھائے ہزاروں کو کلمہ پڑھایا یہ وہ مجاہد ہیں جنہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ نبھایا اپنے ایمان کو کامل کیا رسول اللہ ﷺ کی حقیقی محبت میں رنگے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے حقیقی غلام بنے اپنے کردار کو یوں بلند کیا لوگوں نے کہا کہ آؤ دیکھیں کہ یہ کون ہے؟ یہ کون ہے؟ جو سچ بولتا ہے اور یہ کون ہے جو ظالم کو ظلم سے روکتا ہے یہ کون ہے جو محبتیں بانٹ رہا ہے یہ کون ہے جو کہتا ہے کہ کسی انسان کو مت مارو اپنے نفس کو مارو۔ یہ کون ہے؟ جو عاجزی اور انکساری کا درس دے رہا ہے لوگ جوق در جوق آئے کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ میرے عزیز دوستو! آپ پڑھے لکھے بیٹھے ہو اس ہندوستان کی تاریخ کو دیکھو اس میں اکبر جیسے بادشاہ آئے، اتنے بڑے بادشاہ آئے ایک ایک کا محل میلوں پر پھیلا ہوا تھا، ساٹھ ساٹھ اور ستر ستر سال وہ حکومتیں کرتے رہے میں پوچھتا ہوں کسی ایک بادشاہ نے کسی

ایک ہندو اور کافر کو مسلمان کیا؟ نہیں۔ میرے دوستو! ایک بندہ بھی ان کی تلواروں سے ڈر کر مسلمان نہیں ہوا اجمیر میں معین الدین چشتی اُٹھے کوئی تلوار نہ بندوق بس لا الہ اِلّا اللہ کی ضرب لگائی، محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت دکھائی، اپنا اخلاق لوگوں کے سامنے رکھا، لاکھوں لوگ قدموں میں گر گئے، یہ ہیں مسلمان یہ ہیں کامل مجاہد اسلام ، یہ ہیں کامل ایمان والے حضرات یہ لوگ حقیقت میں اس امت کا سرمایہ ہیں جس اُمت کے اولیاء وصوفیاء کی عظمتیں یہ ہیں۔

میرے دوستو!

ہم بھی ایک ایسے ہی مجاہد عظیم الشان ولی کی خانقاہ پر حاضر ہیں جس نے آپ کے اس علاقے میں اسلامی اخلاق وتعلیمات کے لیے جہاد کیا آج لوگوں نے اسلام کے اس عظیم الشان فریضہ کو ایسا غلط رنگ دیا ہے، کہ خود کلمہ گو ہی جہاد کو عجیب وغریب سمجھنے لگے صحیح معنوں میں اگر جہاد کو سمجھا جائے تو جہاد وہ جہاد ہے جو ان صوفیوں نے کیا۔ جہاد کا مطلب ہے اللہ کی خاطر جنگ لڑنا، اسلام پھیلانا، کیا ان لوگوں نے جنگ نہیں لڑی؟ اسلام نہیں پھیلایا؟ کتنے لوگ اس دربار سے منسلک ہیں۔ کیا تلواریں کھا کھا کر انہوں نے کلمہ پڑھا ہے؟ نہیں میرے دوستو! کسی کی محبت، کسی کی نظر کرم، کسی کے میٹھے الفاظ، کسی کی میٹھی نصیحت ووعظ نے آپ کو کامل محب اور عاشق صادق بنا دیا ہے۔

میرے دوستو!

یہی لوگ مجاہد ہیں اور یاد رکھو یہی لوگ قابل عزت اور قابل احترام ہیں۔ عزت کا معیار فقط یہی ہے مسلمانو! عزت کا وہی معیار قائم رکھو جو اللہ وحدہ لاشریک

نے مقرر فرمایا ہے عزت کا وہی معیار قائم رکھو جو محمد کریم ﷺ نے قائم فرمایا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مقرر کیے ہوئے عزت کے معیار پر جو پورا اترے وہ ہمارے سر آنکھوں پر۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں عزت والا نہیں ہے، وہ آپ اور میرے ہاں ایک ٹکے کا نہیں ہے چاہے وہ ملک پر بادشاہی کرنے والا ہی کیوں نہ ہو چاہے بڑے سے بڑے عہدے پر فائز کیوں نہ ہو قرآن کریم میں اللہ رب العالمین نے اعلان فرمادیا:

"اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ" ⓯

ترجمہ: بیشک اللہ کے ہاں تو تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار اور تقویٰ اختیار کرنے والا ہے۔

یعنی جس کے اندر رب کا جتنا زیادہ خوف ہوگا وہی زیادہ عزت والا ہے وہی میرا محبوب ہے محمد کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اعلان فرمادیا کہ نہ کوئی کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے افضل ہے نہ عجمی کو عربی پر اور نہ عربی کو عجمی پر برتری ہے نہ امیر کو غریب پر نہ بڑے خاندان والے کو چھوٹے خاندان والے پر افضلیت ہے بلکہ افضل ہونے کا معیار تقویٰ ہے فرمایا اے لوگو! آج ساری گندی رسومات میرے قدموں کے نیچے ہیں۔ اللہ کے ہاں عزت کا ایک ہی معیار ہے وہ ہے تقویٰ جس کے اندر جتنا زیادہ تقویٰ ہوگا وہ اتنا ہی عزت والا ہے۔

میرے دوستو!

محمد کریم ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والو! اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرنے والو! اولیاء کرام کی غلامی کا دم بھرنے والو! عزت کرنی ہے تو ان کی کرو جن کو رب

نے کہا عزت والا ہے، چاہے وہ چٹائی پر کیوں نہ بیٹھا ہو اسے جھک کے ملو کیونکہ رب نے کہا ہے وہ عزت والا ہے اس کے علاوہ دنیا کے عہدے لے کر، جاگیریں لے کر، اپنی فوجیں لے کر کوئی آ جائے ہو اللہ کا نافرمان، نبی پاک ﷺ کا گستاخ میری نظر میں ایک ٹکے کا نہیں ہے۔ عزت کا معیار ایک ہی ہے وہ ہے تقویٰ بس عزت کے معیار پر جو پورے اترتے ہیں وہ اولیاء کرام کی جماعت ہے۔ آج ہم ایک ولی کی محفل سجا کے بیٹھے ہیں عزت کے لائق یہی ہیں اس معیار کے بغیر کوئی عزت کے لائق نہیں ہے۔

میرے دوستو!

گرامی قدر حضرات! اس مقدس محفل میں بیٹھ کر اس مبارک گھڑی میں ہم اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں دعا مانگیں ''اے اللہ! جس اُمت کو تو نے تمام اُمتوں سے افضل قرار دیا اے اللہ! ہمارے اندر اس امت کی وہ خوبیاں پیدا کر دے کہ ہم بھی عزت والے بن جائیں اور وہ خوبیاں کیا ہیں؟

سامعین کرام!

ارد گرد بھٹکنے کی ضرورت نہیں ہے اپنے مرشد کریم حضرت سید محمد عبداللہ شاہ کی زیارت کرو یہی مجاہد فی سبیل اللہ ہیں یہی عزت والے ہیں میرے بھائی تو اُن کے نقش قدم پر چل۔ رب کا پیارا بھی ہو جائے گا تو عزت والا بھی بن جائے گا۔

میرے پیر بھائیو!

یاد رکھو! یہ غوث اعظم کا دربار ہے، یہ لنگر غوث اعظم کا ہے جو آپ نے

تناول فرمایا ہے یہ کسی اور کا لنگر نہیں ۔ یہ اس غوث اعظم کا لنگر ہے جس غوث نے فرمایا: میرا کوئی مرید بے ایمان ہو کر نہیں مرے گا حضور غوث اعظم نے صدا لگا دی میرا مرید جہاں بھی ہوگا اگرچہ پوری زندگی غافل ہی رہا مرتے وقت میری نسبت کی وجہ سے اسے کلمہ نصیب ہوگا۔

غور فرمائیں! یہ حضور غوث پاک علیہ الرحمہ کا دربار ہے، آپ غوث پاک علیہ الرحمہ کے مرید ہو جس نے حضرت سید محمد عبداللہ شاہ علیہ الرحمہ، حضرت سید محمد نواز شاہ علیہ الرحمہ اور حضرت سید ظفر شاہ علیہ الرحمہ اور حضرت سید محمد شیراز شاہ کے ہاتھ پہ بیعت کی حقیقت میں اس نے حضور غوث پاک کے ہاتھ میں ہاتھ دیا حضور غوث پاک علیہ الرحمہ نے فرمایا:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ⑯

ترجمہ: اے لوگو! میں اللہ کے تمام شہروں کو اس طرح دیکھتا ہوں جیسے ہتھیلی پر رائی کا دانہ۔

میرے دوستو! نگاہ غوث سے ایک مرید بھی چھپا ہوا نہیں ہے۔ لنگر کھانا شفا ہی شفا ہے۔

سامعین کرام!

بغداد میں ایک بندہ حضور غوث پاک کا منکر تھا جب اس کا انتقال ہو گیا اس کے بیٹے نے خواب میں اپنے باپ کو عذاب میں مبتلا دیکھا، بیٹا حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کی بارگاہ میں حاضر ہوا عرض کرنے لگا: سرکار! میں نے اپنے

باپ کو عذاب میں مبتلا دیکھا ہے اس کے حق میں دعا فرمائیں حضور غوث پاک نے تھوڑی دیر آنکھیں بند کیں اپنا سر جھکایا، اس کے بعد سر اٹھایا۔

میرے دوستو!

یہ لوگ بے اختیار نہیں ہوتے اللہ والے با اختیار ہوتے ہیں اللہ کے محبوب رسول محمد کریم ﷺ بھی بے اختیار نہیں ہیں اگر کوئی اللہ کے رسول کو بے اختیار مانتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ کے اختیار کا منکر ہے۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ کا محبوب بے اختیار نہیں ہوسکتا اللہ کا رسول اختیار والا ہے اللہ کی دی ہوئی طاقت ان کے پاس ہے اور اللہ کے ولیوں کے پاس بھی رب کی عطا کی ہوئی طاقت ہے خود کسی کے پاس طاقت نہیں اللہ کی طرف سے عطا کردہ طاقت ہے اگر کوئی ولیوں کے مقام کا منکر ہے تو وہ حقیقت میں اللہ کی عطا کا منکر ہے سرکار غوث پاک نے سر اٹھایا اور پوچھا؟ کیا تیرا باپ کبھی میری محفل میں آیا تھا یہ بہانے بنا رہے ہیں ولی معاف کروانے کے بیٹے نے عرض کی: حضور! وہ بدبخت کبھی آپ کی محفل میں نہیں آیا تھا حضور غوث اعظم نے پوچھا تیرا باپ کبھی میرے مدرسے کے پاس سے گزرا تھا بیٹے نے عرض کی حضور اسے یہ سعادت بھی نصیب نہیں ہوئی یعنی کبھی آپ کی مسجد و مدرسے کے قریب سے بھی نہیں گزرا پھر آپ نے پوچھا؟ اس نے کبھی میرا لنگر کھایا ہو سوچ کے کہنے لگا: جی حضور! ایک مرتبہ میرا باپ بھوک کے ساتھ گھر میں آیا میری ماں سے پوچھا گھر میں کچھ ہے تو میری ماں نے کہا: جی نہیں! اگر کہتے ہو تو شیخ

عبدالقادر کے لنگر سے کچھ لے آؤں جاؤں لے آؤں! بیٹے نے عرض کی: کہ حضور اس دن میرے باپ نے آپ کا لنگر کھایا تھا حضور غوث پاک نے فرمایا: جا کام بن گیا ہے اس لنگر کے صدقے میں آپ نے معافی کی دعا فرمائی اور اسے عذاب سے خلاصی نصیب ہوگئی۔ یہ اس غوث کا لنگر ہے جو آپ یہاں بیٹھ کے کھا رہے ہیں یہ اس غوث کی محفل ہے جس میں آپ اور میں بیٹھے ہیں۔

میرے دوستو! کبھی اس نسبت کو کم مت سمجھنا اس نسبت پر ناز کرنا اس نسبت کو مرتے دم تک سنبھال کر رکھنا، اس نسبت کو مرتے دم تک سنبھالنے کا ایک ہی طریقہ ہے اس سبق کو مت بھولنا جو مرشد نے دیا اور یہ بات بھی ذہن میں رکھنا! تو کہیں بھی اپنے مرشد کی نگاہ سے چھپا ہوا نہیں ہے، تو کہیں بھی اللہ اور اس کے رسول سے چھپا ہوا نہیں ہے، میرے دوستو! میں کہتا ہوں جنت اور دوزخ ایسی چیزیں ہیں جو اس دنیا کے بازار میں ملتی ہیں جنت کو بھی یہیں سے خرید کر جانا ہے اور دوزخ کو بھی یہیں سے خرید کر جانا ہے، اس دنیا کے بازار میں جنت بھی بک رہی ہے اور دوزخ بھی بک رہی ہے، جنتی جنت بانٹ رہے ہیں اور دوزخی دوزخ بانٹ رہے ہیں یہ ہمارے اوپر منحصر ہے کہ ہم جنت والوں کے پاس جا کر جنت خریدتے ہیں یا دوزخ والوں کے پاس جا کر دوزخ خریدتے ہیں اس وقت آپ جنت کے باغ میں بیٹھے ہو میں نہیں کہہ رہا بلکہ محمد کریم ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے لوگو! دنیا میں اگر جنت کا باغ دیکھنا ہو تو وہ جگہ دیکھ لینا جہاں اللہ کا ذکر ہو وہ جنت کا باغ ہے آج اس محفل میں، اس

پنڈال میں، جہاں تک میری آواز جا رہی ہے یا پردے میں بیٹھ کر خواتین جو میری بات سن رہی ہیں سب کو میں دعوت فکر پیش کر رہا ہوں۔

حضرات مکرم!

جہاں اللہ اور اس کے رسول کا ذکر ہو وہ جگہ جنت کا ٹکڑا ہوتی ہے۔ یہاں رب کا ذکر ہو رہا ہے یہ سارے کا سارا جنت کا باغ ہے اس جنت کے باغ میں بیٹھ کر عہد کرو! کہ ہم اپنی زندگی اللہ کی بندگی اور اپنے نبی کی غلامی میں گذاریں گے۔ یہاں سے دین کا پیغام لے کر جاؤ۔

اگر کسی خوشبو والے کے پاس بیٹھ کر کچھ دیر تک کپڑوں سے خوشبو آ سکتی ہے تو تم اس جنت کے باغ میں آئے ہو یہاں سے جنت کی خوشبو لے کر جاؤ۔ کامل ایمان کی خوشبو لے کر جانا نماز روزہ حج زکوۃ کی خوشبو لے کر جانا اولیاء کرام کی نسبت اور محمد کریم ﷺ کی محبت لے کر جانا۔

یاد رکھو میرے دوستو! وعدہ کرو! جو کچھ سنا مجھ سے جہاں تک جاؤ گے وہاں تک پہنچاؤ گے رب العالمین اس بات کا گواہ ہے میں نے جو باتیں آپ سے کہیں آپ نے سنیں جو شخص یہ باتیں آگے نہیں پہنچائے گا قیامت والے دن اسے جواب دینا پڑے گا۔

میرے دوستو!

وعظ و نصیحت کرنا، تبلیغ کرنا، تقریریں کرنا صرف مولویوں یا پیروں کا کام

نہیں ہے۔ ہر کلمہ گو مبلغِ اسلام ہے جتنا علم کسی کے پاس ہو اسے پھیلاؤ! جتنا علم اور اچھی بات جانتے ہو اسے آگے پھیلاؤ! نیکی کی بات کرو! برائی سے روکو! ظالم کا ہاتھ ظلم سے روکو! ورنہ ہم سب اس ظلم کی لپیٹ میں آ جائیں گے۔

اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ ہمیں دین کا خادم اور مبلغ بنائے۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

وما علینا الا البلاغ المبین



حوالہ جات

نمبر شمار	مصادر و مراجع
❶	ال عمران:110:3
❷	جامع ترمذی:486
❸	جامع ترمذی:رقم الحدیث:3546،مسند احمد:رقم الحدیث:1736، السنن الکبری:رقم الحدیث:8100
❹	ال عمران:110:3
❺	مسند احمد:رقم الحدیث:763،مصنف ابن ابی شیبہ:رقم الحدیث : 32304،بیہقی:رقم الحدیث:1064
❻	المائدہ:105:5
❼	(مسند احمد:رقم الحدیث:19192،ابن ماجہ:رقم الحدیث:4009،صحیح ابن حبان:رقم الحدیث:300)
❽	صحیح بخاری؛رقم الحدیث:3267،صحیح مسلم:رقم الحدیث:2989ابو داؤد:رقم الحدیث:5129
❾	مشکوۃ المصابیح:ص438 :،بحوالہ شرح السنہ
❿	مشکوۃ المصابیح:ص:439 کتاب الاداب باب الامر بالمعروف

⓫ مسند احمد؛ رقم الحدیث:19716

⓬ کنز العمال: ج:8،ص:54

⓭ المعجم الکبیر: رقم الحدیث:6956

⓮ (صحیح بخاری: رقم الحدیث:7563)

⓯ الحجرات:13:49

⓰ قصیدہ غوثیہ

مؤمن کے اوصاف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اَصْحَابِہِ الْمُھْتَدِیْنَ وَعَلٰی اَوْلِیَائِہِ الْکَامِلِیْنَ الرَّاشِدِیْنَ وَعَلٰی عُلَمَاءِ الدِّیْنِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"اَلصَّابِرِیْنَ وَالصَّادِقِیْنَ وَالْقَانِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ" ❶

ترجمہ: جو صبر کرنے والے، سچ بولنے والے اللہ کی اطاعت کرنے والے رات کو پچھلے پہر اٹھ کر استغفار کرنے والے ہیں۔

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ہدیہ درود وسلام بحضور خیر الانام:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت:

رسولِ اکرم ﷺ کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

"ثَلَاثَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ عَرْشِ اللهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ" ❷

یعنی قیامت کے روز جبکہ اللہ عزوجل کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہ ہوگا، تین شخص اللہ عزوجل کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی، یارسول اللہ ﷺ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا:

①مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَكْرُوْبِ أُمَّتِي جس نے میرے کسی اُمّتی کی پریشانی دُور کی ہوگی ②وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي جس نے میری سنت کو زندہ کیا ہوگا، ③وَمَنْ أَكْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ اور جس نے مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھا۔ ❸

مسلمانو! بزرگو، دوستو اور پیر بھائیو!

سامعین! آپ حضرات کے سامنے اس عظیم اور بابرکت اور گناہوں کو معاف کرنے والی محفل، دعاؤں کو قبول کروانے والی محفل میں آپکے ساتھ چند گزارشات کرنے کے لئے اللہ کے کلام قرآن مجید سورۃ آل عمران کے کچھ کلمات کا سہارا لیا ہے۔

مسلمانو!

اللہ کے کلام قرآن مجید کو جب ہم پڑھنا شروع کرتے ہیں تو اس کے پہلے کلمات ہیں الحمدللہ رب العالمین تمام تعریفیں اس عظیم ذات کے لئے اس وحدہ لاشریک ذات کے لئے جو رب ہے یعنی پالنے والا ہے تمام جہانوں کا۔ کائنات کا ذرہ ذرہ پتہ پتہ اسی وحدہ لاشریک کی تسبیح اور تعریف میں ہر وقت مشغول ہے۔

انسان ہوں، جن ہوں، نباتات ہوں، فرشتے ہوں، سمندر کی تہہ میں رہنے والی مخلوقات ہوں، زمین کی تہہ میں رہنے والی مخلوقات ہوں، ہوا میں اڑنے والے پرندے ہوں، جتنی بھی آپ کو اردگرد مخلوقات نظر آتی ہے وہ تمام کی تمام اسی ذات کی تعریف میں مشغول ہے جو بظاہر ہمیں بے جان چیزیں نظر آتی ہیں درختوں کے پتے ہوں، پتھر ہوں، پہاڑ ہوں، لکڑی کا بنا ہوا ڈائس ہو یہ تمام اسی ہی کے ذکر اور اسی کی تعریف میں مشغول ہیں پھر اسی ذات پاک کے بارے میں زبان مصطفی ﷺ سے قرآن مجید میں ہم نے سنا کہ وہ ذات جس کی تعریف میں جس کی تسبیح میں تمام کائنات اور کائنات میں بسنے والی مخلوقات اور کائنات کا ذرہ ذرہ جسکی تعریف اور تسبیح میں مشغول ہے۔

قرآن مجید کے آخری پارے میں اپنے بارے میں فرمایا: ''اللہ الصمد'' یعنی وہ بے نیاز ذات ہے اگر کوئی اس کی تعریف نہ بھی کرے تو بھی اس کی شان میں کمی نہیں ہوگی۔ جب ہر چیز اس کی تعریف میں مشغول ہے لیکن اس کی صفت ہے کہ وہ ذات ''اللہ الصمد'' ہے وہ بے نیاز ہے وہ پتھروں کے ذکر سے بے نیاز ہے۔ درختوں کے پتوں کے ذکر سے بے نیاز ہے فرشتوں کے رکوع اور سجود سے بے نیاز ہے، وہ جنوں کی تسبیحات سے بے نیاز ہے وہ آپ کی اور میری نمازوں اور عبادتوں سے بے نیاز ہے۔ کسی کے ذہن میں اگر کہیں یہ بات موجود ہے تو اس کو نکال کر پھینک دے کہ وہ اللہ الصمد کی ذات شاید میرے سجدوں کی محتاج ہے، میرے رکوع کی محتاج ہے میرے روزے کی محتاج ہے، میرے طواف کعبہ کی محتاج ہے میری تلاوتِ قرآن محتاج ہے میری تسبیحات کی محتاج ہے، تو وہ اپنے دماغ میں پڑا ہوا فتور نکال دے، وہ ذات اللہ الصمد ہے اگر تمام کے تمام بھٹک جاؤ، اس کی حدود کو توڑ دو، شرک اور گناہوں میں داخل ہو جاؤ، اس وحدہٗ لاشریک ذات کو کچھ فرق نہیں اس ذات کی تعریف کرنے سے اس کو کوئی فائدہ نہیں، اس ذات کی تعریف نہ کرنے

سے بھی اس کو کوئی نقصان نہیں کیونکہ وہ تو ہے ہی خالق اور مالک کوئی اس کی تعریف کرے یا نہ کرے وہ کسی کا محتاج نہیں، کوئی اس کو وحدہ لاشرک مانے یا نہ مانے وہ محتاج نہیں، کوئی اس کے آگے رکوع اور سجود کرے یا نہ کرے وہ محتاج نہیں، جو بھی اس کی تعریف اور تسبیح میں جتنا فرماں بردار ہوتا جائے گا فائدہ اس کی اپنی ذات کو ہوگا، پھر تعریف اور اس کی تعظیم کس طرح کرنی ہے؟ کس طرح اس کو رب ماننا ہے؟ کس طرح اس کے آگے جھکنا ہے؟ کس طرح اس کو منانا ہے؟ کس طرح اس کی خوشنودی حاصل کرنی ہے؟ کس طرح اس کے قرب کو پانا ہے؟ اس چیز کو حاصل کرنے کے لئے اس ذات پاک کے جلووں میں کھونا پڑے گا، اس شخصیت کی قدم بوسی کرنا پڑے گی، اس شخصیت کے قدموں سے لپٹنا پڑے گا، اس ذات کو اپنا پیارا بنانا پڑے گا، اس ذات کے لیے اپنا سب کچھ لٹانا پڑے گا، جو ذات اس کی محبوب ہے اس کے قدموں سے لپٹ کر اس کے عشق میں تڑپ کر اس کی بندگی کرے گا تو پتہ چل جائے گا رب کے جلوے کیا ہیں رب کی بندگی کیا ہے؟ اس کی تعریف اور تعظیم کیا ہے اور محبت کس چیز کا نام ہے؟

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

وہ خدا جو رب ہے، وہ اللہ جو وحدہ لاشریک ہے، وہ خدا جو اللہ الصمد ہے، وہ ذات جس کو کسی کی ضرورت نہیں، وہ ذات جو کسی کی محتاج نہیں، وہ ذات جو سب کی خالق اور مالک ہے، وہ ذات جس کی بادشاہی ازل سے ہے، وہ ذات جس کی بادشاہی ابد تک ہے، وہ ذات جس کی بادشاہی دنیا میں بھی ہے، وہ ذات جس کی بادشاہی قیامت کے دن بھی ہوگی، وہ ذات جس کی بادشاہی کبھی ختم ہونے والی نہیں۔ وہ ذات جو اللہ الصمد ہے، جب اس نے کسی شخصیت سے محبت کر لی، جب کسی کو اپنا محبوب بنایا، جب اپنے محبوب کا نور اپنے نور سے سب سے پہلے بنایا، جب

آدم علیہ السلام کی نبوت نہیں، جب کوئی فرشتے نہیں، جب عرش نہیں، کرسی نہیں، فرش نہیں، جب سورج اور چاند اور ستارے نہیں، جب کچھ بھی نہیں تو اس ذات نے اپنے نور سے اپنے پیارے محبوب کے نور کو بنایا، اس پیارے نور کے جلووں کو ظاہر کرنا چاہا، ساری دنیا اس نور کی خاطر بنا ڈالی، اس نور کو ظاہر کرنے کی خاطر، اس کا مقام ومرتبہ مخلوق کو دکھانے کے لئے اس خالق نے محبوب کے نور کو بشری روپ میں ہمارے سامنے جلوہ گر فرمایا، جس کا نور آدم علیہ السلام سے پہلے ہے، کائنات کی تخلیق سے پہلے ہے اور جنت اسی محبوب کے قدموں کے صدقے عطا فرمائیگا۔ جنت کیا ہے؟ اس میں حوریں ہیں، باغات ہیں، اس میں چشمے، دودھ وشہد کی نہریں اور محل ہیں، ہیرے جواہرات ہیں، ہر طرف خوشبو ہے وہاں کوئی بد بو نہیں، وہاں کوئی حسد نہیں، کوئی نفرت نہیں، میں کہتا ہوں جنت مصطفی ﷺ کا صدقہ ہے تو وہ ذات جس کی ہر کوئی تعریف کر رہا ہے اس کی تعریف کس طرح کرنی ہے؟ اگر پتہ چلتا ہے تو مصطفی کریم ﷺ کی ذات سے پتہ چلتا ہے اس ذات کی تسبیح کیسے کرنی ہے؟ اس ذات کی بندگی کیسے کرنی ہے؟ اس ذات کے سامنے جھکنا کیسے ہے؟ اگر کوئی بتاتا ہے تو وہ محمد کریم ﷺ کی ذات ہے وہ ذات راضی ہوتی ہے وہ بھی کیسے؟ تو ذات مصطفی ﷺ میں ڈوبنے سے پتہ چلتا ہے۔

دل کی عمارتوں میں کوئی بندگی نہیں
پتھر کی عمارتوں میں خدا کو ڈھونڈتے ہو

پتھر کی مسجدوں میں خدا کہاں ملنا ہے؟ جب تک کہ دل میں بندگی نہ آئے اور بندگی کہاں سے آنی ہے؟ جب اللہ کے محبوب کے قدموں سے لپٹو گے بندہ کس کو کہتے ہیں؟ یہ دو آنکھیں منہ اور جسم نہیں بندہ کسی اور چیز کا نام ہے بندہ آباد دل عاجز شخصیت کا نام ہے اپنے دلوں میں بندگی پیدا کرو گے تو مسجدوں میں بندگی کا اثر بھی

ہوگا پھر تیرے دل میں رب کا گھر ہوگا اور اگر دلوں میں بندگی نہ ہوئی دلوں میں انا کی بو ہوئی دلوں میں نفرتیں ہوئیں تو مسجدوں میں کیا کعبہ میں بھی رب نہیں ملے گا رب سے ملنا ہے تو اسے اپنے دل میں ڈھونڈھو تیرے دل میں رب تب ملے گا جب محبت رسول ﷺ ہوگی محبت مصطفی ﷺ میں ڈوب کر اس طرح رب کے آگے جھک جس طرح محمد کریم ﷺ نے رب کو جھک کر دکھایا ہے اور جو جو محمد کریم ﷺ کے نقشِ قدم پر چلا وہی بندہ بنا اور جو بندہ بن گیا، جس کو بندگی آ گئی فرشتے آ کر مصافحہ کرتے ہیں رب کی خدائی اس کے آگے جھک گئی جو بندہ بن گیا، مگر بندہ بننا بڑا مشکل ہے بندہ کوئی بنائے تو بندہ ہی بندہ بنائے ایسے بندے کے پاس بیٹھیں جو بندہ ہو خود اگر پوری زندگی بندہ حیوانوں میں گھومتا رہے نفس کا پجاری بنا رہے تو کیا بندگی تو کیا رکوع اور کیا سجود اور کہاں سے رب ملنا ہے۔ محترم پیر بھائیو! رب کی تعریف میں تو ہر کوئی مشغول ہے نبی کیا، رسول کیا، ولی کیا، جن و انس کیا، سبھی اسی کی تعریف کر رہے ہیں پھر ان انسانوں میں جو بندہ بن جاتے ہیں جو بندگی کر لیتے ہیں ان کی رب بھی تعریف کرتا ہے اس رب کی تعریف تو ہر کوئی کرے لیکن وہ رب جن بندوں کی تعریف کرے ان کا کیا مقام؟ رب کی تو ہر کوئی تعریف کرتا ہے اور کوئی "سبحان ربی الاعلیٰ" کی ضربیں لگاتا ہے کوئی "سبحان ربی العظیم" کی ضربیں لگاتا ہے کوئی تسبیحات پڑھ رہا ہے تو رب کی تعریف کے لیے قرآن پڑھا جا رہا ہے تو اسی کی تعریف کے لیے۔ رسول اللہ ﷺ کی اگر تعریف کی جا رہی ہے تو درحقیقت اللہ ہی کی تعریف کی جا رہی ہے اگر درود وسلام پڑھا جا رہا ہے تو اللہ ہی کی تعریف کی جا رہی ہے اس سلسلے میں جو کچھ بھی کیا جا رہا ہے اللہ ہی کی تعریف ہو رہی ہے جن و انس پرندے ہر چیز اس کی تعریف میں مشغول ہے لیکن کچھ ایسے خوش قسمت بندے بھی ہیں اس کی مخلوق میں جن کی تعریف وہ رب کرتا ہے اور اس نے قرآن

مجید کی سورۃ آلِ عمران میں بھی ان کی تعریف فرمادی جس کو میں نے پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔رب العالمین نے فرمایا : جوصابر ہیں جوصادق ہیں جوفرمانبردار ہیں جوسخی ہیں جورات کے پچھلے پہر اٹھ کر مجھے راضی کرنے والے ہیں اوراس کریم کا کرم تو دیکھو اے بندے! انسان تو رب کو بھلا سکتا ہے غفلت میں جا سکتا ہے لیکن وہ پروردگار اپنے بندے کو کبھی نہیں بھولتا رب ان کی تعریف کرتا ہے جوصبر کرنے والے ہیں یہ پہلی صفت ہے صبر۔صبر کا معنی ہے ہر وہ ناگوار اور ناپسندیدہ چیز جسے برداشت کرنا مشکل ہولیکن اسے برداشت کیا جائے الصبرین سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت میں مشقت برداشت کرتے ہیں حرام کاموں سے اجتناب کرتے ہیں۔

میرے معزز مسلمان بھائیو دوستو عزیزو بزرگو ! صبر اسلام کا اہم ترین وصف ہے صبر کا بہت بلند مقام ہے جس شخص کے اندر صبر نہ ہو جوصابر نہ ہو وہ ولایت کا کوئی منصب نہیں پا سکتا جس شخص کے اندر صبر نہ ہو وہ رب کے قرب کی کوئی منزل طے نہیں کرسکتا صبر کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کرسکتا نماز صبر ہی کے ذریعے پڑھی جاسکتی ہے روزہ بھی صبر نہ ہوتو نہیں رکھا جا سکتا صبر کہتے ہیں جس چیز کی طرف تمہیں نفس بلائے اس سے رک جانا نفس کی طرف مت جا صبر کر کیونکہ رب صابرین کی تعریف کرتا ہے صابرین کے بارے میں رب نے خود ارشاد فرمایا:

"اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ" ❹

کہ شک نہ کرو شک میں نہ پڑو جو صابر ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں صبر کرنے والا جہاں بھی ہے چاہے وہ نفس کے خلاف لڑتے ہوئے صبر کرے، چاہے دنیا والوں کی زیادتی پر صبر کرنے والا ہو گویا اس کو کمزور نہ سمجھو وہ میری خاطر صبر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوں اس کے جلوے قیامت کے دن تمہیں دکھاؤں گا صابروں

کے جلوے تمہیں قیامت کے دن دکھاؤں گا جو رب کی رضا کے لئے ان کی خوشی کے لئے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا رب اس پر زیادتی کرنے والوں سے خود بدلہ لیتا ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کیونکہ اس نے صبر اس ذات کو راضی کرنے کے لئے کیا ہے۔ فرمایا جارہا ہے:

"وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ" ❺

ترجمہ: ''اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''

صبر کر میرے بندے بیٹا چھوڑ گیا ہے تو خیر ہے برادری چھوڑ گئی ہے تو خیر ہے ظلم وزیادتی کرتے پھر رہے ہیں تو خیر ہے۔ میرے محبوب کو دیکھ کہ کس نے کس کس طرح ستایا؟ میرے محبوب کو مکے کی گلیوں میں کس طرح ستایا گیا؟ طائف کی گلیوں میں کیسے پتھر برسائے گئے؟ اُحد، بدر اور خندق میں کس طرح ستایا گیا میرے محبوب نے صبر کا دامن نہ چھوڑا کیونکہ میں صابرین کے ساتھ ہوں تو صبر کر صبر کر صبر کر میں رب تجھ پر ہونے والے ظلم کا بدلہ ان سے لوں گا۔

الصابرین:

پہلی صفت رب نے ان لوگوں کی بیان فرمائی جو متقین ہیں۔ ارشاد فرمایا: کہ وہ صابرین ہیں۔ صبر کرنے والے ہیں۔

صبر کسے کہتے ہیں؟

ہر کوئی مصیبت پر صبر کی تلقین کرتا ہے، آخر صبر کسے کہتے ہیں؟ تو جان لیجئے کہ صبر کا معنی ہے نفس کو اس چیز پر روکنا جس پر رُکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو یا نفس کو اس چیز سے باز رکھنا جس سے رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو۔ مصیبتوں اور جسمانی وروحانی تکلیفوں پر اپنے نفس کو اس طرح قابو میں رکھنا کہ گھبرا

کرزبان سے کوئی برا لفظ نہ نکلے اور پریشان حال ہو کر اِدھر اُدھر بھٹکتی و بھاگتی پھرے، بلکہ بڑی بڑی آفتوں اور مصیبتوں کے سامنے عزم واستقلال کے ساتھ جم کر ڈٹ جائے اسی کو صبر کہتے ہیں۔ جبکہ امام اجل حضرت سیّدنا شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صبر یہ ہے: نفس کو اس کی خواہشات کی تکمیل میں کوشش کرنے سے روکنا اور رضائے خداوندی کے حصول کے لئے اسے مجاہدے کا پابند بنانا کہ جس قدر بندہ مصیبت کا شکار ہوگا اسی کی مثل مجاہدہ اس پر لازِم ہوگا کیونکہ مجاہدہ آزمائش و مصیبت کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ نفس کو شر کی جانب بڑھنے سے روکنا اور اسے ہمیشہ نیکی پر عمل پیرا ہونے کا پابند بنانا۔ نفس کو اس کے اُن فطری اَوصاف میں شدت اَپنانے سے باز رکھنا جن کا اِظہار بارگاہِ خداوندی میں بے ادبی شمار ہوتا ہے، نیز اسے معاملات میں حسن ادب کا پابند بنانا۔ یہ تمام صبر کی تعبیریں ہیں۔ ❻

صبر کس پر کیا جائے؟

مروی ہے کہ کسی بزرگ نے حضرت سیّدنا شیخ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے سب سے زیادہ دشوار صبر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "اَلصَّبْرُ فِی اللّٰہ" (یعنی بُرے اخلاق سے چھٹکارا حاصل کر کے اچھے اَخلاق اپنانا اور بھلائی کے کاموں میں مشغول ہونا)۔ اس بزرگ نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: "اَلصَّبْرُ لِلّٰہ" (یعنی راہِ خُدا میں مصیبتوں پر صبر کرنا)۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ نے پھر فرمایا: "اَلصَّبْرُ مَعَ اللّٰہ" (یعنی نیک اعمال کو اپنی طاقت وقوت کا کمال سمجھنے کے بجائے اللہ کی طرف منسوب کرنا)۔ کہا: نہیں۔ حضرت سیّدنا شیخ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے: آپ ہی بتا دیجئے۔ تو اُن بزرگ نے فرمایا: "اَلصَّبْرُ عَنِ اللّٰہ" (یعنی اللہ بندے کو اپنا قرب عطا کرنے کے بعد اسے دُور کر دے اور وہ اس پر صبر

کرے) اس پر حضرت سیدنا شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی زوردار چیخ ماری قریب تھا کہ آپ کی روح پرواز کرجاتی۔ ❼

① صبر اور قرآن:

صبر کے متعلق قرآن مجید میں کئی مقامات پر بیان ہوا:

چند مقامات ملاحظہ فرمائیں:

"اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ" ❽

ترجمہ: صرف صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے حساب اجر دیا جائے گا

"وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ" ❾

ترجمہ: اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو۔

"وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ" ❿

ترجمہ: اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

"وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ" ⓫

ترجمہ: اور وہ صابرین کو جانتا ہے۔

"وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ" ⓬

ترجمہ: اور اللہ صابرین سے محبت کرتا ہے۔

مولانا سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائے گا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ اِنہیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا۔ یہ بھی مروی ہے کہ اصحاب مصیبت و بلا حاضر کئے جائیں گے نہ ان کے لئے میزان قائم کی جائے گی، نہ ان کے لئے دفتر

کھولے جائیں گے، ان پر اجر وثواب کی بے حساب بارش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے اِنہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش! وہ اہل مصیبت میں سے ہوتے اور ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صبر کا اجر پاتے۔ ⓭

الصادقین سچ بولنے والے:

یہ صادقین ہیں صدق سچ بولنا یہ صادقین کی صفت ہے:

"قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ" ⓮

اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ وہ دن ہے جس میں سچوں کو ان کا سچ نفع دے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سچائی کو لازم کرو۔ ⓯ صدق جس کو ہدایت دیتا ہے۔ وہ ہمیشہ سچائی پر ہوتے ہیں سچ کا دامن نہیں چھوڑتے سچا کس کو کہتے ہیں آج آپ کے سامنے کئی جھوٹے بھی سٹیج پر کھڑے ہو کر اپنے آپ کو سچا کہتے ہیں دن رات جھوٹ بول کر لوگوں کو بے وقوف الو بنا کر ان سے اپنے مطلب نکالنے والے بھی اپنے آپ کو سچا کہتے ہیں سچا وہ ہے جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو ایک یہی شرط ہے صادق ہونے کی جو ظاہر نظر آتا ہے اندر سے بھی وہی ہو وہ صادق ہے جس نے کلمہ پڑھا لا الہ اللہ کہ اے اللہ میں کچھ نہیں ہوں تو ہی تو ہے تو ہی تو ہے تو ہی تو ہے سب کچھ تیرا ہی تیرا اور پھر اگر دنیا میں میرا میر امیرا کہتا پھرے تو وہ سرے سے جھوٹا ہے اس نے زبان سے کلمہ ہی نہیں پڑھا کلمہ کا پہلا لفظ بتاتا ہے اے انسان تیرا کچھ نہیں ہے لا تیرا کچھ نہیں جو کچھ بھی تیرے پاس ہے میری عطا ہے تمہیں آزمانے کے لیے اور آزمائش صبر کے بغیر نہیں نکل سکتی کسی کامل کی صحبت کے بغیر آزمائش سے بندہ نہیں نکل سکتا گویا رب نے فرمایا میں رب صابروں کی تعریف کرتا ہوں میں رب صادقین کی تعریف کرتا ہوں میں رب فرمانبرداروں کی تعریف کرتا ہوں ان فرمانبرداروں کی جو اللہ اور اس کے

رسول ﷺ کے فرمانبردار ہوں پوری زندگی رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری میں گزارنے والا گھر سے نکلے تو اس بات کا خیال رکھے کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا حدود مقرر فرمائی ہیں؟ گھر سے باہر نکل کر کاروبار کرے تو اس بات کا خیال رکھے کہ اللہ نے اور رسول ﷺ نے ہمیں کیا درس دیا؟ سیاست کرے، وکالت کرے، ملازمت کرے یا کسی قسم کی تجارت کرے اس بات کو مدنظر رکھے کہ اللہ اور رسول ﷺ نے کیا حدود مقرر فرمائیں؟ ان کاموں کے لیے یہ ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری جو رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری میں آ گیا وہ رب العالمین جس کی کل کائنات حمد وثناء کر رہی ہے رب اس کی تعریف کرتا ہے فرمایا : جن لوگوں کی تعریف خالق کائنات کر رہا ہے وہ صابر بھی ہیں۔ صادق بھی ہیں۔

صدق کے متعلق احادیث :

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدق کو لازم رکھو، کیونکہ صدق نیکی کی ہدایت دیتا ہے اور نیکی جنت کی ہدایت دیتی ہے، ایک انسان مسلسل سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کا قصد کرتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے نزدیک سچا لکھ دیا جاتا ہے اور تم جھوٹ سے بچو اور جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں، ایک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کا قصد کرتا ہے، حتی کہ وہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ ⑯

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور انہوں نے کہا آپ نے جس شخص کو دیکھا تھا کہ اس کا جبڑا چیرا جا رہا تھا یہ وہ شخص تھا جو جھوٹ بولتا تھا، پھر وہ جھوٹ اس سے نقل ہو کر دنیا میں پھیل جاتا تھا، اس کے ساتھ قیامت تک یہی کیا جاتا رہے گا۔ ⑰

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تم کو جھوٹ پر اس طرح گرتے ہوئے دیکھتا ہوں جس طرح پروانے آگ پر گرتے ہیں۔ ہر جھوٹ لامحالہ لکھا جاتا ہے سوا اس کے کہ کوئی جنگ میں جھوٹ بولے، کیونکہ جنگ ایک دھوکا ہے، یا کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولے، یا کوئی شخص بیوی کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ بولے۔ ⑱

صدق کی عقلی فضیلت اللہ تعالیٰ نے شیطان کا یہ قول نقل فرمایا:

"قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ" ⑲

تیری عزت کی قسم میں ضرور ان سب کو بہکادوں گا ماسوا تیرے ان بندوں کے جو برگزیدہ ہیں۔ اگر شیطان صرف اتنا کہتا کہ میں تیرے سب بندوں کو گمراہ کر دوں گا تو یہ جھوٹ ہوتا، اس نے جھوٹ سے بچنے کے لیے کہا ماسوا تیرے ان بندوں کے جو برگزیدہ ہیں تو غور کرنا چاہیے کہ جھوٹ اتنی بری چیز ہے کہ شیطان بھی اس سے احتراز کرتا ہے تو مسلمانوں کو اس سے کتنا زیادہ بچنا چاہیے۔ صدق کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ ایمان قول صادق ہے اور ایمان سب سے بڑی عبادت ہے اور جھوٹ کی سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ کفر (یعنی خدا کے شریک ہیں) قول کاذب ہے اور کفر اور شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔

القنتین: حکم بجالانے والے:

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اس کی عبادت پر کمر بستہ رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر پناہ مانگتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوا:

"وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا" ⑳

ترجمہ: اور وہ جو اپنے رب کے لیے سجدہ اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں۔

المنفقین: خرچ کرنے والے:

میرے محبوب کے فرمانبردار عاشق بھی ہیں۔ اور سخی بھی ہیں۔ سخاوت کرنے والے بھی ہیں ایک ہوتی ہے مال کی سخاوت، ایک ہوتی ہے علم کی سخاوت، وہ دونوں طرح سخاوت کرتے ہیں۔ وہ سخی نہیں جو صرف مالی سخاوت کرے بلکہ علم کی سخاوت بھی کرے آج تو مالی سخاوت کرنے والے بھی چیدہ چیدہ ہیں جو اس کی خوشنودی کے لئے سخاوت کر رہے ہیں جن کو رب یہ توفیق دے دے کہ سو میں سے اڑھائی روپے تو نکال دیں عشر کا حصہ تو نکالیں ایسے چند قسمت والے ہیں اور کوئی ایسے ہیں جو سو میں سے اڑھائی روپے دینے والے نہیں سو کا سو دینے والے ہیں رب ان سخیوں کی تعریف فرما رہا ہے رب نے فرمایا سورکھ میں نے دیا اب اڑھائی مجھے دے دے اڑھائی دینے کے لئے بھی مال کی محبت آڑے آجاتی ہے لیکن وہ حضرات قابل تعریف ہیں جن کی رب تعریف کرتا ہے جو کہتے ہیں یا اللہ تیرا ہی ہے لے لے یہ ہوتے ہیں سخی۔ یہ ہے مالی سخاوت۔

"لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ" ㉑

ترجمہ: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔

سیّد مفتی محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ الرحمہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہاں خرچ کرنا عام ہے، تمام صدقات کو یعنی واجِبہ ہوں یا نافلہ سب اِس میں داخل ہیں۔ حسن کا قول ہے کہ جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو اور اُسے رضائے الٰہی کے لئے خرچ کرے، وہ اس آیت میں داخل ہے، خواہ ایک کھجور ہی ہو۔ [22]

حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے، اُن سے کہا گیا: اِس کی قیمت ہی کیوں نہیں صدقہ کر دیتے؟ فرمایا: شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے، یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں پیاری چیز خرچ کروں۔ [23]

حضرت اَسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ہاتھ نہ روکو، ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔ [24]

① رب عزوجل فرماتا ہے: اے ابن آدم! اپنے خزانے میں سے میرے پاس کچھ جمع کر دے، نہ جلے گا، نہ ڈوبے گا، نہ چوری کیا جائے گا۔ میں اُس وقت تجھے پورا بدلہ دوں گا، جب تو اُس کا زیادہ ضرورت مند ہوگا۔ [25]

② "بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَآءَ لَا يَتَخَطَّى الصَّدَقَةَ" [26]

ترجمہ: یعنی صبح کا آغاز صدقے سے کیا کرو، کیونکہ مصیبت صدقے سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔

③ "اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ وَتَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَيُذْهِبُ اللهُ الْكِبْرَ وَالْفَخْرَ" [27]

ترجمہ: یعنی بے شک مسلمان کا صدقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو دُور کرتا ہے اور اللہ عزوجل (اس کی برکت سے صدقہ دینے والے سے) تَكَبُّر و تَفَاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) کو دُور کر دیتا ہے۔

④ "اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَاِنَّمَا يَسْتَظِلُّ

الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ "[28]

ترجمہ: یعنی بے شک صدقہ کرنے والوں کو صدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بلاشبہ مسلمان، قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا۔

⑤ "اِنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَهَا يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ "[29]

ترجمہ: جو اللہ عزوجل کی رِضا کی خاطر صدقہ کرے، تو وہ صدقہ اُس کے اور دوزخ کے درمیان رُکاوٹ بن جاتا ہے۔

اور علمی سخاوت یہ ہے کہ جتنا جانتے ہو اللہ کے احکامات کے بارے میں اس کے رسول کی بات جانتے ہو دوسروں تک پہنچاؤ یہ علمی سخاوت ہے۔ علم کو اپنے تک محدود نہ رکھو جو کچھ جانتے ہو لوگوں تک پھیلاؤ اور آخری صفت بتائی۔

المستغفرین بالاسحار:

رات کے پچھلے پہر اٹھ کر معافی طلب کرنے والے: کہ وہ سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں جب لوگ نرم بستروں میں آرام دہ کمروں میں گہری نیند سو رہے ہوتے ہیں یعنی رات کا پچھلا پہر جس کو آپ تہجد کا وقت کہتے ہو تو میرے یہ مقبول بندے جن کی میں تعریف کرتا ہوں یہ بستروں سے اٹھ پڑتے ہیں وضو کر کے پاک صاف ہو کر میرے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں کھڑے ہو کر رکوع اور سجود کرتے ہیں صرف رکوع اور سجود ہی نہیں کرتے بلکہ مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں معافی مانگتے ہیں۔

استغفار کے لیے رات کے آخری حصہ کی تخصیص کی گئی ہے کیونکہ اس وقت سکون اور سناٹا ہوتا ہے اور بندہ خدا کے سامنے جو آہ وزاری اور نالہ وفریاد کرتا ہے اسے دیکھنے والا کوئی تیسرا نہیں ہوتا، نیز یہ قبولیت کا وقت ہوتا ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی بندوں پر خصوصی توجہ ہوتی ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ سحر کے وقت رات کی ظلمت جا رہی ہوتی ہے اور صبح کا نور آ رہا ہوتا ہے اور ظلمت کے مقابلہ میں نور اس

طرح ہے جس طرح موت کے مقابلہ میں حیات ہوتی ہے اور یہ عالم کبیر کی حیات ہے اور انسان عالم صغیر ہے جب وہ سحری کے وقت اٹھتا ہے تو نیند کے بعد اس کی بیداری بھی موت کے بعد بہ منزلہ حیات ہے اور یہ وقت ہے جن انسان کے دل میں اللہ کا نور ظاہر ہوتا ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ اس وقت انسان بہت میٹھی نیند آتی ہے اور اس کا انتہائی میٹھی نیند کو چھوڑ کر اللہ کی یاد کے لیے کھڑا ہو جانا اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اللہ سے انتہائی محبت کرنے والا اور اس کا بہت اطاعت گزار ہے اس لیے اس وقت استغفار کرنے والوں پر اللہ بہت مہربان ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب ہر رات کو جب تیسرا حصہ باقی رہتا ہے آسمان دنیا کی طرف نازل (متوجہ) ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں! کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو عطا کروں، اور کون ہے جو مجھ سے استغفار کرے تو میں اس کی مغفرت کردوں!۔ [30]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے استغفار کو لازم کرلیا اللہ تعالیٰ اس کی ہر پریشانی کو حل کردے گا، ہر تنگی میں اس کے لیے فراخی کردے گا اور جہاں اس کا گمان بھی نہ ہوگا اس کو وہاں سے رزق عطا فرمائے گا۔ [31]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود معصوم ہونے کے اللہ کی بارگاہ میں استغفار کی کثرت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں روزانہ سو مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں استغفار کرتا ہوں'' وہ معصوم اور محبوب ہو کر بھی استغفار کریں۔ ہم گنہگار ہیں ہمیں تو اپنے رب کے حضور میں ہمہ وقت اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنی چاہیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود پوری رات رب کی بارگاہ میں قیام کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک

سوج جاتے تھے رب کی بارگاہ میں اتنا طویل سجدہ فرماتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کئی دفعہ مجھے گمان ہوتا شاید کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پرواز کر گئی ہے۔ اتنا طویل سجدہ فرماتے وہ سجود کس لئے تھے وہ قیام کس لیے تھے وہ پاؤں پہ ورم آنا کس لیے تھا آپ کے اور میرے لئے تھے اور ہماری بخشش کے لئے تھے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جب لوگ پوچھتے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پوری پوری رات عبادات کی مشقت اُٹھاتے ہیں تو فرماتے ہیں:

"اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا "[32]

ترجمہ: کیا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

کہ اس نے مجھے اپنا محبوب بنایا میں اس کا شکر نہ کروں کہ اس نے مجھے رسالت عطا کی میں اس کا شکر ادا نہ کروں کہ مجھے نبیوں کا سردار بنایا اس کا شکر ادا نہ کروں کہ رحمۃ اللعالمین بنایا اس کا شکر ادا نہ کروں کہ "اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا "[33] بنایا اس کا شکر ادا نہ کروں کہ "وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی "[34] کہہ کر تسلی دی کہ اس نے میرے گستاخ کے لیے میری خاطر فرمایا: "تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ "[35] کیا شکر ادا نہ کروں کہ اس نے "اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ "[36] میرے اخلاق کی بلندی کی گواہی دی اس کا شکر ادا نہ کروں کہ جس نے صاحب شفاعت بنایا۔ روز قیامت تاج شفاعت میرے سر پر سجائے گا۔ جو سرکار کی سیرت ہے اُمت کی بھی وہی سیرت ہونی چاہیئے جو سرکار کا قول وفعل ہے اُمت کا بھی وہ ہونا چاہیئے۔ ورنہ فلاح اور کامیابی کسی اور راستے سے نہیں ملنے والی اس اُمت کو محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو چھوڑ کر نہ تو رب ملنے والا ہے نہ کامیابی ملنے والی ہے آپ کی اطاعت کے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کے بغیر کچھ بھی ملنے والا نہیں ہے آؤ۔ میرے دوستو! اب یہ صفات جو میں نے بیان کیں میں نے قرآن سے پڑھ کر سنائی

ہیں یہ قرآن کے الفاظ ہیں کہ رب ان کی تعریف کرتا ہے اب میں آپ کو دعوت دیتا ہوں آپ خوش قسمت ہو آپ خوش بخت ہیں کہ آپ کو عظیم نسبت مل گئی۔ اس کی قدر کریں آؤ یہ پانچ چیزیں اپنے مرشد میں ملاحظہ کریں صبر دیکھو، صداقت ، فرمانبرداری، سخاوت اور تہجد کے وقت توبہ واستغفار۔ حضور حضرت سید محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ جن کے صدقے میں آپ کے سامنے بول رہا ہوں جن کی نظر کرم کے صدقے ہم سب اکٹھے بیٹھے ہیں ان سے میرا جو خونی رشتہ ہے وہ دنیا تک ہی ہے مجھے اس پر کوئی ناز نہیں مجھے ناز ہے تو مجھے اسی رشتے پر ناز ہے جو کہ پیری مریدی کا رشتہ ہے جو نہ اس دنیا میں ٹوٹ سکتا ہے اور نہ قبر میں ٹوٹے گا اور نہ حشر کے دن ٹوٹے گا ماں، بیٹا، بھائی، چچا، تایا اور ماموں ان رشتوں کی میدانِ حشر میں کوئی وقعت نہیں حشر میں رشتہ ہونا ہے تو صرف پیر اور مرید کا ہونا ہے یا رسول اور امتی کا ہونا ہے آؤ حضور کو دیکھو آپ کا مزار میری داہنی طرف ہے حضور کے دونوں صاحبزادوں کو دیکھو حضور حضرت سید محمد نواز شاہ رحمۃ اللہ علیہ آپکی زیارت کرنے والے لوگ بیٹھے ہیں بتاؤ سرکار نے صبر کیا؟ آپ کی صداقت ایسی کہ دنیا دار تعریفیں کرتے ہیں کہ حضور نے ایک دفعہ جو زبان مبارک سے کہا کبھی پیچھے نہیں ہٹے آؤ میرے پیر کی سخاوت کو دیکھو، فرمانبرداری دیکھو جیسے میرے پیر نے کی اور تہجد کے وقت میری ان گنہگار آنکھوں نے پوری زندگی اپنے پیر کو تہجد کے وقت روتے دیکھا یہ میری ان گنہگار آنکھوں کا مشاہدہ ہے اور آپ نے زندگی کی آخری تہجد جو ادا فرمائی وہ چار مارچ کا دن تھا اور اس سے پہلے جو آپ نے تہجد ادا کی اس گنہگار کی چارپائی آپ کے قریب تھی میں نے کئی بار دیکھا کہ آپ تہجد کی نماز ادا فرما رہے تھے کیونکہ رات کے وقت آپکی طبیعت ناساز تھی اس لیے آپ نے تہجد بیٹھ کر پڑھی کھڑے ہونے کی ہمت نہیں تھی آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا تھا مجھے آج تک یاد ہے کہ آدھا پونا گھنٹہ

سجدے کی حالت میں رہے یہ ہے ان عظیم لوگوں کی سیرت آؤ حضور حضرت سید محمد عبداللہ شاہ کی سیرت دیکھو اور حضور سید محمد ظفر شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت دیکھو جدھر گئے محبتیں بانٹتے گئے اور آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ وجاوید ہیں اور آج بھی آپکی آواز یہاں گونج رہی ہے میں تعریف کسی بندے کی اس کے سامنے قطعا نہیں کرتا میری عادت ہے۔ میں نے حضور کی تقریریں خود سنیں کہ حضور صرف الحمدللہ رب العالمین کہتے تھے لوگوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے یہ ہوتی ہے ان لوگوں کی شان جو کہ دلوں پر حکومت کرتے ہیں حضور غوث پاک کے صاحبزادے علم دین پڑھ کر آئے اور تعریف کی ایک گھنٹہ دو گھنٹے تین گھنٹے لوگ بتوں کی طرح بیٹھ کر سنتے رہے تقریر ختم کر کے جب نیچے بیٹھے حضور غوث پاک نے اپنے خطاب کے شروع میں صرف دو لفظ کہے رات کو کھانا میرے لئے رکھا گیا بلی کہیں سے آئی اور اس کو خراب کر کے چلی گئی آپ نے یہ الفاظ فرمائے تو اب لوگوں میں وجد کی کیفیت طاری ہو گئی کوئی اِدھر گر رہا ہے اور کوئی اُدھر گر رہا ہے آپ کے صاحبزادے نے فرمایا : حضور میں قرآن و حدیث پڑھ پڑھ کے تقریر کرتا ہوں کسی پر اثر نہیں ہوا آپ نے نہ کوئی قرآن پڑھا اور نہ کوئی حدیث سنائی۔ اور یہ وجد؟ حضور نے فرمایا: بیٹا یہ وقت کے ساتھ ساتھ تم پر خود راز کھلیں گے تو یہ دلوں پر حکومت کرنے والے لوگ ہوتے ہیں یہ کامل بندے ہوتے ہیں۔ بندہ میں اس کو نہیں کہتا جو ٹانگوں والا ہاتھوں والا سر والا ہو وہ معاشرتی حیوان ہے بندہ وہ ہوتا ہے جس میں بندگی ہو اگر کسی میں بندگی ہی نہیں ہے اس ذات کی بندگی ہی نہیں ہے اپنے آپ کو کہتا پھرے انگریزی کا لفظ ہے Beeng Human ... انگریزی فرنگیوں کی زبان سے کچھ لوگ واقف ہیں میں انگریزی کو کوئی اچھا نہیں سمجھتا اپنی زبان اپنی تہذیب اپنا تمدن کو اپنانے والی قومیں ہمیشہ دنیا میں سرخرو ہوتی ہیں یہ ایک میری خواہش ہے اور کئی جگہ

پر جب لوگ مجھ سے انگریزی میں گفتگو کرنا شروع کرتے ہیں ایک دو باتیں انگریزی میں کر کے میں اس سے کہتا ہوں کہ بہت ہی اچھی بات ہوگی اگر ہم قومی زبان میں گفتگو کریں کیونکہ قومیں کبھی بلند نہیں ہوسکتیں اپنی تہذیب تمدن اور مذہب کو پیچھے چھوڑ کر تو انگریزی زبان بحیثیت علم تو سیکھی جانی چاہیے دین کی فلاح و بہبود کے لئے لیکن اس کو اپنا کلچر بنانے سے بچیں اور سرکار کے دشمنوں کا کلچر ہے اور ان کا معاشرہ ہے ہمیں اس سے اپنے آپ کو جتنا ہو سکے دور رکھا جائے اس میں لفظ ہیں HumanBeeng یہ تو ہم سب ہیں لیکن ان میں سے ہیومن کوئی کوئی بنتا ہے انسان ہیومن وہ ہوتا ہے جو بندہ بن جائے جس میں بندگی آ جائے جس میں رب کی پہچان آ جائے رب کی پہچان کہاں سے آنی ہے میں عرض کروں رب کی پہچان کسی بندگی کرنے والے بندے کے پاس بیٹھنے سے آنی ہے اور بندگی کرنے والے کی رب نے شان بیان کر دی ہے صابر ہیں صادق ہیں، فرمانبردار ہیں، سخی ہیں پچھلی رات رب کے سامنے توبہ اور استغفار کرنے والے ہیں اور اللہ کا شکر ہے اس نے ایسے مرشد کامل کے ساتھ ہماری صحبت کر دی ہمارے دامن کو وابستہ کر دیا۔ جس کی نسبت میدان محشر میں کام آئی گی اللہ تعالیٰ ہماری اس نسبت کو سدا قائم رکھے۔

آمین بجاہ النبی الامین

حوالہ جات

نمبر شمار	مصادر و مراجع
❶	ال عمران:17:3
❷	القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع: ص:263
❸	بستان الواعظین مجلس فی قولہ تعالیٰ ان اللہ وملئکتہ...الخ، ص261—260
❹	البقرۃ:153:2
❺	الانفال:66:8
❻	قوت القلوب
❼	احیاء علوم الدین، کتاب الصبر والشکر، بیان دواء الصبر ۔۔الخ4 : /98
❽	الزمر :10:39
❾	البقرۃ:155:2
❿	البقرۃ:249:2
⓫	ال عمران:142:3
⓬	ال عمران:146:3
⓭	خزائن العرفان، پارہ23، سورۃ الزمر، تحت الآیۃ :10
⓮	المائدہ:119:5

15. صحیح بخاری: رقم الحدیث:6094
16. صحیح بخاری: رقم الحدیث:6094
17. صحیح بخاری: رقم الحدیث:6096
18. شعب الایمان: رقم الحدیث:4797
19. ص83:82
20. الفرقان64/25:اٰلِ عمران:92/3
21. خزائن العرفان سورۃ اٰل عمران زیر آیت:92
22. تفسیر مدارک،اٰل عمران،تحت الآیۃ92:،ص:172
23. صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، باب التحریض علی الصدقۃ، 1/483،رقم الحدیث:1433
24. شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع،3/211،رقم الحدیث:3342
25. شعب الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، 3/214،رقم الحدیث:3353
26. مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ،3/284،رقم الحدیث : 4609
27. شعب الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، 3/212،رقم الحدیث:3347
28. مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ،3/286،رقم الحدیث : 4617
29. صحیح بخاری: جلد1 ص:153

30 مختصر تاریخ دمشق: جلد3: ص:154
31 صحیح بخاری کتاب تفسیر القرآن: رقم الحدیث:4836
32 الاحزاب:45/33
33 بخاری :رقم الحدیث2024،مسلم رقم الحدیث:1174
34 الضحیٰ:5/93
35 اللھب:1:111
36 القلم:4:68



تکمیل دین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اَصْحَابِہِ الْمُھْتَدِیْنَ وَعَلٰی اَوْلِیَائِہِ الْکَامِلِیْنَ الرَّاشِدِیْنَ وَعَلٰی عُلَمَاءِ الدِّیْنِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا" ❶

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ہدیہ درود وسلام بحضور خیر الانام:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

مسلمان بزرگو، دوستو اور بھائیو!

سب سے پہلے میں آپ حضرات کا شاکر و ممنون ہوں کہ آپ ہماری دعوت پر تشریف لائے ہمیں موقع فراہم کیا کہ ہم تنظیم حزب الرحمن کے زیر اہتمام اللہ اور اس کے رسول کے دین کا پیغام پہنچا سکیں اکثر دینی و مذہبی تقریبات میں دینی باشعور لوگ تشریف لاتے ہیں اور ان کو مدعو کیا جاتا ہے۔ الحمدللہ وہ دین سے وابستہ ہوتے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ ہم جو پروگرام کریں اس میں علماء کرام و مشائخ عظام بھی ہوں اور ایسے لوگوں کو بھی مدعو کیا جائے جن کو دنیا کے کاموں میں مشغولیت کے سبب دینی مجالس میں حاضری کا بہت کم موقع ملتا ہے ان تک اسلام کی حقیقی روح پہنچانے کی کوشش کی جائے کیونکہ علماء اور مشائخ کی یہ ذمہ داری ہے جو لوگ زندگی کے مختلف شعبوں سے وابستہ ہیں چاہے وکیل ہوں، دکان دار ہوں، ڈاکٹر ہوں، تاجر ہوں، صنعت کار ہوں کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتے ہوں جن کو ایسی محفلوں میں بیٹھنے کا کم موقع ملتا ہے یہاں سے انکو سیکھنے کا موقع ملے کہ دین اسلام کیا ہے؟ دین کی تعلیمات کیا ہیں؟ دین اسلام کی روح کیا ہے؟ کربلا کا پیغام کیا ہے اور کربلا میں کیا مقاصد تھے؟ جن کو مدنظر رکھتے ہوئے امام حسین نے بے مثال قربانی پیش کی۔

میرے مسلمان بھائیو!

یہاں اسلام کے لیے دین کا لفظ فرمایا گیا ہے قرآن میں اسلام کا ذکر آیا ہے لفظ دین استعمال کیا گیا ہے مذہب استعمال نہیں کیا گیا ہے کہ اسلام دین ہے محض مذہب نہیں ہے مذہب اُسے کہتے ہیں کہ جس میں صرف عبادتیں ہوں دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں عبادتیں بھی ہوں، معاملات بھی ہوں اللہ کا حق

بھی ادا کرنا ہو اور بندوں کا حق بھی ادا کرنا ہو دین اسلام وہ عظیم دین ہے جس کا آغاز آدم علیہ السلام سے ہوا جس دین کا پرچار آدم علیہ السلام نے سینکڑوں سال کیا اس دین کا پرچار موسیٰ علیہ السلام نے کیا، اسی دین کا پرچار ابراہیم علیہ السلام نے کیا، اسی دین کا پرچار ادریس علیہ السلام نے کیا، اسی دین کا پرچار یونس علیہ السلام نے کیا، اسی دین کا پرچار عیسیٰ علیہ السلام نے کیا، اسی دین کا پرچار ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء کرام علیہم السلام نے کیا، اسی دین کا پرچار تین سو تیرہ رسولوں نے کیا، یہی وہ دین ہے جس کا پرچار آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی الاعلان ارشاد خداوندی بیان فرمایا:

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا" ❷

یہ آیت حجۃ الوداع کے سال دس ہجری کو عرفہ کے دن نازل ہوئی۔ اُس دن دین کامل ہوا۔

دین کامل:

ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس سے پہلے دس سال تک دین ناقص رہا تھا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام میں فرائض، واجبات، محرمات اور مکروہات پر مشتمل احکام تدریجاً (آہستہ آہستہ) بقدر ضرورت نازل ہوئے اس آیت میں دین کامل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اصول وفروع، عقائد اور احکام شرعیہ سے متعلق جتنی آیات نازل ہونا تھیں وہ تمام آیات اللہ تعالیٰ نے نازل کر دی ہیں۔

قیامت تک پیش آنے والے تمام مسائل وحوادث کے متعلق تمام احکام نازل کر دیے ہیں اور ان کی تشریح زبان رسالت سے کر دی۔ دین اسلام تو ہمیشہ

سے کامل ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر آسانی کے لیے اس کے احکام آہستہ آہستہ نازل فرمائے تا کہ بندوں کے لیے آسانی ہو۔ جو لوگ سر سے لے کر پاؤں تک گمراہی اور کفر میں ڈوبے ہوئے تھے اگر یک لخت انہیں تمام احکامات اسلام پر عمل کرنے کا حکم دیا جاتا تو ان کی طبیعت پر یہ سخت مشکل اور دشوار ہوتا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ دین ابتدا سے لے کر قیامت تک کے لیے کامل ہے تمام لوگوں کے لیے تمام دنیا کے لیے یہی دین ہے اور یہی کمال حقیقی ہے اسلام کے علاوہ کوئی دین اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں کیا جائے گا۔

"وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ" ❸

جس شخص نے اسلام کے سوا کسی اور دین کو طلب کیا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے انبیاء پر چھ وجوہ سے فضیلت دی گئی ہے۔ ① مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے (ایسا کلام جس میں الفاظ کم ہوں اور معنی زیادہ ہوں) ② رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔ ③ غنیمت کے اموال میرے لیے حلال کر دیے گئے۔ ④ میرے لیے تمام روئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا۔ ⑤ مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ ⑥ مجھے آخری نبی مبعوث کیا گیا۔ ❹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک یہودی کے سامنے یہ آیت "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الخ" پڑھی گئی تو اس یہودی نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا لیتے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: جس دن یہ آیت نازل ہوئی اس دن ہماری دوعیدیں تھیں جمعہ کا دن اور عرفہ کا دن۔ ❺

ان لوگوں کے اعتراض کا جواب بھی ہے جو کہتے ہیں اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں۔معلوم ہوا جمعہ بھی عید کا دن ہے عرفہ کا دن بھی مسلمانوں کے لیے عید کا دن ہے۔

★ جو عقائد اور اصول تمام انبیاء میں مشترک ہیں مثلاً توحید ورسالت، قیامت، جزاء سزا، اللہ کی تعظیم کا واجب ہونا، قتل اور زنا کا حرام ہونا ان کا نام دین ہے۔

★ ہر نبی نے اپنے زمانے کے مخصوص حالات کے اعتبار سے عبادات اور نظام حیات کے جو مخصوص احکام بتائے وہ شریعت ہے۔

★ ان احکام کو مرتب مدون کرنا ملت ہے۔امام اور مجتہد نے کتاب وسنت سے جو عقائد واحکام نکالے وہ مذہب کہلاتے ہیں۔

★ مشائخ طریقت نے جو اوراد ووظائف کے مخصوص طریقے بتائے ان کا نام مسلک اور مشرب ہے۔

★ ہم دین کے اعتبار سے مسلمان ہیں شریعت کے اعتبار سے محمدی ہیں مذہب کے اعتبار سے ماتریدی ہیں حنفی ہیں۔مشرب اور مسلک کے اعتبار سے قادری ہیں۔

آج کے دن میں نے اس دین کو مکمل کر دیا ہے جس دن یہ آیت کریمہ نازل ہوئی وہ دن تھا حجۃ الوداع کا کہ مقام عرفات میں جہاں آپ کی اور میری جان کے مالک محمد مصطفی ﷺ اونٹنی پر سوار تھے اور آپ کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام سے خطاب فرما رہے تھے یہ خطبہ اسلام کی تاریخ میں حجۃ الوداع کے نام

سے مشہور ہے۔ یہ خطبہ بڑا جامع تھا اس میں زندگی کا ایک لائحہ عمل جامع انداز میں بیان فرمایا گیا:

متن خطبہ حجۃ الوداع:

"ان دماء کم واموالکم حرام علیکم کحرمة یومکم هذا فی شهر کم هذا فی بلد کم هذا الا کل شیء فی امرا لجاهلیة تحت قد می موضوع ودماء الجاهلیة موضوعة وان اول دم اضع من دمائنا دم ابن ربیعة بن حارث کان مسترضعافی بنی سعد فقتله هزیل وربا الجاهلیة موضوع واول ربا اضع ربا نا ربا عباس بن عبد المطلب فانه موضوع کله فاتقوا الله فی النساء فانکم اخذتموهن بامان الله واستحللتم فروجهن بکلمة الله ولکم علیهن ان لا یوطئن فرشکم احدتکرهونه فان فعلن ذالك فاضربوهن ضربا غیر مبرح ولهن علیکم رزقهن و کسوتهن بالمعروف وقد ترکت فیکم مالن تضلوا بعده ان اعتصمتم به کتاب الله وانتم تسئلون عنی فما انتم قائلون قالوانشهدانك قد بلغت وادیت ونصحت فقال باصبعه السبابة یرفعها الی السماء وینکتها الی الناس اللهم اشهد اللهم اشهد ثلث مرات "وفی روایة ابی بکرة قال فلا ترجعوا بعدی ضلالة یضرب بعضکم رقاب بعض الاهل بلغت؟قالوا:انعبد،قال:اللهم اشهد فلیبلغ الشاهد الغائب فرب مبلغ اوعیٰ من سامع "❻

ترجمہ: بیشک تمہارے خون، تمہارے مال، آج کے دن کی عظمت کی طرح، اس مہینے میں اور اس شہر میں ایک دوسرے پر حرام ہیں آج جہالت کی تمام

رسمیں میرے قدموں کے نیچے ہیں زمانہ جاہلیت کے خون معاف کر دیے گئے سب سے پہلے میں ابن ربیعہ بن حارث کا خون معاف کرتا ہوں انہوں نے بنوسعد میں رضاعت پائی تھی پس ہزیل نے انہیں قتل کر ڈالا۔اورزمانہ جاہلیت کے سودختم کر دیئے گئے سب سے پہلے میں عباس بن عبدالمطلب کا سودختم کرتا ہوں عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہنا اللہ نے انہیں تمہاری پناہ میں دیا ہے اوراپنے کلام کے ذریعے ان کی شرمگاہیں تمہارے لیے حلال کی ہیں عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ جو کہ تمہیں ناپسند ہیں تمہارے بستر پر کسی اور کو نہ سلائیں اگر وہ ایسی حرکت کریں تو انہیں ضرورت کے مطابق محتاط طریقے سے سزادو مگران پر زیادتی نہ کرو عورتوں کا تمہارے اوپر حق یہ ہے کہ تم انہیں اچھی طرح سے کھانا اور لباس دو۔اور میں نے تم میں اللہ کی کتاب چھوڑی ہے اس پر عمل کرتے رہے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔

قیامت کے دن اللہ تم سے میرے بارے میں پوچھے گا تو کیا جواب دو گے سب نے جواب دیا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے ہم تک احکام پہنچا دیئے، تبلیغ کا حق ادا کیا، بھلائی کی انتہا کر دی، آپ نے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور اسی انگلی سے لوگوں کی طرف اشارہ بھی کیا اور فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا (تین بار) ابو بکرہ کی روایت میں فرمایا :اے لوگو! میرے بعد گمراہ نہ ہونا، ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارنا بتاؤ! کیا میں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا؟ صحابہ کرام نے عرض کی: جی ہاں آپ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا جتنے سننے والے ہیں وہ ان تک میرا پیغام پہنچا دیں جو غیر حاضر ہیں کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ خود سننے والے کی نسبت وہ اسے زیادہ محفوظ کرتا ہے جسے وہ پہنچاتا ہے۔

حضرات مکرم! اللہ کے محبوب نے دین اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لیے بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔

"وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ اُخِفْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوذِیْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُؤْذَی اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَیْنِ لَیْلَۃٍ وَیَوْمٍ وَمَا لِی وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ یَأْکُلُہُ ذُوْ کَبِدٍ اِلَّا شَیْئٌ یُوَارِیْہِ اِبْطُ بِلَالٍ" ❼

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اللہ کی راہ میں جتنا ڈرایا گیا ہے اتنا کسی کو نہیں ڈرایا گیا، اللہ کی راہ میں جتنی مجھے اذیت دی گئی ہے اتنی کسی کو اذیت نہیں دی گئی، مجھ پر تیس دن رات ایسے بھی گزرے ہیں کہ میرے اور بلال رضی اللہ عنہ کے لیے ایسی کوئی چیز نہیں تھی جسے کوئی جاندار کھاتا ہے، البتہ اتنی (قلیل) چیز تھی جسے بلال رضی اللہ عنہ کی بغل چھپا لیتی تھی۔'' آج وہی پیغام تنظیم حزب الرحمن آپ تک پہنچا رہی ہے۔ مکہ کی فضا تبلیغ دین کے لیے ناموافق ثابت ہوئی تو سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبلیغی سرگرمیوں کے لیے مکہ مکرمہ سے ایک سو بیس میل دور طائف کو منتخب فرمایا: بعض تفاسیر میں ہے: اس پورے شہر کو بہت المقدس کے قریب سے فرشتوں نے اُٹھایا اور بیت اللہ شریف کے سات چکر لگائے اور اس کو مکہ مکرمہ کے قریب رکھ دیا۔ ❽

آپ نے فرمایا: میں طائف گیا تو میرا استقبال پتھروں سے کیا گیا، میں بدر میں گیا تو میرا استقبال تلواروں، تیروں اور نیزوں سے کیا گیا، اُحد کے دن دندان مبارک شہید ہوئے یہی دین لوگوں کے سامنے رکھا تو مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے میں تبوک میں گیا تو وہاں پر آزمائشوں کے انبار مدینہ منورہ کی زندگی میں دن رات کوئی لمحہ مجھ پر ایسا نہیں کہ سکون کے ساتھ گزرا ہو جب قرآن کے یہ الفاظ نازل

ہوئے۔لیکن محمد کریم ﷺ جدھر جدھر گئے جبریل قرآن لے کر پیچھے پیچھے آئے آپ مکہ میں تو قرآن مکہ میں نازل ہوا، آپ بدر میں تو قرآن بدر میں، آپ اُحد تو قرآن اُحد میں، آپ خندق میں تو قرآن خندق میں، آپ مدینہ میں تبوک میں طائف میں تو قرآن وہاں آپ حدیبیہ میں تو قرآن وہاں آپ عرفات کے میدان میں تو قرآن وہاں۔

حضور نے مہر لگا دی کہ میری امت میں شرک نہیں ہوگا میرے بعد حضور نے فرمایا:

"وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِی،وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا" ❾

مجھے شرک کا خوف نہیں ہے مجھے خوف صرف اس بات کا ہے کہ تم لوگ دنیا میں مبتلا ہو کے دین سے دور ہو جاؤ گے دنیا کی محبت میں آ کر کہیں میرے پیغام کو بھلا مت دینا اس بات کا ڈر تھا حضور کو شرک کا کوئی ڈر نہیں تھا کیونکہ شرک کے خلاف جہاد تو خود حضور خاتم الانبیاء ﷺ نے فرما کر اس کا قلع قمع کر دیا تو حضور کے بعد صحابہ و اہل بیت نے علَم بلند کیا، پھر اولیاء کرام کی جماعت نے شرک کے خلاف علَم بغاوت بلند کیا، شرک کے خلاف اگر کسی نے سر اٹھایا تو اولیاء کرام نے سر اٹھایا علماء اہل سنت کی جماعت نے بیڑا اُٹھایا۔

شرک کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک جاننا جیسے وہ خالق و مالک ہے ویسے کسی اور کو سمجھنا شرک ہے الحمد للہ کوئی مسلمان کسی کو ایسا نہیں مانتا توحید کا مفہوم اگر سیکھنا ہے تو اولیاء کرام کے پاس آ جاؤ شرک کا غلط الزام ہم پر لگایا جاتا ہے۔

میرے دوستو!

1973ء کے آئین کی پہلی شق ہے کہ پاکستان کے اندر کوئی قانون سازی نیشنل اسمبلی میں، صوبائی اسمبلیوں میں، سینٹ میں ایوان صدر میں، کہیں بھی قرآن وحدیث کے خلاف نہیں ہوسکتی قرآن وحدیث کے بنیادی اصول کے خلاف کوئی قانون سازی ملک میں نہیں ہوسکتی کوئی بل کسی اسمبلی سے پاس نہیں ہوسکتا۔

میرے بھائیو!

فرمایا : کہ آج میں نے تم پر اپنا دین مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمت شریعت محمدی کے روپ میں پوری کر دی اور آگے فرمایا:

"وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا" ⑩

اللہ رب العزت نے فرمایا: اب میں رب تم پر راضی ہو گیا اسلام کو بطور دین اسلام کو بطور (Law) اسلام کو بطور شریعت تمہارا قانون، تمہارا لاء، تمہارے ایوان، تمہاری عدالتیں، تمہارے تھانے اور کچہری تمہارے ملکی معاملات، تمہاری تجارت، تمہاری سیاست، تمہاری خارجہ پالیسی، تمہاری تجارتی پالیسیاں، تمہاری دکانداریاں، تمہارے بزنس، تمہاری سیاست، تمہاری صنعت کاری، تمہاری نوکری، تمہاری زمینداری بھی غرض ہر شعبہ زندگی خالق کائنات کے حکم کے مطابق اسلامی شریعت کے تابع آ گیا کیونکہ رب نے ہمارے لیے پسند کرلیا دین اسلام اور جو دین اسلام پر عمل کے لیے قدم نہیں اٹھاتا، اس لاء پر چلنے کی کوشش نہیں کرتا وہ ایک طرح سے اسلام کا باغی ہے درحقیقت محمد کریم ﷺ کا باغی اللہ کا باغی ہے۔

سامعین محترم!

اسلام کی روح کیا ہے؟ ایک دکاندار دکان پر بیٹھا ہے اس نے دکانداری

کیسے کرنی ہے؟ یہ اسلام بتائے گا ،ایک کاریگر کو اسلام بتائے گا کہ اس نے کاریگری کیسے کرنی ہے؟ ایک بندہ تجارت کر رہا ہے تو اسلام بتائے گا کہ تجارت کیسے کرنی ہے؟ ایک بندہ سیاست کر رہا ہے تو اسلام بتائے گا کہ اس نے سیاست کیسے کرنی ہے؟ ایک بندہ جج کی کرسی پر بیٹھا ہے تو اسلام بتائے گا کہ اس نے فیصلے کس قانون کے تحت کرنے ہیں؟ ایک بندہ عدالت میں کسی کا وکیل بن کے کھڑا ہے تو اسلام بتائے گا کہ اس نے وکالت کے کیا اصول اختیار کرنے ہیں؟ اور کیسی گواہیاں پیش کرنی ہیں ایک بندہ تھانے کا ڈی سی، ڈی ایس پی ہے تو اسلام بتائے گا کہ اس نے اپنے تھانے کو کیسے چلانا ہے؟ ایک ڈاکٹر مریضوں کو دیکھ رہا ہے تو اسلام بتائے گا کہ اس نے مریضوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے؟ ایک باپ کو اسلام بتائے گا کہ اس نے اولاد کی پرورش کیسے کرنی ہے؟ اسلام بتائے گا کہ چھوٹے کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے؟ بڑے کی عزت کیسے کرنی ہے؟ اسلام بتائے گا کہ ہمسائے کے ساتھ کیسا سلوک رکھنا ہے؟ ایک بندہ تجارت کرتا ہے۔ اس کو اسلام بتائے گا کہ تجارت کے اصول کیا ہوتے ہیں؟ ایک بندہ جو سربراہ مملکت اور سربراہ حکومت ہے اس کو اسلام بتائے گا کہ حکومت کیسے کرنی ہے؟ ایک بندہ کسی کا ملازم ہے تو اس کو اسلام بتائے گا کہ ملازمت کیسے کرنی ہے؟ ایک بندہ بوس (Boss) ہے اس کو اسلام بتائے گا کہ بوس (Boss) کیسے بننا ہے؟ یہ دین بتائے گا کہ تم نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا؟ دین نے ہر ایک کی حدود متعین کر دی ہیں؟ ایک ضابطہ اخلاق بنا دیا ہے ہر کسی کا ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے بندے۔

اسلام نے شوہر کے حقوق واضح کر دئے ہیں اس دین نے بیوی کے حقوق وضع کر دئے اس دین نے بھائی کے حقوق وضع کر دیئے اس دین نے ایک

ایک رشتے کے حقوق بتا دیئے اس دین نے وراثت بتا دی کہ کس کو کتنا حصہ ملے گا؟ باپ سے بیٹے کو کتنا حصہ جائے گا؟ جس کی اولاد نہیں اس کی وراثت کیسے تقسیم ہوگی۔ بیٹی اور بیوی کو کتنا حصہ ملے گا؟ یہ دین ہی ہے جو ایک ضابطہ حیات ہے ضابطہ کہتے ہیں طریقے کو حیات کہتے ہیں زندگی کو جس نے زندگی کا طریقہ آپ کے اور میرے سامنے رکھا محمد کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر قسمیں اٹھا کر کہہ رہے ہیں گواہ رہنا میں نے دین پہنچا دیا ہے۔ اور اس کے بعد خالق کائنات نے بھی سند لگا دی کہ آج کے دن دین مکمل ہو گیا میں نے اپنی نعمت پوری کر دی اور میں نے اسلامی شریعت کو تمہارے لئے دین ہونا پسند کر لیا اور خالق کائنات نے ہمیں مکمل طور پر دین اسلام سے وابستہ ہونے کا حکم دیا:

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً" ⓫

کہ ایمان والو جو میرے نبی پر ایمان لے آئے ہو اور غلام بن گئے ہو سر سے لے کر پاؤں تک دین کے تابع ہو جاؤ، تیری آنکھ بھی دین کے تابع، تیری زبان بھی دین کے تابع ہو، تیرے ہاتھ بھی اور پاؤں بھی دین کے تابع ہوں، تیرے ذہنی خیالات بھی دین کے تابع ہوں، تیری پسند اور ناپسند بھی دین کے تابع ہو۔

میرے دوستو!

یاد رکھو نماز ہر کلمہ گو پر فرض ہے لیکن وہ فریضہ ادا کرنے کے بعد مصلیٰ سے اتر کر اپنے تمام معاملات کو اس دین کے تابع کر لو حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی لازم ہے۔ اگر حقوق العباد بگڑ جائیں معاملات درست نہ ہوں۔ لوگوں سے رکھ رکھاؤ ٹھیک نہ ہو۔ معاشرے میں اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سب معاملات درست کریں! اگر یہ حقوق العباد ادا نہ کیے جائیں تو دارین میں کامیابی و کامرانی ممکن نہیں علماء اسلام میری بات کی تائید کریں گے بتائیے کسی جھوٹے کی کوئی نماز کامل

ہے؟ کسی جھوٹے کا کوئی روزہ مکمل ہے؟ امانت میں خیانت کرنے والے کا حج اور زکوٰۃ مکمل اور مقبول ہے؟ جو دوسروں کی عزتیں اچھالتا ہو اس کی کیسی عبادت ہے؟ جس کی آنکھ میں شرم وحیا نہ ہو اس کی کیا نماز ہے؟ کیا روزہ ہے؟ رشوت لیتا ہو کیا اس کی کوئی نماز روزہ ہے؟ جس کے اندر بڑے کا احترام چھوٹے کی شفقت نہ ہو اس کی کوئی نماز روزہ ہے؟ نمازوں کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کو بھی ادا کرو جس ہستی کو میں نماز میں سبحان ربی الاعلی کہہ رہا ہوں مصلیٰ سے اتر کر اسی کی مخلوق کے ساتھ میرا کیا رویہ ہے؟ اس پر بھی ہمیں غور کرنا ہوگا۔

حضرات مکرم!

اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟ دین کیا ہے؟ اس دین کا نام اسلام ہے اور اسلام کیا ہے؟ کسی پیاسے کو پانی پلا دینا اسلام ہے، کسی بھوکے کو کھانا کھلا دینا اسلام ہے، کسی بیوہ اور یتیم بچی کے سر پر چادر رکھ دینا اسلام ہے، کسی محتاج کا خیال رکھنا اسلام ہے، غریب کے سر پر چھت بنا دینا اسلام ہے، دوسروں کے دکھ درد بانٹنا اسلام ہے، دوسروں کے لئے پیار ومحبت اور امن اسلام ہے پوری دنیا کے لئے امن کا پیغام اسلام ہے، مظلوم کی آواز سننا اسلام ہے، عدل وانصاف اسلام ہے، بیٹی کے حقوق ادا کرنا اسلام ہے، عورت کے حقوق ادا کرنا اسلام ہے، بزرگوں کے حقوق ادا کرنا اسلام ہے، ہمسائے کے حقوق ادا کرنا اسلام ہے، یہ ہے اسلام اور یہ ہے وہ دین جو رب نے پسند فرمایا اور یہ ہے وہ دین جو محمد کریم ﷺ پر مکمل ہوا، یہ ہے وہ دین جو آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور اللہ کے حبیب پر مکمل ہوا۔

میرے دوستو!

اللہ ہمیں پانچ وقت کا نمازی بنائے، پرہیز گار بنائے، روزے دار بنائے، حاجی بنائے، سخی بنائے، سچا بنائے، امانت دار بنائے، بغض اور حسد سے

بچائے، حلال کمانے کی توفیق عطا فرمائے، جو بندہ گھر سے نکلے اس کی نیت ہو کہ میں حلال کما کر شام کو گھر لے کر جاؤں گا وہ جتنی دیر گھر سے باہر ہے وہ عبادت رب العالمین میں ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَآمِنَ النَّاسَ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ" ⑫

ترجمہ: جس نے حلال کھایا اور نبی کریم ﷺ کی سیرت وسنت کے مطابق زندگی گزاری اور لوگ اس کی شرارتوں سے محفوظ رہے ایسا شخص جنت میں داخل ہوگا۔

جو دکان پر بیٹھا ہے حلال کمانے کے لیے وہ اللہ کی عبادت میں ہے، جو اپنے بچوں کو حلال کھلا رہا ہے وہ اللہ کی عبادت میں ہے، جو دوسروں کے دکھ درد بانٹ رہا ہے وہ اللہ کی عبادت میں ہے، عبادت کا مطلب ہے اپنی زندگی کو ان حدود کے تابع کر لینا جو خالق کائنات نے بنائی ہیں اللہ کریم ہماری زندگیوں کو ان حدود کے تابع کر دے جو اللہ اور رسول نے ہمارے لیے بنائی ہیں، دین اسلام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، دین اسلام کی روح عشق محمد مصطفی ﷺ ہے، اگر عشق مصطفی ﷺ دل سے نکل جائے تو اسلام کی روح ختم ہو جاتی ہے، عشق مصطفی ﷺ سے اگر دل منور ہو گیا تو ہم خود بخود عمل کرتے چلے جائیں گے۔

سامعین محترم!

جو دین محمد ﷺ پر مکمل ہوا اس دین کی حفاظت میدان کربلا میں امام حسین علیہ السلام نے فرمائی۔ امام حسین علیہ السلام نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان کا نذرانہ پیش کر دیا آج بہت بڑے جلوس نکالنے والے بڑی بڑی مجلسیں کرنے والے موجود ہیں میں ان پر اعتراض نہیں کر رہا لیکن ایک اصول مدنظر رکھیں کہ شریعت کے خلاف ان میں کچھ نہ کرو شریعت کے خلاف ان محافل میں کچھ نہ ہو محمد

مصطفی ﷺ کا وہ دین جس کی حفاظت کے لئے حسین نے جان دے دی ہم پر لازم ہے کہ ہم اس دین سے وابستہ ہو جائیں۔ ہمارا ہر کام شریعت کے دائرے میں ہو، اللہ ہماری زندگیوں کو شریعت کے تابع کرے، ہمارے ملک میں اسلام کا نفاذ ہو جائے ہمارے قوانین شریعت مصطفی کے تابع ہو جائیں تو ہماری زندگیوں میں بہار آجائے۔ مظلوم کی بات سنی جائے، غربت ختم ہو، لوگوں کو انصاف ملے، لوگوں کو بھائی چارہ ملے اور امن وامان قائم رہے اللہ اس ملک پاکستان کو امن وامان کا گہوارہ بنائے اس ملک کو قیامت تک آباد رکھے اور انشاء اللہ ضرور آباد رہے گا کیونکہ یہ عطاء مصطفی ہے جو کہ 27 رمضان المبارک کو ہمیں ملا۔ اللہ اس ملک کی بھی حفاظت فرمائے اور ہم سب کا حامی وناصر ہو ہماری کوشش کو کامیاب کرے اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"



حوالہ جات

نمبر شمار	مصادر و مراجع
❶	المائدہ:3:5
❷	المائدہ:3:5
❸	ال عمران:3:85
❹	صحیح مسلم: رقم الحدیث:523، جامع ترمذی: رقم الحدیث:1559
❺	جامع ترمذی: رقم الحدیث:3055
❻	صحیح مسلم: رقم الحدیث:2050، ابو داؤد: رقم الحدیث:1950، ابن ماجہ: رقم الحدیث:3074، سنن دارمی: رقم الحدیث:1856
❼	جامع ترمذی: رقم الحدیث2472:، ابن ماجہ: رقم الحدیث:151، احمد: رقم الحدیث:14055
❽	جلالین
❾	صحیح بخاری: رقم الحدیث:1344، صحیح مسلم: رقم الحدیث:5976
❿	المائدہ:3:5
⓫	البقرۃ:2:208
⓬	جامع ترمذی: رقم الحدیث:2520

صبر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اَصْحَابِہِ الْمُھْتَدِیْنَ وَعَلٰی اَوْلِیَائِہِ الْکَامِلِیْنَ الرَّاشِدِیْنَ وَعَلٰی عُلَمَاءِ الدِّیْنِ وَجَمِیْعِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ" ❶

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ہدیہ درود وسلام بحضور خیر الانام:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

مسلمان بھائیو اور میرے پیر بھائیو!

آج کا دن تاریخ اسلام میں بہت اہمیت کا حامل ہے جس کا تذکرہ مجھ سے پہلے علامہ صاحب نے بھی فرمایا 10: محرم الحرام کا دن جس کو یوم عاشور بھی کہا جاتا ہے۔ اِس دن کئی انبیاء کرام پر اللہ رب العزت نے انعامات فرمائے۔ یعنی 10 محرم کے دن آدم وعیسیٰ علیہما السلام کی پیدائش ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر زندہ اُٹھا لیا گیا وہ بھی 10 محرم کا دن تھا۔ ابھی بہت تفصیل سے آپ نے موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ علماء سے سنا۔ فرعون کو پانی میں غرق بھی 10 محرم کے دن کیا گیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس دن کو نسبت ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام سے اس دن کو نسبت ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام سے نسبت ہے۔ یہ ایک عظیم الشان دن ہے اور جب قیامت آئے گی تو وہ بھی 10 محرم کا دن ہوگا، اس دن روزہ رکھنے کا بہت ثواب ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ”مَاھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَہٗ؟ “فَقَالُوْا: ھٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ: اَنْجَی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ وَغَرِقَ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُہٗ فَصَامَہٗ مُوْسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ :فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِصِیَامِہٖ“ ❷

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ منورہ

تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہودیوں کو عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ اس دن کی کیا خصوصیت ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو یہودیوں نے کہا یہ عظیم دن ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو ڈبویا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بطور شکر اس دن روزہ رکھا اس لیے ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہارے مقابلے میں ہم موسیٰ سے زیادہ قریب اور (ان کی طرف سے بطور شکر روزہ رکھنے کے) زیادہ حقدار ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے یوم عاشورہ کو خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ" ❸

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو بھی اس کا حکم دیا۔

اس روزے کا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ ایک نفلی روزہ ہے جو کہ آپ کی شہادت سے پہلے بھی رکھا جاتا تھا۔ سبحان اللہ۔

کیونکہ محمد کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں شریعت مکمل ہو گئی تھی، قرآن مکمل ہو گیا تھا جبکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ 61 ہجری کا ہے۔

حضرات محترم!

آپ نے سنا کہ عاشور کے دن یہودیوں کا روزہ ہے اور اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فتح ہوئی اور فرعون غرق ہوا اس خوشی کے اظہار میں یہود عید مناتے ہیں

اور روزہ رکھتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تمہاری نسبت ہم موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ حقدار ہیں تو ہم بھی روزہ رکھیں گے۔

لیکن یہود 10 محرم کا ایک روزہ رکھتے ہیں آپ 10 محرم کے ساتھ ایک دن اور بھی ملاؤ، یا آٹھ، نو اور دس رکھو، یا پھر یکم محرم سے 10 محرم تک روزے رکھو۔ کیونکہ وہ یہودی ہیں اور ہم مسلمان ہیں آپ ﷺ کا یہ حکم فرمانے کا مقصد یہ تھا کہ اس اُمت کا اپنا امتیاز ہو ہمارا الگ تشخص اور پہچان ہو۔ یہودی ایک روزہ رکھتے ہیں تو ہم ایک روزہ رکھ کے یہودیوں سے مشابہت اختیار نہ کریں بلکہ دو یا تین رکھیں کہ یہودیوں سے ہمارا الگ تشخص ہو۔ کہ ہم اُمت محمدیہ ہیں اور وہ یہودی ہیں۔

یہ افسوسناک بات ہے کہ آج ہم انہی یہودیوں کے تلوے چاٹ رہے ہیں جن سے علیحدہ تشخص قائم کرنے کے لیے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا۔ تو آج کے روزے کا بہت ثواب ہے آج کے دن غسل کرنا بیماریوں سے بچنے کا سبب ہے اس دن جو مال اپنے اہل پر یا اللہ کی راہ میں خرچ کرے پورا سال اس کو اللہ رزق کی تنگی نہیں دے گا۔

"مَنْ وَّسَّعَ عَلٰى عِيَالِهٖ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وُسِّعَ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ قَالَ سُفْيَانُ اِنَّا قَدْ جُرِّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذٰلِكَ" ❹

ترجمہ: جو شخص عاشور کے دن اپنے اہل وعیال پر کھلا خرچ کرے گا اسے پورا سال رزق میں برکت ملے گی۔ جناب سفیان نے کہا: ہم نے اس کا تجربہ بھی کیا تو ایسے ہی پایا۔

آج کے دن جتنا کوئی مال خرچ کرے گا پورا سال اس کے رزق میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔

اس دن کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے یہ حرمت والے مہینے کا ایک دن ہے حرمت والے مہینے چار ہیں رجب، ذی قعدہ، ذوالحج ،محرم : محرم انہی حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے جن میں لڑائی جھگڑا کرنا سرکار دوعالم ﷺ وسلم نے سخت ناپسند فرماتے ہوئے اس سے منع فرمایا۔

یہ الگ بات ہے کہ اسی محرم میں رسول اللہ ﷺ کی اُمت کے باغی اور ظالم گروہ نے، کربلا کے میدان میں اہل بیت کے ساتھ جو جنگ کی وہ تو سمجھ سے بالاتر ہے۔

اتنی اہمیت کے حامل دن میں آپ اور میں اپنے مرشد کریم کے صدقے ایک محفل سجا کے بیٹھے ہیں اور محفل کس کی ہے؟ امام حسین رضی اللہ عنہ کے ذکر کی۔ ''دو لفظ میں نے استعمال کیے امام اور ذکر'' آگے ایک ہی لفظ ہے حسین۔

امام اور ذکر کے الفاظ یہ تقاضہ کرتے ہیں کہ ہم جو جگہ جگہ پر لکھا ہوا دیکھتے ہیں یا پڑھتے ہیں ''ذکر امام حسین رضی اللہ عنہ'' غور کیجئے کہ امام کون ہوتا ہے؟ اور ذکر کسے کہتے ہیں؟۔ سبحان اللہ سبحان اللہ

ہمیں اس پر بھی غور کرنا چاہیے اس بات کی وضاحت کے لیے میں نے قرآن مقدس کے جن الفاظ کا سہارا لیا ہے، سورۂ بقرۂ میں خالق کائنات وحدہ لا شریک نے خطاب فرمایا :

''صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو''

''اے لوگو! جو ایمان لے آئے ہو۔ میری وحدانیت پر اور میرے محبوب کی غلامی کا پٹہ گلے میں ڈال کر اس کی محبت کا دم بھرنے والے ہو۔ اے ایمان والو! دنیا اور اپنی آخرت کو سنوارنے کے لیے''۔ ❺

دنیا اور آخرت کو سنوارنے کے لیے، دنیا بھی اچھی ہو جائے اور آخرت کی

زندگی بھی اچھی ہوجائے۔سبحان اللہ سبحان اللہ۔

مدد طلب کرو کسی بادشاہ کی نہیں، کسی جاگیردار کی نہیں، کسی حکمران کی نہیں، کسی چوہدری اور وڈیرے کی نہیں بلکہ مدد طلب کرو، صبر اور نماز سے، سبحان اللہ۔۔۔۔

متلاشیان خدا کے لیے مسجد میں رب ہے کعبہ میں رب ملتا ہے قرآن کی تلاوت میں رب ملتا ہے اوراد و وظائف میں رب ملتا ہے اور صبر کرنے والے لوگوں کی سنگت وصحبت میں آجاؤ وہاں بھی رب ملتا ہے ارشاد خداوندی ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ" ❻

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

رب کو اپنے پاس پانا ہے تو صبر والے بن جاؤ رب تیرے اندر جلوہ گر ہوگا۔سبحان اللہ!

اگر دنیا اور آخرت کو سنوارنا چاہتے ہو تو آجاؤ صبر والوں کے پاس۔

اسلام میں نماز کی بڑی اہمیت ہے۔نماز بہت اہم ہے اسلام کا بنیادی رکن ہے۔

(۱) ''کوئی ولی بے نماز نہیں ہوسکتا۔''

امیر اور غریب، مسافر اور مقیم، بڑے اور چھوٹے پر جب تک سانس چل رہی ہے نماز فرض ہے۔لیکن اس مقام پر تیرے اور میرے رب نے فرمایا:

"اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ" ❼

ترجمہ: مدد طلب کرو صبر اور نماز سے۔

یہ نہیں فرمایا کہ پہلے نماز پڑھو پھر صبر کرو، بلکہ قرآن کی ترتیب ہے کہ پہلے صبر سے مدد حاصل کرو اور پھر نماز سے، اور جو لوگ صبر اور نماز سے مدد حاصل کرتے

ہیں اور اس پر استقامت اختیار کر لیتے ہیں تو ان کی سماعت میری اور آپ کی سماعت جیسی نہیں ہوگی بلکہ ان کی سماعت رب کی سماعت ہوگی۔ اُن کا بولنا رب کا کلام کرنا ہوگا، اُن کا پکڑنا رب کا پکڑنا ہوگا، اس کا چلنا رب کا چلنا ہوگا تو پتہ چلا صابر کا کیا مقام ہے؟ صبر کی سب سے پہلی شرط مولا کی رضا پر راضی رہنا ہے یہ حقیقت ہے جو زیادہ محبوب ہوتا ہے اس کی اتنی ہی بڑی آزمائش ہوتی ہے چنانچہ حدیث میں ہے:

"اَنَا عِنْدَ اللّٰہِ اَشَدُّ بَلَاءً عَلَی الْاَنْبِیَاءِ" ❽

ترجمہ: میں اللہ کے ہاں تمام انبیاء سے سخت آزمائشوں سے گزرا ہوں۔

کسی کا مقام جس قدر بلند ہوگا اتنی ہی اس کی آزمائش زیادہ۔ جو جتنا رب کے قریب، جو جتنا رب کا محب، جو جتنا رب کو چاہنے والا اس پر اتنی کڑی آزمائش آتی ہے۔

"اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً: قَالَ اَلْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ یُبْتَلَی الرَّجُلُ عَلٰی حَسْبِ دِیْنِہٖ فَاِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِہٖ صَلَابَۃٌ زِیْدَ فِیْ بَلَائِہٖ وَاِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِہٖ دِقَّۃٌ عُفِّفَ عَنْہُ وَلَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَمْشِیَ عَلَی الْاَرْضِ وَلَیْسَ عَلَیْہِ خَطِیْئَۃٌ" ❾

ترجمہ: کون سے لوگ ہیں جن کی سخت آزمائش ہوگی۔ فرمایا انبیا کرام پھر صالحین پھر جو ان کے قریب ہیں۔ آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق کی جاتی ہے۔ اگر اس کے دین میں قوت ہو تو اس کی آزمائش میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اسے معاف کر دیا جاتا ہے۔ مومن مسلسل آزمائش کا شکار رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ زمین پر چلتا ہے اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔"

آدم علیہ السلام کی آزمائش بھی دیکھئے، یونس علیہ السلام کی آزمائش دیکھ لیجئے،

ادریس علیہ السلام کی آزمائش دیکھ لیجئے ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش دیکھ لیجئے، اسماعیل علیہ السلام کی آزمائش دیکھ لیجئے موسیٰ علیہ السلام کی آزمائش دیکھ لیجئے، عیسیٰ علیہ السلام کی آزمائش بھی دیکھ لیجئے تمام انبیاء کرام کو مختلف آزمائشوں سے گزارا گیا۔

اور جب باری آئی رب کے محبوب کی، نبیوں کے سردار کی، رحمت للعالمین کی، جن کی خاطر یہ دنیا اور کائنات سجائی گئی، جب باری آئی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی آزمایا گیا کبھی پتھر مار کر، کبھی کانٹے بچھا کر، کبھی شعب ابی طالب میں محصور کر کے، کبھی اوجھڑی ڈال کر اور کبھی دولت فقر دے کر۔

سارے نبیوں کے عہدے بڑے ہیں میرے آقا کا منصب جدا ہے
وہ امام صف انبیاء ہیں ان کا رتبہ وراء الوراء ہے
کیسے لفظوں میں کوئی بتا دے اُن کے رتبے کی حد ہے تو کیا ہے
ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ صرف اللہ اُن سے بڑا ہے

اور حضور کے بعد سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا میں صبر کی مثال قائم کی ہے کربلا میں جو ہوا بظاہر آپ کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آزمائش تھی۔

کربلا میں جو ظلم ہوا اور جس طرح اس پہ صبر کیا گیا وہ اِن لوگوں کی شان ہے درحقیقت ہم ان لوگوں کو سمجھ ہی نہیں سکے، کوئی کہتا ہے بیبیاں چیخیں، کوئی کہتا ہے حرمت کے پردے سے نکل کر بھاگیں، کوئی کہتا ہے حسین چیخا، کوئی کہتا ہے علی اصغر اور علی اکبر روئے۔ ان لوگوں کا تو یہ درجہ اور مقام ہی نہیں ہے کہ یہ اس امتحان پر نوحہ کریں۔

کیونکہ یہ خاندان اور اولاد کس کی تھی؟ خاندان نبوت کی تربیت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہے کہ نہیں؟ یقینا خاندان رسول کی تربیت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمائی۔

کربلا میں جو ہوا آزمائش کس کی تھی؟ محمد ﷺ کی آزمائش، اب اگر کوئی کہے کہ حضور ﷺ کو وصال فرمائے کئی سال ہو گئے مصیبت تو امام حسین علیہ السلام نے جھیلی یہ کیسے رسول اللہ ﷺ کی آزمائش ہو گئی؟ اس کا جواب اس حدیث سے آسانی سے سمجھ آسکتا ہے:

"حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَامِنَ الْحُسَیْنِ" ⑩

ترجمہ: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔

حضرات مکرم!

یہ کوئی محرم کے دو چار، پانچ دن نہیں تھے کربلا میں امام حسین کی جو شہادت تھی؟ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا اعلان تو مصطفی کریم ﷺ نے اپنی حیات پاک میں فرما دیا تھا کہ میرا یہ بیٹا شہید کر دیا جائے گا۔ ⑪

آپ ﷺ امام حسین رضی اللہ عنہ کی گردن پر بوسے دیا کرتے تھے۔ زبان چوسا کرتے تھے، اپنی گود میں بٹھا کر جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا، آپ سجدہ کرتے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کھیلتے ہوئے پشت پر سوار ہو جاتے تو حضور ﷺ سجدے سے سر نہیں اُٹھاتے۔

حضور ﷺ سجدے میں گئے امام حسین رضی اللہ عنہ اوپر چڑھے، آپ نے سجدے سے سر نہیں اُٹھایا، امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کوئی ڈھکی چھپی نہیں تھی حضور ﷺ جانتے تھے پھر بھی پوری زندگی ایک بار بھی دعا کی؟ اے اللہ! میرے حسین رضی اللہ عنہ سے یہ مصیبت ٹال دے، ہرگز نہیں!

کیونکہ شاید یہ چاہت مصطفی تھی، ہم نے دکھانا ہے کہ تیری رضا پر راضی

رہنا کس کو کہتے ہیں؟

آپ یہی دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ! میرے حسین کو ثابت قدم رکھ، وہ زبان جس سے قرآن ادا ہوا، وہ زبان جس سے حدیث بنی، وہ ہاتھ جو اُٹھے تو چاند کو دو ٹکڑے کر دے، وہ ہاتھ جب اُٹھے تو ڈوبا ہوا سورج واپس پلٹ آئے، وہ ہاتھ جب پیالے میں رکھتے چشموں کی طرح پانی انگلیوں سے نکلتا۔ وہ شخصیت جس کی خاطر رب نے فرمایا:

"لَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ لَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ" ⑫

ترجمہ: اے محبوب اگر تجھے نہ پیدا کرتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا، اے محبوب اگر تجھے نہ پیدا کرتا تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا، اے محبوب اگر تجھے نہ پیدا کرتا تو میں اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ کرتا۔

وہ شخصیت اگر کہتی اے اللہ یہ آزمائش میرے حسین سے دور کر دے تو کیا دعا رد ہوتی؟ ہرگز نہیں لیکن یہ اس شخصیت کی اپنی آزمائش تھی، صرف امام حسین رضی اللہ عنہ کی آزمائش نہ تھی بلکہ خود محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آزمائش تھی۔ کہ اولاد کی محبت سامنے آتی ہے یا میری چاہت، میری پسند اور میری رضا مقدم ہوتی ہے۔

کیا حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے آپ کی شہادت چھپی ہوئی تھی؟ کیا بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا سے جو اپنے بابا کی پیاری اور لاڈلی بیٹی ہے ان سے یہ بات چھپی ہوئی تھی؟ سیدہ فاطمۃ الزہراء جب تشریف لاتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہ سے اٹھ جاتے تھے، جن کا ادب جبریل امین کریں اجازت مانگ کر جن کے گھر کا دربان جبریل ہو، جن کی رضا خود رب دیکھے، جس کو خود رب راضی کرنے والا ہو۔

"وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى" ⑬

ترجمہ: آپ کا رب عنقریب آپ کو اتنا عطا کرے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔

جس کو خود رب العالمین راضی کرے جب ان کے سامنے بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آتی تھیں تو آپ اپنی جگہ سے کھڑے ہوجاتے تھے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے، پیار فرماتے تھے کیا وہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا جو کل قیامت کے دن پُل صراط سے گزریں گی تو تمام لوگوں کو حکم ہوگا کہ اپنی گردنوں کو جھکالو، اپنی نظروں کو جھکا لو، اس مخلوق میں نبی بھی ہونگے، رسول بھی ہونگے، ولی بھی ہونگے، عابد اور زاہد بھی ہونگے، بڑے بڑے عالم اور پیر وفقیر بھی ہونگے، لیکن جب بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی سواری گزرے گی تو سب حکم ہوگا کہ اپنی نگاہوں کو جھکالو، ادب سے اپنے سروں کو جھکالو فاطمۃ بنت محمد گزر رہی ہیں۔

بتائیے کیا بی بی نے اپنے والد گرامی سے ایک بار بھی کہا کہ میرے لخت جگر پر یہ آزمائش نہ آئے۔ کبھی نہیں کہا اور سمجھو تو سہی یہ کیسا عظیم خاندان ہے، اپنے جیسا مت سمجھو ہمیں تو چار دن بخار ہوجائے تو ہم وہ برداشت نہیں کرسکتے۔ دو دن گھر میں چولہا نہ جلے تو ہماری حالت غیر ہوجاتی ہے۔ اور ادھر دیکھو پورا کنبہ قربان کردیا اور زبان پہ شکوہ نہیں آیا۔ سوچو!

کیونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی کربلا میں شہادت یہ آزمائش تھی بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی، یہ آزمائش تھی امام حسین رضی اللہ عنہ کی، یہ آزمائش تھی حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی، یہ آزمائش تھی صحابہ کرام کی، یہ آزمائش تھی خود محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، اور اس آزمائش سے یہ شہزادہ ایسے نکلا، کہ دنیا قیامت تک ہائے، ہائے نہیں واہ واہ حسین کرے گی۔

ہائے اس پر کرو، جو مر گیا ہو، ہائے اس پر کرو جو بے اختیار ہو اس کے پاس کوئی اختیار نہ ہو اور اس کو ظلم نے گھیر ڈالا ارے یہ تو وہ حسین ہے جو قیامت تک

زندہ ہے یہ تو وہ حسین ہے جس کے پاس اختیار ہونے کے باوجود بھی پانی نہیں مانگا، اختیار ہونے کے باوجود بھی زندگی کی بھیک نہیں مانگی، اختیار ہونے کے باوجود بھی اپنا سب کچھ قربان کر دیا یہ تھے حسین!

ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش بڑی عظیم تھی، اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلانا، دل پر ہاتھ رکھو جن کی اولاد ہے پوچھو اپنے دل سے اولاد کو کانٹا چبھے تو بندہ بے چین ہو جاتا ہے بیٹے کی گردن پر چھری چلانا ابراہیم علیہ السلام نے بھی کمال کیا اور رب نے انعام میں فرما دیا کیونکہ تو نے میرا حکم مانا میری آزمائش میں کامیاب ہوا میں تجھے تمام انسانیت کے لیے امام بناتا ہوں۔ آیت:

"اِنِّیۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا" ⓮

لیکن امام حسین رضی اللہ عنہ کی آزمائش دیکھئے، وہاں ایک اسماعیل علیہ السلام تھے یہاں کتنے فرزند تھے؟ اور ایک کی جگہ پر بھی دنبہ قربان نہیں ہوا اور آپ کے سامنے شہید ہونے کے بعد بھی ہائے نہیں کی خواہ وہ علی اکبر ہو، علی اصغر ہو، قاسم ہوں، عباس ہوں الغرض کسی کی بھی شہادت پہ ہائے نہیں کیا اب بتاؤ اس پیکر صبر و استقلال کے لیے واہ کہیں یا ہائے کہیں۔ یقیناً کہیں واہ حسین واہ حسین واہ حسین۔

"واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین"



حوالہ جات

نمبر شمار	مصادر و مراجع
1	
2	صحیح مسلم: رقم الحدیث 2658:، ابن ماجہ: رقم الحدیث: 1734
3	صحیح مسلم: کتاب الصیام: رقم الحدیث: 1134
4	شعب الایمان: رقم الحدیث: 3792
5	البقرۃ: 153:2
6	البقرۃ: 153:2
7	البقرۃ: 153:2
8	
9	الایمان لابن تیمیہ رقم الحدیث: 78
10	مصنف ابن ابی شیبہ ج 6 ص: 380، ترمذی: رقم الحدیث: 3775، المعجم الاوسط: جلد 22 ص: 274
11	مشکوۃ المصابیح: مناقب اہل بیت: ترمذی
12	الزبدۃ فی شرح البردہ: ص: 258
13	الضحیٰ: 5:93

فلسفہ کربلا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اَصْحَابِہِ الْمُھْتَدِیْنَ وَعَلٰی اَوْلِیَائِہِ الْکَامِلِیْنَ الرَّاشِدِیْنَ وَعَلٰی عُلَمَاءِ الدِّیْنِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ"

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ہدیہ درود وسلام بحضور خیر الانام:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

مسلمان بھائیو اور میرے پیر بھائیو!

حاضرین محترم:

علماء کرام اپنے اپنے ذوق شوق اور علم کے مطابق ہمارے ایمان کو تازہ فرما رہے تھے جس شخصیت کی شان میں یہ محفل سجائی گئی ان کا ذکر خیر کرنا ہمارے لیے بہت بڑی سعادت ہے۔ میں محض آپ کے سامنے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور باقی شہدائے کربلا کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

اور یہ بھی اُمید رکھتا ہوں کہ آپ تمام حضرات بھی اسی لیے آئے ہوئے ہیں۔ اسی حاضری کے دوران اگر رب کے محبوب نے ایک نظر ہم پر ڈال دی تو ہماری دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی۔

اس عظیم پاک بلند اور اعلیٰ شخصیت کے در پر حاضری دینے کا طریقہ بھی باادب ہونا چاہیئے باوضو اور روزے کے ساتھ ذکر کرنا اور اس کی شان بیان کرنا یہی ایمان والوں کا شیوہ ہے۔

قرآن پاک کے جو چند الفاظ میں نے پڑھنے کا شرف حاصل کیا یہ وہ دعائیہ الفاظ ہیں جو رب العالمین نے سورہ فاتحہ میں تمام اہل ایمان کو تعلیم فرمائے:

"اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ" ❶

ترجمہ: یا اللہ! ہمیں سیدھا راستہ چلا۔

یہ وہ دعائیہ کلمات ہیں جو رب نے تعلیم فرمائے اپنے محبوب کی زبان سے ہم تک پہنچائے اور اگر ان الفاظ کی گہرائی اور ان الفاظ کے معانی کو سمجھنا چاہتے ہو کہ ان الفاظ کا مفہوم کیا ہے؟

سب سے پہلے میں آپ کے سامنے آیت مبارکہ کی مختصر وضاحت پیش کرتا ہوں۔ ہدایت کا معنی لغت میں راہ دکھانا ہے یہ اس کا حقیقی معنی ہے اور دوسرا معنی مجازی ہے اور وہ صرف راستہ دکھانا نہیں بلکہ منزل مقصود تک پہنچا دینا ہے تا کہ اجنبی مسافر کہیں بھول بھٹک نہ جائے اس کا استعمال لام اور الیٰ کے ساتھ بھی ہوتا ہے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ" ❷

ترجمہ: بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھا ہے اور خوشخبری سناتا ہے ایمان والوں کو جو نیک کام کریں کہ ان کے لیے بڑا ثواب ہے۔

"وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ" ❸

ترجمہ: اور اے حبیب! بیشک آپ ضرور سیدھی راہ کی طرف ہدایت فرماتے ہیں۔

یعنی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرماتے ہیں اس میں کوئی اُلجھن نہیں کیونکہ آپ کے دامن اقدس سے سب مسلمانوں کو ہدایت نصیب ہوئی۔ تمام صحابہ کرام اہل بیت عظام نے صراط مستقیم تک رسائی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت حاصل کی علماء کرام، صالحین اُمت اولیاء کاملین، شہداء اسلام الغرض جس جس کو ہدایت ملی دامن مصطفیٰ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے ملی لفظ ہدایت کی وضاحت کے بعد صراط مستقیم کے متعلق عرض ہے کہ صراط راستے کو کہتے ہیں اور مستقیم کا معنی ہے سیدھا۔

حضرات محترم:

سیدھے راستے سے کیا مراد ہے سنیے! اس سے مراد حق کا راستہ، دین اسلام اور اتباع قرآن ہے ظاہر ہے کہ قرآن مجید کی فہم، سنت مصطفیٰ، سیرت مصطفیٰ اور دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھامے بغیر نہیں آسکتی اس لیے جو بھی صراطِ مستقیم تک پہنچنا چاہتا

ہے جو بھی قرآن کریم سے فیض حاصل کرنے کا اُمیدوار ہے اسے اللہ کریم کے محبوب کا بھکاری بننا پڑیگا پھر جنت کا سیدھا راستہ، اتباعِ قرآن اور دینِ اسلام کے نور سے ہدایت کی روشنی نصیب ہوگی۔

تو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کربلا میں جانثاری اور استقامت دیکھ لو کہ آپ نے دین اسلام کی سربلندی اور تحفظ کے لئے اپنا کنبہ قربان کر دیا اور آخر میں خود بھی جام شہادت نوش فرمالیا۔ آپ کے تعارف میں شیخ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ خطیب مؤلفِ مشکوٰۃ المصابیح رقمطراز ہیں :

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش صحیح ترین روایت کے مطابق نصف رمضان 3ھ ہے اور وفات متعدد روایات میں سے ایک روایت کے مطابق 5ھ میں ہے۔

سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ 5 شعبان 4ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

58 سال کی عمر میں آپ کی شہادت 61ھ یوم عاشور بروز جمعہ سرزمین عراق کربلا میں ہوئی جو کہ یزید بدبخت کے بدنہاد فوجی سنان یا شمر بن ذی الجوشن کے ہاتھوں واقع ہوئی خولی بن یزید اصبحی بھی اس میں برابر کا شریک رہا اسی بدبخت نے آپ کا سر انور تنِ اقدس سے جدا کیا کمینی دنیا کے انعام کے لالچ میں عبیداللہ بن زیاد ازلی بدنہاد کو پیش کیا۔ اور اس وقت بھی اس سے قدرت نے حقیقت کا اظہار کرا دیا اس نے اس شعر میں اعتراف کیا۔

اَمْلَأُ رِكَابِيْ فِضَّةً وَذَهَبًا
اِنِّيْ قَتَلْتُ الْمَلِكَ الْمُحَجَّبَا
وَقَتَلْتُ خَيْرَ النَّاسِ اُمًّا وَّاَبًا
وَخَيْرُهُمْ اِذْ يَنْسِبُوْنَ نَسَبًا

میرا تھال سونے اور چاندی (سرِ حسین) سے بھر گیا، کیونکہ میں نے ایک عظیم بادشاہ کو شہید کر ڈالا اور میں نے اس شخص کو شہید کیا جو اپنے والدین دونوں کے لحاظ سے تمام لوگوں سے اعلیٰ و بہتر ہے وہ تمام انسانوں سے افضل ہیں اگر لوگ ان کا نسب نامہ دیکھیں۔

چشم فلک نے دیکھا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے چھ سال بعد 67ھ میں عبید اللہ بن زیاد کو ابراہیم بن مالک نخعی نے قتل کیا اور اس کا سر تن سے کاٹ کر مختار ثقفی کے دربار میں پیش کیا اور مختار ثقفی نے اسے عبداللہ بن زبیر کے پاس بھیجا اور آپ نے جناب امام زین العابدین علی بن سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو پیش کیا۔ ❹

میرے دوستو!

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت بھی با کمال ہے اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام و مرتبہ بھی بہت بلند ہے اپنی سیرت میں اپنے قول میں اپنے فعل میں بے مثال اور دونوں کی ہی پیروی اور دونوں کی ہی اطاعت اور دونوں ہی کی محبت ایمان کا حصہ ہے ان دونوں شہزادوں کی پیدائش مدینہ منورہ میں ہوئی۔

جس جگہ بھی ذکر ہوتا ہے یہی ہوتا ہے کہ آل نبی اور اولاد علی، یہ نسبت انمول ہے کیونکہ اللہ کے رسول کی شخصیت بھی انمول ہے، رسالت بھی انمول ہے، لوگوں کی نسل اور اولاد بیٹوں سے چلتی ہے میرے اور تیرے نبی کا نسب آپ کی پیاری بیٹی خاتون جنت سے چلا۔

حضرات محترم:

ایک اہم بات کی وضاحت غور سے سماعت فرمائیں وہ یہ کہ مولی علی علیہ

السلام نے کتنی شادیاں کی تھیں؟ آپ کی اولاد کتنی تھی؟

تو گذارش یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت خاتون جنت کے وصال کے بعد مختلف اوقات میں نو شادیاں کیں اور ان کے علاوہ آپ کی کئی باندیاں بھی تھیں۔ آپ کا پہلا نکاح جگر گوشہ رسول حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ہوا، اور ان سے تین صاحبزادے امام حسن، امام حسین اور امام محسن علیہم السلام پیدا ہوئے۔ حضرت محسن رضی اللہ عنہ کا بچپن میں ہی وصال ہو گیا۔ سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی دو صاحبزادیاں زینب کبریٰ اور ام کلثوم کبریٰ رضی اللہ عنہما پیدا ہوئیں۔ جب تک حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بقید حیات رہیں آپ کرم اللہ وجہہ الکریم نے کسی اور سے نکاح نہ کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد مختلف اوقات میں آپ نے درج ذیل خواتین سے نکاح کیے

★ **اُم البنین بنت حرام عامریہ رضی اللہ عنہا :**

ان سے چار فرزند حضرت عباس، حضرت جعفر، حضرت عبداللہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے۔

★ **لیلیٰ بنت مسعود تمیمیہ رضی اللہ عنہا:**

ان سے دو بیٹے عبیداللہ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔

★ اسما بنت عمیس خثعمیہ رضی اللہ عنہا:

ان سے یحییٰ اور محمد اصغر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔

★ **ام حبیبہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا:**

ان سے حضرت عمر اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔

★ **امامہ بنت ابوالعاص رضی اللہ عنہا:**

ان سے محمد اوسط رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

★ **خولہ بنت جعفر حنفیہ رضی اللہ عنہا:**

ان سے محمد اکبر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، جو محمد بن حنفیہ کے نام سے معروف ہیں۔

★ **ام سعید بنت عروہ رضی اللہ عنہا:**

ان سے ام الحسین اور رملہ کبریٰ رضی اللہ عنہما پیدا ہوئیں۔

★ **محیاۃ بنت امرء القیس :**

ان کے بطن سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جو بچپن ہی میں فوت ہوگئیں۔

متعدد باندیوں سے پیدا ہونے والی آپ کی اولاد کے نام درج ذیل ہیں:

حضرت ام ہانی، حضرت میمونہ، حضرت زینب صغریٰ، حضرت رملہ صغریٰ، ام کلثوم صغریٰ، حضرت فاطمہ، امامہ، حضرت خدیجہ، حضرت ام کلثوم کبریٰ، حضرت ام سلمہ، حضرت ام جعفر، حضرت ام جمانہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ❺

★ ابن کثیر، البدایہ والنھایہ، 332:7، بیروت، مکتبہ المعارف

★ ابن قتیبہ، المعارف، 210:1، القاھرہ، دار المعارف

★ ابن کثیر، الکامل فی التاریخ، 262:3، بیروت، دار الکتب

احباب گرامی قدر !جو اولاد حضرت خاتون جنت بی بی فاطمۃ الزاہرا رضی اللہ عنہا کے ساتھ نسبت رکھتی ہے، صرف اس اولاد کو ال نبی کہا جاتا ہے۔ جبکہ باقی کو اولاد علی کہا جاتا ہے۔

سامعین کرام!

بعض لوگ مغالطہ دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ہی صاحبزادی ہے یہ غلط ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار صاحبزادیاں ہیں، ایک نہیں تھی اس بات کو آپ نے پلے باندھنا ہے جہاں تک اولاد کا معاملہ ہے، جہاں تک باقی

صاحبزادیوں کا معاملہ ہے، باقی صاحبزادیوں کا وصال آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی ہو گیا حضور ﷺ نے جب اس دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا تو آپ ﷺ کی ایک ہی صاحبزادی حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا حیات تھیں، اور وہ بھی وصال نبوی ﷺ کے بعد تقریباً چھ مہینے حیات رہیں۔

آپ کا وصال باکمال 3 رمضان المبارک 11ھ کو وصال نبوی کے تین، پانچ یا چھ ماہ بعد ہوا۔ ❻

بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما ہیں نہ میرے پاس الفاظ ہیں نہ ایسی زبان ہے نہ اتنا علم ہے کہ بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی شان بیان کر سکوں، حضور ﷺ کی صاحبزادی کی شان کما حقہٗ کوئی بیان نہیں کر سکتا۔

قارئین کرام!

قرآن مجید میں ہدایت کا عنوان کئی مقامات پر مذکور ہوا اب ہم ان مقامات کا ذکر کرتے ہیں جن میں ہدایت کا بیان ہوا۔

حاضرین مکرم! اب توجہ سے سنیں کہ قرآن کریم صراط مستقیم کی طرف ہدایت کے سلسلہ میں کہاں کہاں کیا ارشاد فرماتا ہے

① "یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ" ❼

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی رہنمائی فرما دیتا ہے۔ صراط مستقیم کی ہدایت اللہ کی مشیت پر ہے۔

② "وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَیْنٰهُمْ وَهَدَیْنٰهُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ" ❽

ترجمہ: اور ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض لوگ کو ہم نے چن لیا اور ہم نے اُن سب کو سیدھی راہ دکھائی۔

تمام انبیاء کرام علیہم السلام ان کی اولاد اور ان کے آباء واجداد کو اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرمائی۔

③ "قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ "❾

ترجمہ: تم فرماؤ بیشک مجھے میرے رب نے سیدھی راہ دکھائی۔

ہدایت اللہ تعالیٰ کا انعام ہے خواہ انبیاء کرام علیہم السلام کو حاصل ہو۔

④ "قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ "❿

ترجمہ: شیطان بولا تو قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر اِن کی تاک میں بیٹھوں گا۔

یعنی صراط مستقیم سے شیطان انسان کو بہکانے کا ہر حربہ استعمال کرتا ہے۔

⑤ "وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ "⓫

ترجمہ: اور بے شک اللہ ایمان والوں کو سیدھے راستے پر چلانے والا ہے۔

اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صراط مستقیم کی ہدایت نصیب ہوئی ہے۔

⑥ "وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ "⓬

ترجمہ: اور بے شک تم انہی سیدھے راہ کی طرف بلاتے ہو۔

⑦ "فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ "⓭

ترجمہ: تو مضبوط تھامے رہو اسے کہ تمہاری طرف وحی کی گئی بیشک تم سیدھی راہ پر ہو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صراط مستقیم کے داعی ہیں۔ کیونکہ اللہ کے فضل وکرم سے پہلے آپ خود صراط مستقیم پر قائم ہیں۔

⑧ ”فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ“ ⑭

ترجمہ: پس انہیں راہ سے روکا اور انہیں سوجھتا تھا۔

صراط مستقیم پر قائم رہنا اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت سے ممکن ہے ورنہ شیطان ہدایت پر قائم لوگوں کو بھی گمراہ کر دیتا ہے۔

⑨ ”وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ“ ⑮

ترجمہ: اور ہاں ہم نے اسے نور کیا جسے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیتے ہیں۔ اگرچہ خالق ہدایت اللہ تعالیٰ ہے جبکہ ہدایت کی طرف رہنمائی ہمارے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

⑩ ”وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ“ ⑯

ترجمہ: اور بیشک عیسیٰ قیامت کی خبر ہے تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میرے پیرو ہونا یہ سیدھی راہ ہے۔

اتباع مصطفی ﷺ ہی صراط مستقیم ہے۔

⑪ ”اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ“ ⑰

ترجمہ: بیشک اللہ میرا رب اور تمہارا رب تو اسے پوجو یہ سیدھی راہ ہے۔

صرف ایک خدا کی عبادت ہی صراط مستقیم ہے۔

⑫ "وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا" ⑱

ترجمہ: اور تمہیں سیدھی راہ دکھائے۔

⑬ "وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا" ⑲

ترجمہ: اور وہ تمہیں سیدھی راہ دکھائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور آپ کے غلاموں سے ہدایت پر استقامت کا وعدہ فرمایا ہے۔

صراط مستقیم پر چلنے والا ہی سب سے زیادہ ہدایت پر ہے۔

حضرت اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ مجھے آپ کے وصال مبارک کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد آتی تھی تو میں بی بی فاطمۃ الزہراء کی زیارت کو جاتی تھی کچھ لوگ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کے درمیان نفرتوں کا بیج بوتے ہیں یہ رویہ محض عناد پر مبنی ہے وہ آپس میں سچی محبت رکھتے تھے۔

تم ان عظیم ہستیوں کے درمیان تفریق نہ ڈالو، وہ سب ایک ہی تھے، ابوبکر صدیق ہوں، عمر فاروق ہوں، ذوالنورین عثمان غنی ہوں، علی المرتضیٰ ہوں، حسن ہوں یا حسین ہوں، عائشہ صدیقہ ہوں یا بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم ہوں یہ سب ایک ہی تھے ایک ہی ہیں اور قیامت تک ایک ہی رہیں گے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ" ⑳

ترجمہ: وہ سب آپس میں نرم دل ہیں۔

کیونکہ یہ سب ایک ہی گلدستہ کے پھول ہیں جو کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، دو آپ کے سُسر ہیں، دو داماد ہیں، ایک بیوی اور ایک بیٹی ہے باقی سب عاشق صادق ہیں تم ان کے درمیان تفریق کیوں کرتے ہو؟

میرے دوستو!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاد آتے تو میں بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کو جا ملتی، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اتنا مشابہ نہیں دیکھا جتنا بی بی فاطمۃ الزہرہ اپنے باپ سے مشابہ تھیں۔ ㉑

حضرت بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو کا انداز وہی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو کرنے کا انداز تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعظ وخطبہ کا انداز ہی حضرت سیدہ کے وعظ وخطبہ کا انداز تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بی بی صاحبہ چلتی تھیں تو لگتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چل رہے ہیں جب کلام کرتی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کلام، ان کے بیٹھنے کا انداز ان کے لیٹنے کا انداز ان کے پسند و ناپسند کا طریقہ ہو بہو اپنے باپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا تھا۔ روز قیامت بھی آپ کا مرتبہ و مقام ظاہر کیا جائیگا چنانچہ حدیث مبارک ہے:

”عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ:سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِنَادٰی مُنَادٍ مِّنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ یَآاَھْلَ الْجَمْعِ،غُضُّوْا اَبْصَارَ کُمْ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَمُرَّ“ ㉒

کیا میں آپ کی شان بیان کروں کہ جب آپ کی سواری قیامت کے دن گزرے گی تو اعلان ہوگا گردنیں جھکا لو، نظریں نیچی کرلو اس وقت اللہ کے رسول ہوں گے نبی ہوں گے صحابی بھی ہوں گے اور ولی بھی ہوں گے سب کو حکم ہوگا گردنیں جھکاؤ ،نظریں نیچی کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کی سواری گزر رہی ہے امام حسین جس پھول کا نام ہے وہ فاطمۃ الزہراء کی کلی کا حسین پھول ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شخصیت ایک الگ موضوع ہے جیسا کہ اسلام کے لئے قربانیاں، امام حسن کا مقام و مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ایک الگ موضوع ہے، کیونکہ آج کے دن کو مناسبت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے امام حسین مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور یہ بھی عرض کروں کہ آپ کی شہادت کی خبر آپ کی پیدائش کے ساتھ عام ہوگئی تھی۔

میں نے قرآن مقدس کے الفاظ پڑھے ہیں:

"اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ "㉓

جو نماز میں اکثر لوگ بغیر کسی غور و فکر کے، بغیر کسی تفکر کے پڑھ کر گزر جاتے ہیں، "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ "مفہوم سمجھانے کے لئے میں وضاحت کر رہا ہوں۔

کسی سے آپ کی شہادت ڈھکی چھپی نہیں تھی یہاں حزب الرحمن اسلامی اکادمی کے علماء کرام اور طلبہ کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔

ان کی موجودگی میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ امام حسین کا بچپن، مدینہ طیبہ کی پوری زندگی میں آپ کی شہادت کی خبر نہ حضرت علی سے ڈھکی چھپی تھی نہ بی بی فاطمۃ الزہرہ سے ڈھکی چھپی تھی۔ وہ فاطمۃ الزہرہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے مجھے اپنی بیٹی سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔ جب وہ تشریف لاتی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہ سے کھڑے ہو جاتے تھے اٹھ کر آپ بوسہ دیتے تھے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے بی بی فاطمہ سے بھی اپنے بیٹے کی شہادت کوئی چھپی ہوئی نہیں تھی تمام صحابہ میں مشہور تھا اس طرح شہادت ہونی ہے لیکن مجھے بتاؤ کبھی حضرت علی نے سرکار سے یہ عرض کیا ہو کہ حضور دعا فرمائیں کہ یہ وقت میرے بیٹے پر نہ آئے تاریخ کے اوراق دیکھ لیں ہرگز نہیں ملے گا۔

آپ کی عظیم ماں حضرت بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے کبھی اپنے عظیم المرتبت، ابا جان سے عرض کیا ہو! کہ میرے بیٹے کو اس آزمائش سے بچا لیں، اس مرحلے سے بچالیں اور کبھی کسی صحابی نے یہ عرض کی ہو کہ سرکار دعا فرمائیں ! کہ یہ امتحانی موقع شہادت کا امام حسین کے لیے نہ آئے نہیں بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کے بارے میں ابھی مولانا صاحب نے کہا کہ رب العالمین نے قرآن میں فرمایا: کہ

"وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى" ㉔

ترجمہ: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

حضرات محترم! پوری دنیا تو راضی کرتی ہے اپنے رب کو اور رب راضی کر رہا ہے اپنے محبوب کو تو کیا رب جس شخصیت کو راضی کر رہا ہے اگر وہ شخصیت کہہ دیتی یا اللہ! حسین کے لیے یہ کربلا کی گھڑی نہ آئے تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی دعا کیوں نہ قبول کرتا۔ قرآن میں کہہ رہا ہے کہ میں آپ کو راضی کروں گا تو کیا وہ چھوٹی سی بات نہ مانتا کہ کربلا کا واقعہ رونما نہ ہو، اور حسین کی زندگی بچ جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پوری زندگی ایسی دعا نہیں مانگی۔

رب کی رضا پہ راضی رہنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے جس کو اولاد نہیں ہو رہی وہ رب سے ناراض ہوتا ہے، جس کی نوکری نہیں لگ رہی وہ رب سے ناراض ہے جس کو بیماری آتی ہے وہ رب سے ناراض ہے، دیکھ لیں ہمارا ایمان کس درجے پر ہے اس لیے عرض کر رہا ہوں راضی رہنا رب کی رضا کی خاطر، ہر حکم پر ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے اور جو جتنا راضی رہتا ہے اس کو اتنا مقام بھی ملتا جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف یہ دعا فرمائی: اے اللہ! میرے حسین کو ثابت قدم رکھ۔

بی بی فاطمۃ الزہراء بھی یہی فرماتی رہیں کہ میرا بیٹا ثابت قدم رہے، اور ہمارے رب نے ہمیں نماز میں بھی اسی دعا کی تعلیم فرمائی یہ دعا ہمارے رب نے ہم سب کو نماز میں پڑھنے کو دی:

"اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ "㉕

ترجمہ: اے اللہ ہمیں حق راستے پر ثابت قدم رکھ۔

جس پر قائم رہنے کے لیے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جان دے دی۔ یہ ہر نماز میں دعا مانگتے ہو، دل سے بھی مانگ لو یا اللہ! مجھے ثابت قدم رکھ جس دین پر چلنے کا آج میں عہد کر رہا ہوں جس دین پر چلنے کے لیے آج میں تیرے سامنے وضو کر کے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوں نماز کی نیت کر کے کھڑا ہوں۔ اے اللہ! مجھے ثابت قدم رکھ جو پوری زندگی آزمائش آنی ہے تکلیف آنی ہے کوئی دکھ آنا ہے کوئی پریشانی آنی ہے تو ثابت قدم رکھ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔

اور "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ "ہم نے اپنی پوری زندگی پڑھا اور امام حسین نے کربلا میں بھی پڑھا، اور کربلا میں جام شہادت نوش کرتے وقت بھی "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ "پر عمل کیا امام حسین نماز کی حالت میں شہید نہیں ہوئے؟ اللہ کی بارگاہ میں نماز پڑھتے ہوئے شہید نہیں ہوئے؟ جب آپ سجدہ کی حالت میں گئے تو کیا انہوں نے آپ پر وار نہیں کیا؟ سجدے سے پہلے آپ قیام میں بھی کھڑے ہوئے ہونگے قیام میں آپ نے الحمد شریف تو پڑھی ہوگی؟ الحمد شریف میں آپ نے ہی کہا ہوگا:

"اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ "

ترجمہ: اے اللہ ہمیں حق راستے پر ثابت قدم رکھ۔

اللہ رب العزت نے ہماری ہدایت کے لیے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام بھیجے ہر نبی کا مقام بلند ہے ہمارے لیے اللہ کا ہر رسول سر آنکھوں پر، قابل عزت احترام، ایمان کا حصہ ہے۔

قربانی آدم علیہ السلام نے بھی دی، داؤد علیہ السلام نے بھی دی ابراھیم علیہ السلام نے بھی دی، اسماعیل علیہ السلام نے بھی دی، حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے بھی دی، روح اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی دی، وہ انبیاء کرام جن پر کتب نہیں آئیں ان کی بھی بے شمار قربانیاں ہیں کسی کو آرے سے کاٹا گیا، تو کسی کو مچھلی کے پیٹ میں رکھا گیا تو کسی کو بیماریوں سے آزمایا گیا، کسی کو بازار میں بیچ کر آزمایا گیا وہ اپنی اپنی جگہ تمام آزمائش سے گزرے لیکن ایک ابراہیم علیہ السلام کی قربانی جس کو ہم عیدالاضحیٰ کی صورت میں منا چکے ہیں وہ بھی بہت مشہور و معروف ہوئی۔

امام حسین علیہ السلام کی قربانی بھی بڑی قربانی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی بھی بے مثال ہے۔

یعنی "الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ" سے جو میں اور آپ بھی نماز میں پڑھتے ہیں ثابت قدم رہوں، ڈگمگا نہ جاؤں باپ کی محبت سامنے نہ آئے آنکھوں پر پٹی باندھوں کہ اسماعیل کی نہ گردن پر نظر پڑے، نہ اسماعیل کے خون پر نظر پڑے نہ اسماعیل کے تڑپتے بدن پر نظر پڑے، یہ بھی بڑا مقام ہے بھئی یہ بھی کوئی کم مقام نہیں کہ آنکھوں پر پٹی باندھ کر بیٹے کی گردن پر چھری چلانا ابراہیم علیہ السلام نے چلائی تو بیٹے کی گردن پر ہی تھی۔

آج جو دعوے کرتے پھرتے ہیں، رب کی محبت کے محبت تقاضہ کیا کرتی ہے جب باری آئی رب کے محبوب کی، رب کے محبوب کی اولاد کی، قربانی کا انداز تو

دیکھو نہ آنکھ پر پٹی، نہ ہاتھ ڈگمگا رہا ہے "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ" جوان بیٹا ہے آنکھوں کے سامنے قربان، معصوم بیٹا ہے گود میں قربان، اور جب علی اصغر معصوم کے گلے میں ان ظالموں نے تیر مارا ہوگا، جو ظلم کی انتہا ہے کہ دشمنی بڑوں سے ہوتی ہے وہ بچے جو دودھ پینے والے ہوں ان سے کیا دشمنی، اس سے یزید کی بادشاہی کو خطرہ کیا تھا۔

علی اصغر کی گردن میں جب خنجر لگا اور پار ہوا خون کا فوارہ چلا گود میں معصوم بیٹا ہے اور اس کو اٹھا کر کہتے ہیں اے اللہ! تو راضی ہو جا تیری رضا پر راضی رہنے والا یہ حسین تجھ پر راضی ہے حسین ایک بھی زندہ واپس خیمے میں نہ لائے اور سب کچھ لٹانے کے بعد قربان کر دینے کے بعد پھر بھی کیا کہہ رہے ہیں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم" تو سب سے عظیم ہے میں اپنے حسین پر سب کچھ قربان کروں، حسین کی ثابت قدمی پر سب کچھ قربان، بعض لوگ جب بات کرتے ہیں جی حسین کا سب کچھ لٹ گیا حسین نے نہیں لٹایا بلکہ سب کچھ پالیا، شہادت پالی، محمد کریم ﷺ کی خوشی پا لی اللہ کی رضا پالی لٹایا کچھ نہیں موت تو آنی تھی کربلا میں آتی یا کربلا کے بعد، ہم سے پہلے بھی کئی چلے گئے ہم نے بھی جانا ہے اور ہم سے بعد والوں نے بھی جانا ہے اگر یہی زندگی اس کی راہ میں چلی جائے تو اس سے بڑھ کر کوئی اور چیز نہیں ہے۔

حسین نے کھویا کچھ نہیں پایا سب کچھ، سب کچھ قربان کر کے بھی ان کو کہہ رہے ہیں کہ مجھے اس ذات کا شکر ادا تو کرنے دو، نماز پڑھنا رب کا شکر ہے۔

مجھے اس ذات کا شکر ادا کرنے دو جس نے حسین کو اس قابل سمجھا کہ میں ثابت قدم رہوں اس ذات کا شکر ادا کرنے دو جس نے مجھے اس قابل سمجھا کہ میں دین کی خاطر قربانی دوں اس ذات کا شکر ادا کرنے دو کہ جس نے مجھے اس قابل سمجھا کہ دین کی سربلندی کے لئے اپنے بچے اور اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دوں مجھے سجدہ

کرنے دو اور سر جھکا دیا "سبحان ربی الاعلی" کہتے ہوئے اور اسی ورد میں آپ کی روح اس دنیا سے تشریف لے گئی تو آپ کے وصال مبارک کا کیسا پیارا انداز ہے۔

غور کیجئے کہ ہم شکوے کرتے ہیں کبھی ماں باپ کا شکوہ، کبھی پیر کا شکوہ، کبھی رسول کا شکوہ، کبھی رب کا شکوہ، شکوے کس کے؟ جب سب کچھ اسی کا ہے تو پھر شکوہ کیا؟ شکوہ تو ہوتا ہے غیروں کا اگر غیر سمجھتے ہو تو پیر کا شکوہ کرو اور اگر اپنا سمجھتے ہو تو پھر شکوہ کیا، جیسے کرتا جائے تو بول تیرا ہی ہوں جو کرنا ہے کر اور یہی حسین نے کہا؟ شکوہ نہ اللہ کا اور نہ اپنے نانا کا اور نہ اپنے بابا کا نہ اپنی والدہ کا، ہاں حسین نے شکوہ کیا تو امت کا ضرور کیا آخری دم تک آپ یہی کہتے رہے کہ مجھے پہچانو! میں کون ہوں؟ مجھے دیکھو میں کون ہوں؟ میں کس کا بیٹا ہوں؟ میری رگوں میں کس کا خون ہے؟ میری گردن پر کس نے بوسے دیئے؟ میری زبان کو کس نے چوسا؟ میرے ہونٹوں کو کس نے بوسے دیئے؟ کس کے کندھوں پر میں سوار ہوا؟ کس کی پشت مبارک پر سجدے کرتے ہوئے میں کھیلتا تھا؟ خطبے کے دوران میں کس کی گود میں ہوتا تھا؟

جس کا کلمہ پڑھتے ہو وہ مجھے بوسے دیتے تھے وہ شخصیت تھی جس کے کندھوں پر میں کھیلتا تھا، حسین نے کربلا میں کہا، تو اُمت سے کہا : کہ میں کون ہوں؟ مجھے پہچانو! آج بھی پہچانو حسین کو، آج بھی فلاح چاہتے ہو، آج بھی کامیابی چاہتے ہو تو یزیدیت کو پہچانو اور حسینیت کو بھی پہچانو "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ" پڑھنے والو! اپنے دل سے ان الفاظ کو پڑھو اور یہ عہد کرلو کہ میں ثابت قدم رہوں گا اے اللہ مدد کر "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ" لوگ کہتے ہیں امام عالی مقام نے یزید کی بیعت کیوں نہ کی؟

پیر بھائیو!

ہم نے بھی بیعت کی ہے اپنے مرشد کے ہاتھ پر۔ جانتے ہو بیعت کیا ہوتی ہے؟ بیعت کہتے ہیں۔ اپنے آپ کو فروخت کر دینا۔ اپنے آپ کو بیچ دینا شیخ کے ہاتھ پر، کہ میری اپنی کوئی پسند نہیں، بلکہ تیری پسند میری پسند ہے، میری کوئی ناپسند نہیں تیری جو ناپسند ہے وہی میری ناپسند ہے، تیری جو چاہت میری وہی مرضی، اس کو کہتے ہیں بیعت کرنا اس کو کہتے ہیں مرید بننا، مرید وہ ہوتا ہے جو فقط وہ کرے جو پیر کہے، میں تیرا ہی ہوں جیسے تیری مرضی، یہ ہے بیعت، لوگ کہتے ہیں کہ امام عالی مقام نے بیعت کیوں نہ کی؟ امام حسین کس کی بیعت کرتے؟ اس کی بیعت کرتے جو شریعت پر چلنے والا نہیں؟ جو شریعت کا مذاق اڑانے والا ہے؟ شریعت کی توہین کرنے والا ہے؟ بیٹے آپ کے شہید، بھتیجے بھانجے آپ کے شہید، جب امام عالی مقام تن تنہا کربلا کے میدان میں کھڑے تھے تو استقامت کا کوہ گراں تھے حسین جس نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے کوئی دشمنی نہیں رکھی۔ اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے محبت نہیں کی۔ محبت ہے تو اللہ کی خاطر دشمنی ہے تو اللہ کی خاطر۔ چلنا پھرنا ہے تو اللہ کی خاطر۔ میرا یقین ہے کربلا میں اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی یزید اگر کربلا میں حسین کے قدموں میں گر جاتا تو امام حسین نے معاف کر دینا تھا، اور صرف معاف ہی نہیں کر دینا تھا وہ شام کی بادشاہی بھی دے دینی تھی جس کے لیے اس نے اتنے مظالم ڈھائے، اللہ والے کی نظر بادشاہی پر نہیں ہوتی وہ تو ہوتے ہی بادشاہ ہیں کسی علاقے یا ملک کی بادشاہی کی ان کی نظروں میں کوئی حیثیت نہیں ہوتی رب کی شاہی ان کے پاس ہوتی ہے۔

کیا آپ سمجھتے ہو کہ اللہ والا اقتدار کے پیچھے بھاگتا ہے؟ اللہ والا کوئی

دنیوی عہدوں کے پیچھے بھاگتا ہے؟ یہ وزارتیں یہ صدارتیں تو ان لوگوں کے قدموں کی دھول بھی نہیں ہیں یہ رب بانٹتا ہے کبھی کسی کو تو کبھی کسی کو، اللہ والا نہ کوئی کرسی مانگتا ہے نہ دنیا کا کوئی عہدہ مانگتا ہے اور اگر کوئی عہدہ مل جائے اس کو تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح رو رو کر اللہ سے ڈرتے ہوئے ذمہ داری نبھاتا ہے۔

میرے دوستو!

میں یہی آپ سے عرض کروں گا کہ یزید، یزید، یزید اور یزید کو محض گالیاں نکالنے والو! یزید کے کردار سے بھی نفرت کرو، یزید کے انداز سے بھی نفرت کرو، آج بھی لوگ یزید کے طرز پر زندگی گزار رہے ہیں یزیدیت سے نفرت کرو، اس سے اپنے آپ کو بچاؤ جو آج بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدود توڑ رہے ہیں ان لوگوں کے پاس مت جاؤ، ان لوگوں کے قریب مت بیٹھو، یہ وہی یزید ہے جو اُس وقت بھی تھا اور آج بھی ہے کیونکہ حق اور باطل کا جھگڑا شروع سے ہے اور قیامت تک رہے گا، "الصِّرَاط الْمُسْتَقِيْمَ" پر ثابت قدم رہو، باطل ہر وقت حق کا مخالف رہے گا حسین کی محبت کا دم بھرنے والو، آؤ! حسین کے کردار کی طرف ان کی تعلیم کی طرف۔ ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرو، پانچ وقت کی نماز ادا کرو حسین کی محبت کا دم بھرنے والو، حسین نے تو کربلا میں سب کچھ قربان کرنے کے بعد تیروں کی بارش میں بھی نماز قضاء نہیں کی، حق سے پیچھے نہیں ہٹے، سب کچھ قربان کر دیا، ان پاک بیبیوں کو سلام! جنہوں نے صبر کی انتہا کی، ان پاک بیبیوں کو سلام! جنہوں نے خیموں میں باپردہ بیٹھے ہوئے اس طرح صبر کا مظاہرہ کیا کہ قیامت تک ایک مثال قائم کر دی۔

امام زین العابدین کے صبر کو بھی سلام! جنہوں نے اپنی بیماری کے باوجود

بھی جام شہادت نوش کرنے کا شوق بار بار ظاہر فرمایا، لیکن امام عالی مقام نے اجازت نہ عطا فرمائی کیونکہ قیامت تک یہ نسل پاک بھی تو چلنا تھی۔

میرے دوستو! رسول اللہ ﷺ بنو آدم کے سردار ہیں ان کی نسل پاک جو حقیقی سید اپنے نانا جان کی شریعت پر عمل کرنے والا ہو وہ بھی اُمت کا پیشوا ہے۔

اب میں آپ سے بس یہی کہنا چاہوں گا کہ حسین کا کردار بھی اپناؤ، حسین کو پہچانو، حسین آج بھی موجود ہے اور زندہ ہے۔

یزید خبیث کے طرز عمل پر چلنے والے آج بھی دنیا میں ہیں ان کے شر سے بچو، مختلف قسم کا لبادہ اوڑھ کر یزید ہمارے سامنے آ رہا ہے اس سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

ہم یہاں امام حسین کا غم نہیں منا رہے ہم امام عالی مقام کی عظمت بتا رہے ہیں جس شریعت کے لیے امام عالی مقام نے اپنی جان دے دی اس شریعت میں تین دن کے بعد سوگ جائز نہیں ہے آج تقریباً چودہ صدیاں گذر جانے کے بعد سوگ منانا کونسی شریعت ہے؟ جس شریعت کے لیے امام نے جان دے دی وہ شریعت تین دن کے بعد سوگ منانے سے منع کرتی ہے۔ سوگ مرجانے والے کا منایا جاتا ہے لیکن شہید کبھی نہیں مرتا، میں نہیں کہہ رہا یہ تو قرآن مجید میں رب العالمین کہہ رہا ہے میں کسی پر تنقید نہیں کر رہا، کسی پر انگلی نہیں اٹھا رہا، میری بات جس جس کے دل پر جا لگے اس سے صرف اصلاح کے لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ آج اختلافات بھلا کر اتحاد اُمت کی فکر کریں میں بھی اصلاح کے لیے بات کر رہا ہوں، اور مثبت تنقید ہمیشہ کرنی چاہیئے، اور سننی چاہیئے، آخر میں یہ پیغام دوں گا:

کہہ دو غم حسین منانے والوں کو
مومن کبھی شہداء کا ماتم نہیں کرتے

ہے عشق اپنی جان سے زیادہ آل رسول سے
یوں سر عام ہم ان کا تماشہ نہیں کرتے
روئیں وہ جو منکر ہیں شہادت حسین کے
ہم زندہ و جاوید کا ماتم نہیں کرتے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین



حوالہ جات

نمبر شمار	مصادر و مراجع
❶	الفاتحہ:5:1
❷	الاسراء:9:17
❸	الشوریٰ:52:42
❹	اکمال:ص:590
❺	ابن کثیر، البدایہ والنھایہ، 332 :7، بیروت، مکتبہ المعارف ابن قتیبہ، المعارف، 210:1، القاھرہ، دار المعارف ابن کثیر، الکامل فی التاریخ، 262:3، بیروت، دار الکتب
❻	سفینہ نوح حصہ دوم ص:54، اکمال فی اسماء الرجال:613
❼	البقرۃ:142:2
❽	الانعام:87:6
❾	الانعام:161:6
❿	الاعراف:16:7
⓫	الحج:54:22
⓬	المومنون73:23
⓭	الزخرف:43:43
⓮	عنکبوت38:29

15. الشوریٰ 52:42
16. الزخرف 61:43
17. الزخرف:64:43
18. الفتح 2:48
19. الفتح:20:48
20. الفتح:29:48
21. مشکوٰۃ المصابیح: رقم الحدیث:4689، ابو داؤد: رقم الحدیث:5217، السنن الکبریٰ: رقم الحدیث:13584
22. المجالسۃ وجوہر العلم 3487، المستدرک علی الصحیحین جلد 3 ص:161
23. الفاتحہ:5:1
24. الضحیٰ:5:93
25. الفاتحہ:5:1

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

HIZB UR REHMAN

موضع قادر بخش شریف

تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ پاکستان

0302-4471237 , 0307-4928066

0300-4686561 , 0345-7465202

